2305 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ جَابِرٌ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اشْتَمَلْتُ بِهِ، وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَاَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ

(78:1)

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ ایک رات میں کسی معاملے کے بارے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میرے جسم پر ایک کپڑا تھا جسے میں نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! یہ تم نے اشتمال کے طور پر کس طرح کپڑا پہنا ہوا ہے' جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یہ ایک تنگ کپڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے لگو اور تمہارے جسم پر ایک کپڑا ہو' تو اگر تو وہ کشادہ ہو' تو تم اسے التحاف کے طور پر پہن لو اگر وہ تنگ ہو' تو تم اس کا تہبند باندھ لو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ عِنْدَ الْعَدَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ (اضافی کپڑے کی) عدم موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا آدمی کیلئے جائز ہے

2306 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوْبُ، وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوْا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلَّى الرَّجُلُ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ.

2306– إسناده صحيح. وهو مكرر (2298).

www.islamicurdubooks.com

قَالَ هِشَامٌ نَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ . (3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت آیا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کر دی ہے، تو تم لوگ گنجائش کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑوں کو جمع کر لے (یعنی دو مختلف طرح کی چیزیں پہنے) آدمی تہبند اور چادر میں، یا تہبند اور قمیض میں، یا تہبند اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قمیض میں، یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں پاجامے (نماز ادا کرے)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَصِيرِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی پر نماز ادا کرے

2307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ . (1:4)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْبُسُطِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کے وہ بچھونے پر نماز ادا کرے

2308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

2307– رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان –وهو طلحة بن نافع– فقد قرنه البخاري بآخر واحتج به مسلم . نصر بن علي: هو الجهضمي، عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه الترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصير، عن نصر بن علي، بهذا الإسناد . ولفظه عنده "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلّى على حصير ."وأخرجه مسلم (519) (284) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، من طريقين عن عيسى بن يونس، به –بلفظ المؤلف وزاد: ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحًا به . وأخرجه برقم (661) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس– بقصة الصلاة على الحصير . وأخرجه أحمد 3/59، ومسلم (519) (285)، و (661)، وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة على الخمرة، وابن خزيمة (1004)، والبيهقي 2/421 من طرق عن الأعمش، به – لفظ مسلم كلفظ المؤلف، ولفظ البقية كالترمذي.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے۔

ہم نے اپنی چٹائی آپ کے لئے بچھادی تو آپ نے اس پر نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كَانَتْ بِعَقِبِ طَعَامٍ طَعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نمازیں اس کھانے کے بعد تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ہاں کھایا تھا

2309 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلٰى بِسَاطٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گھر میں ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے ہاں کھانا کھایا جب آپ نے وہاں سے واپس آنے کا ارادہ کیا' تو آپ کے حکم کے تحت گھر کے ایک حصے میں آپ کے لئے چٹائی بچھائی گئی۔ آپ نے اس پر نماز ادا کی اور ان (گھر والوں کے لئے) دعا کی۔

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ عَلَى الْخُمْرَةِ

اوڑھنی پر آدمی کی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ

2308- إسناده صحيح على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضُّبَعي. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (335) عن إسحاق بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد- ولم يذكر فيه قصة الصلاة على البساط. وأخرجه كما عند المؤلف أحمد 3/119، والترمذي (333) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، من طريق وكيع، به. وأخرجه كذلك أحمد 3/171 عن محمد بن جعفر، عن شعبة و190 من طريق موسى بن سعيد، كلاهما عن أبي التياح، به. وأخرجه أحمد 3/212، والبخاري (6203) في الأدب: باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل، ومسلم (659) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، و (2150) في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته..، والبيهقي 5/203.

2309- إسناده صحيح على شرطهما غير سوار العنبري وهو ثقة. وأخرجه البخاري (6080) في الأدب: باب الزيارة ومن زار قومًا فطَعِمَ عندهم، ومن طريقه البغوي (3005) عن محمد بن سلام، عن عبد الوهاب، بهٰذا الإسناد. وأهل البيت من الأنصار: هم أهل عتبان بن مالك، كما حققه الحافظ في "الفتح" 10/500.

www.islamicurdubooks.com

2310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .(5: 10)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ عَلَى الْخُمْرَةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اوڑھنی پر نماز ادا کرے

2311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .(4: 1)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْبَلَدِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ

2310- إسناده حسن في الشواهد . أبو الأحوص: هو سلام بن سُليم، وسماك: وهو ابنُ حرب، حسن الحديث إلا أن في روايته عن عكرمة اضطرابًا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو يعلى (2357) عن خلف بن هشام، عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/269 و309 و320 و358، وأبو يعلى (2703) ، والبيهقي 2/421 من طريق زائدة، عن سماك، به . والخُمرة، بضم الخاء وسكون الميم: قال الطبراني: هو مصلى صغير يُعمل من سعف النخل، سُميت بذلك لسترها الوجه والكفين من حر الأرض وبردها، فإن كانت كبيرة سميت حصيرًا.

2311- هو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذي (331) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الخمرة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال: حديث ابن عباس حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/232 و273، وابن خزيمة (1005) ، والبيهقي 2/436-437 من طريق زمعة بن صالح، عن سلمة بن وهرام، عن عكرمة، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلّى على بساط.

2312- حديث صحيح. زكريا بن الحكم الرسعني، ذكره ابن حبان في "الثقات" 8/255 وقال: هو من أهل رأس عين، يروي عن يزيد بن هارون وعبد الله بن بكر السهمي وأهل العراق، حدثنا عنه أبو عروبة، مات برأس عين سنة ثلاث وخمسين ومئتين، وكان يخضب رأسه ولحيته . وذكره السمعاني في "الأنساب" 6/119، ومن فوقه ثقات رجال الشيخين، أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم الأسدي، وأبو عبد الرحمٰن السُّلمي: هو عبد الله بن حبيب بن رُبيّعة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/ (482) عن عبيد الله بن عمر القواريري، وأبو يعلى 131/1 عن أبي خيثمة زهير بن حرب، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد . وهاتان متابعتان قويتان لزكريا الرّسعني، فالحديث عن أم حبيبة صحيح . وفي الباب عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أخرجه البخاري (333) و (379) و (381) ، ومسلم (513) ، وأبو داوُد (656) ، والنسائي 2/57، وابن ماجه (1028) من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ خالته مَيْمُونَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلى على الخمرة.

www.islamicurdubooks.com

الْحَكَمِ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (1:4)

❁❁ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پرنماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ يَجُوزُ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام زمین پاک ہے آدمی کیلئے اس پر نماز ادا کرنا جائز ہے

2313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ. (4: 39)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع تعلیم کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا ہے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَرْضِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "میرے لیے

2313- إسناده صحيح على شرط مسلم . موسى بن إسماعيل: هو أبو سلمة التبوذكي، والعلاء : هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحُرَقي .وأخرجه مسلم (523) (5) في أول كتاب المساجد، والترمذي 4/123 في السير: باب ما جاء في الغنيمة، والبيهقي 2/433 و9/5، والبغوي (3617) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهٰذا الاسناد .وأخرجه أحمد 2/411-412 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، عن العلاء ، به .وأخرجه ابن ماجه (567) في الطهارة: باب ما جاء في السبب، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم وإسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء ، به مختصرًا بلفظ "جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا."

www.islamicurdubooks.com

زمین کوطہارت کے حصول کا ذریعہ اورنماز ادا کرنے کی جگہ بنادیا گیا ہے'' اس سے آپ کی مراد زمین کا کچھ حصہ ہے ساری زمین مرادنہیں ہے

2314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ. (4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيصِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ يَخُصُّ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کی صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے ان الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے جن الفاظ کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَاَبُوْ مُوْسٰى الزَّمِنُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ. (3: 29)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِيْ يَخُصُّ عُمُوْمَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے

2316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

2314- إسناده صحيح على شرطهما . هشام بن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وقد تقدم تخريجه برقم (1386) و (1701) و (1702).

2315- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الحسن، وقد تقدم تخريجه برقم (1699). ونزيد هنا: وأخرجه أبو يعلى (2888) من طريق محمد بن المثنى أبي موسى الزمن، بهذا الاسناد.

www.islamicurdubooks.com

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ. (3: 29)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام روح زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّالِثِ الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو خاص کیا گیا ہے ''میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''

2317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ. (3: 29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُورِ. (4: 39)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

2316- إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (1700)، وسيأتي برقم (2321). وهو في "صحيح ابن خزيمة" (791).

2317- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (2314).

2318- رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد بن السري، وهو ثقة من رجال مسلم، وقد تقدم برقم (2315).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اشعث بن عبدالملک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حفص بن غیاث نامی راوی منفرد ہے

2319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ . (4: 39)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا . (4: 39)

❀❀ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔''

2319- رجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة الأعمش وابن جريج، علي بن زياد اللحجي نسبه إلى لحج من بلاد اليمن، روى عن جمع وروى عنه جمع، وهو مستقيم الحديث. انظر "اللباب" 3/129، وأبو قرة: هو موسى بن طارق الزبيدي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما. وفي الباب عن ابن عمر عند الترمذي (346)، وابن ماجه (746) وفي سنده زيد بن جبيرة، وهو ضعيف جدًا، وأخرجه ابن ماجه (747) عن ابن عمر، عن عمر مرفوعًا، وفيه أبو صالح كاتب الليث وهو ضعيف، وانظر الحديث (2316).

2320- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرطهما غير صحابي الحديث فقد خرج له مسلم. واسم أبي مرثد: كنّاز بن حصين بن يربوع بن طريف بن خرشة بن عبيد بن سعد بن عوف بن كعب بن جلان بن غنم بن غني بن أعصر بن سعد بن قيس عيلان، وهو حليف حمزة بن عبد المطلب، وكان تربه، شهد هو وابنه مرثد بدرًا، توفي في خلافة أبي بكر الصديق رضي الله عنه سنة إحدى عشرة.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِتَخْصِيصِ عُمُومِ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کے خاص ہونے کی صراحت کرتی ہے

2321 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .(4: 39)

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان' قبرستان میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2322 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُورِ . (2: 3)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَشْعَثُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں اشعث نامی راوی منفرد ہے

2323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هُذَيْلٍ الْقَصَبِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنُ بِنْتِ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى الْقُبُورِ .(2: 3)

2322- إسناده صحيح، أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة، وهو ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم برقم (2316).

2323- تقدم تخريجه برقم (2315). والقصبي: نسبة إلى القصب، ويقال لواسط: واسط القصب، لأنها كانت قبل أن يبنيها الحجاج قصبًا.

www.islamicurdubooks.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، عَنْ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا. (2: 3)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبروں کو مساجد بنا لے اور نماز ادا کرے

2325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ، وَمَنْ يَّتَّخِذِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. (2: 76)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سے سب زیادہ برے وہ لوگ ہیں' جنہیں قیامت پا لے گی (یعنی جن پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مساجد بنا لیتے ہیں''۔

2324- رجاله ثقات، وقد تقدم برقم (2320).

2325- إسناده حسن، عاصم: وهو ابن أبي النجود صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي رجال السند على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي. وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبراني (10413)، والبزار (3420) من طرق عن زائدة، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (789)، وزادوا بعد قوله "تدركه الساعة": وهم أحياء .وعلق البخاري في "صحيحه" 13/14 القسم الأول منه، عن أبي عوانة، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مسعود .وأخرجه أحمد 1/454 عن عفّان، والبزار (3421) عن أبي داوٗد الطيالسي، كلاهما عن قيس بن الربيع، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعي، عن عَبيدة السلماني، عن ابن مسعود

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِى الْقُبُوْرِ

اس بعض علت کا ذکر جس کی وجہ سے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

2326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(2: 76)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنِ اتَّخَذَ قُبُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا

2327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(1: 6)

2326– إسناده صحيح على شرطهما. وهو فى "الموطأ" (321) برواية محمد بن الحسن.وأخرجه من طريق مالك: البخارى (437) فى الصلاة، ومسلم (530) (20) فى المساجد: باب النهى عن ابناء المساجد على القبور ..، وأبو داوٗد (3227) فى الجنائز: باب فى البناء على القبر، والنسائى فى الوفاة كما فى "التحفة" 10/40، وأحمد 2/518، والبيهقى .4/80 لفظ أحمد "لعن اللّٰه اليهود والنصارى ."وأخرجه أحمد 2/284 و285 و366 و396 و453–454 و518، ومسلم (530) (20)، والنسائى 4/95–96 فى الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، من طرق عن ابن شهاب الزهرى، بهٰذا الإسناد نحوه.وأخرجه مسلم (530) (21) من طريق عبيد اللّٰه بن الأصمّ، عن يزيد بن الأصم، عن أبى هريرة مرفوعًا نحوه.

2327– إسناده صحيح على شرطهما . ابن أبى عروبة: هو سعيد، وقد سمع منه أسباط بن محمد قبل اختلاطه، صرح بذٰلك الإمام أحمد فيما نقله عنه الحافظ ابن رجب فى "شرح علل الترمذى " .2/568وأخرجه النسائى 4/95 فى الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 11/412 من طريق خالد بن الحارث، عن سعيد (تحرف فى المطبوع من "السنن الصغرى" إلى: شعبة)، عن قتادة، بهٰذا الإسناد. وخالد بن الحارث سمع من سعيد قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 6/146 و252 من طريق محمد بن جعفر ومحمد بن بكر البرسانى، كلاهما عن سعيد بن أبى عروبة، به. ومحمد بن بكر سمع من سعيد قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 6/34 و229 و274 و275، والدارمى 1/326، والبخارى (435) و (3453) و (4443) و (5815)، والنسائى 2/40– 41 من طريق ابن شهاب الزهرى، عن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبة، عن عائشة، نحوه .وأخرجه أحمد 6/80 و121 و255، والبخارى (1330) و (1390) و (4441)، ومسلم (529)، والبغوى (508) من طريق هلال بن أبى حميد، عن عروة بن الزبير، عن عائشة، نحوه.

www.islamicurdubooks.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُبُورَ اِذَا نُبِشَتْ، وَاُقْلِبَ تُرَابُهَا، جَائِزٌ حِيْنَئِذٍ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ وَاِنْ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ فِيْهِ قُبُوْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مٹی کو برابر کرلیا جائے اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہوجاتا ہے اگرچہ وہاں پہلے قبریں موجود رہی ہوں

2328 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُ: بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِيْ النَّجَّارِ، فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ، مَا هُوَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ - قَالَ اَنَسٌ: فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ: كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَحَرْثٌ - فَاَمَرَ رَسُوْلُ

2328- إسناده صحيح، جعفر بن مهران السباك، روى عن جمع وروى عنه جمع، وأورده ابن أبي حاتم 2/491 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "ثقاته"، ومن فوقه على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي. وهو في "مسند أبي يعلى" (4180). وأخرجه أحمد 3/211-212، والطيالسي (2085)، والبخاري (428) في الصلاة: باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد، و (1868) في فضائل المدينة: باب حرم المدينة، و (2106) في البيوع: باب صاحب السلعة أحق بالسوم، و (2771) في الوصايا: باب إذا وقفت جماعة أرضًا مشاعة، و (2774) باب وقف الأرض للمسجد، و (2779) باب إذا قال الواقف: لا نطلب ثمنه إلا إلى الله فهو جائز، و (3932) في مناقب الأنصار: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، ومسلم (524) (9) في المساجد: باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داؤد (453) في الصلاة: باب في بناء المسجد، والنسائي 2/39-40 في المساجد: باب نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدًا، والبيهقي 2/438، والبغوي (3765) من طرق عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. بعض روايات البخاري مختصرة. وأخرجه أبو داؤد (454)، وابن ماجه (742) في المساجد: باب أين يجوز بناء المسجد، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به، مختصرًا. وأخرجه البخاري (234) في الوضوء: باب أبوال الإبل والدواب والغنم ومرابضها، و (429) في الصلاة: باب الصلاة في مرابض الغنم، ومسلم (524) (10)، والترمذي (350) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مرابض الغنم وأعطان الإبل، من طرق عن شعبة، عن أبي التياح، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلي في مرابض الغنم قبل أن يُبنى المسجد.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْحَرْثِ فَسُوِّيَ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ، فَوَضَعُوا النَّخلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: فَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذٰلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ . (4: 39)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنوعمرو بن عوف نامی ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چودہ دن تک مقیم رہے پھر آپ نے بنونجہ کے گروہ کو پیغام بھجوایا۔ وہ لوگوں اپنی تلواریں (گردنوں میں) لٹکا کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آج بھی منظر میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے بنونجار کا ایک گروہ آپ کے اردگرد تھا' یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا تھا۔ آپ نماز ادا کر لیتے تھے' آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے بنونجار کچھ افراد کو پیغام بھجوایا وہ لوگ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنونجار! اپنے اس باغ کی قیمت میرے ساتھ طے کر لو۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت آپ سے نہیں لیں گے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں کیا تھا۔ وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں کھجوروں کے درخت تھے اور کھیت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشرکین کی قبریں برابر کر دی گئیں۔ کھیت کو برابر کر دیا گیا' اور کھجور کے درخت کو مسجد میں قبلہ کی سمت میں رکھ دیا گیا' اور ان کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ پتھر نقل کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ رجز پڑھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے ساتھ تھے یہ حضرات یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبِ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ اَذًى

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خاتون کے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ کو) اوپر لے کر نماز ادا کر لے جبکہ اس پر کوئی گندگی نہ لگی ہو

2329 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَيْمُونَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ لِبَعْضِ نِسَائِهِ، وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ .

قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهُ قَالَ: وَهِيَ حَائِضٌ . (1: 4)

2329- إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه أحمد 6/330، والحميدي (313) ، وأبو داوُد (369) في الطهارة: باب في الرخصة في ذلك، وابن ماجه (653) في الطهارة: باب في الصلاة في ثوب الحائض، والطبراني في "الكبير" 24/ (9)

www.islamicurdubooks.com

❁❁ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ پر آپ کی ازواج میں سے کسی کی چادر (کا کچھ حصہ) ہوتا تھا اور اس چادر کا بعض حصہ اس خاتون پر ہوتا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں "اور وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے لحاف میں نماز ادا کرے جبکہ اس میں کوئی گندگی نہ لگی ہو

2330 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا . (1:4)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لحاف میں نماز ادا کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ امْرَاَتَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرلے جس میں اس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی

2331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيْدَ

2330- هكذا رواه ابن حبان فأثبت أنه صلى الله عليه وسلم كان يصلي في لحف نسائه، وخالفه أصحاب السنن وغيرهم، فذكروا في روايتهم أنه كان لا يصلي في اللحف، فقد أخرجه أبو داؤد (367) في الطهارة: باب الصلاة في شُعُر النساء، و (645) في الصلاة: باب الصلاة في شُعر النساء، والبيهقي 2/409-410 عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن الأشعث، عن محمد بن سيرين، عن عبد الله بن شقيق، عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في شُعُرنا أو لُحُفنا. قال عبيد الله: شك أبي. وهذا إسناد صحيح، وسيرد عند المصنف برقم (2336). وأخرجه النسائي 8/217 في الزينة: باب اللحف، والترمذي (600) في الصلاة: باب في كراهية الصلاة في لحف النساء، والبيهقي 2/409-410 من طرق عن أشعث -وهو ابن عبد الملك- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لا يصلي في لحف نسائه. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

2331- إسناده صحيح. أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وليث: هو ابن سعد، وسويد بن قيس: هو التُّجيبي المصري. وأخرجه أحمد 6/427، وأبو داؤد (366) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه، والنسائي 1/155 في الطهارة: باب المني يصيب الثوب، وابن ماجه (540) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني 23/ (405)، والبيهقي 2/410 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (776). وأخرجه أحمد 6/325، والطبراني 23/ (406) و (408)، والبيهقي 2/410 من طرق عن يزيد بن أبي حبيب، به. وصححه ابن خزيمة (776).

www.islamicurdubooks.com

بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُّعَاوِیَۃَ بْنِ حُدَیْجٍ، عَنْ مُّعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِہٖ اُمِّ حَبِیْبَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث):اَنَّہٗ سَاَلَھَا: ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُھَا فِیْہِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ یَرَ فِیْہِ اَذًی. (1:4)

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بہن سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں آپ نے اس خاتون کے ساتھ صحبت کی ہوتی تھی' تو سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (اس وقت) جب آپ کو اس میں کوئی نجاست نظر نہیں آتی تھی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اُمِّ حَبِیْبَۃَ: اِذَا لَمْ یَرَ فِیْہِ اَذًی ، اَرَادَتْ بِہٖ غَیْرَ الْمَنِیِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ''سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''جب آپ اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھتے تھے'' اس سے ان کی مراد وہ گندگی ہے جو منی کے علاوہ ہو

2332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَھْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ،

(متن حدیث):قَالَ: رَاَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَۃِ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: مَا ھٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَثَرُ جَنَابَۃٍ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّہٗ لَیُصِیْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَمَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ: ھٰکَذَا نَفْرُکُہٗ. (1:4)

❁❁ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دیکھا' میں اپنے کپڑے پر سے جنابت کے نشان کو دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہے میں نے جواب دیا: یہ جنابت کا نشان ہے' جو میرے کپڑے پر لگ گیا تھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر بھی لگتا تھا تو آپ یہ فرماتے تھے' ہم اس طرح اسے کھرچ دیں۔

2333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِیْ زُمَیْلٍ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ آتِیْ فِیْہِ اَھْلِیْ؟ قَالَ:

2332- إسناده صحيح على شرطهما. واصل الأحدب: هو واصل بن حيّان الأحدب. وأخرجه مسلم (288) (107) في الطهارة: باب حكم المني، وابن خزيمة (288) من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد مختصرًا. وأخرجه مسلم (288)، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب فرك المني من الثوب، وابن ماجه (539) في الطهارة: باب في فرك المني من الثوب، وابن خزيمة (288) من طرق عن إبراهيم النخعي، به.

www.islamicurdubooks.com

نَعَمْ، اِلَّا اَنْ تَرٰی فِیْهِ شَیْئًا فَتَغْسِلَهٗ . (3:4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں اس کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں' جس کو پہن کر میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں البتہ اگر تم اس میں کوئی چیز دیکھو تو اسے دھو لو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ اِذَا لَمْ تَكُنْ بِمُحَرَّمَةٍ عَلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سرخ کپڑے میں نماز ادا کر لے جبکہ وہ اس کیلئے حرام نہ ہو

2334 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، فَرُكِزَتْ عَنَزَةٌ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ . (1:4)

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ حلہ پہن کر تشریف لائے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی اس کے دوسری طرف سے کتے خواتین اور گدھے گزر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْاَبْرَادِ الْقِطْرِيَّةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قطری چادر میں نماز ادا کرے

2335 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَوَكِّءٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ

2333– إسناده صحيح، عبد الجبار بن عاصم، وثقه ابن معين و الدارقطني ومخلد بن أبي زميل قال النسائي: لا بأس به، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 5/97 عن مخلد بن أبي زميل، بهٰذا الاسناد. وأخرجه الطبراني (1881) عن الحسن بن علي الفسوي، عن عبد الجبار بن عاصم، به .وأخرجه أحمد 5/89، وابن ماجه (542) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني (1881) من طرق عن عبيد الله بن عمرو الرقي، به .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 41/2: هٰذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

2334– إسناده صحيح على شرطهما. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري، وأبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السُّوائي .وأخرجه النسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، عن محمد بن بشار، بهٰذا الاسناد . وقد تقدم برقم (1268) فانظر تخريجه هناك .وأزيد هنا أن الترمذي أخرجه (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، من طريق عبد الرزاق، وأبا يعلى (887) من طريق وكيع، كلاهما عن سفيان، به مطولًا .وأخرجه الحميدي (892) عن سفيان بن عيينة، عن مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جحيفة، به.

www.islamicurdubooks.com

قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ .(1:4)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ نے ایک قطری چادر اوڑھی ہوئی تھی، جسے آپ نے توشح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ فِيْ شَعْرِ نِسَائِهٖ وَلَا لُحُفِهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کی چادر یا لحاف میں نماز ادا نہ کرے

2336 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ (ص:)، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا وَلَا لُحُفِنَا .(5: 30)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چھوٹی یا بڑی چادروں میں نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهٗ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا تَشْغَلُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ اس کی نماز ایسے کپڑوں میں ہونی چاہیے جو اسے نماز کی طرف سے غافل نہ کریں

2337 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ ذَاتُ اَعْلَامٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ، فَاِنَّهَا

2335– إسناده صحيح على شرط الصحيح. حميد: هو ابن أبي حميد الطويل. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 115 عن أبي خليفة، عن داوُد بن شبيب، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ، وعن حبيب بن الشهيد، عن الحسن عن أنس. وأخرجه أحمد 3/239 عن حسن، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ والحسن. وأخرجه أحمد 3/257 و 281 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن الحسن وعن أنس. وأخرجه أحمد 3/262 من طريق عبد الله بن محمد، والترمذي في "الشمائل" (127) من طريق عمرو بن عاصم، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن أنس. وأخرجه الترمذي في "الشمائل" (58) من طريق محمد بن الفضل، عن حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن الحسن، عن أنس.

2336– إسناده صحيح. وانظر تخريجه في التعليق على الحديث (2330).

www.islamicurdubooks.com

اَلْهَتْنِي فِي صَلَاتِي. (5: 8)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ایک ایسی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے اس کے ان نقش و نگار کا منظر گویا' آج بھی میری نگاہ میں ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس کی انجانی چادر میرے پاس لے آؤ چونکہ اس چادر نے میری نماز میں (خلل ڈالنے کی) کوشش کی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا بَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمِيصَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا اِلٰى اَبِي جَهْمٍ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ قمیض حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوائی تھی' کسی اور کی طرف نہیں بھجوائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَهْدٰى اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً شَامِيَّةً لَهَا عَلَمٌ، فَشَهِدَ فِيهَا الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: رُدِّي هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ اِلٰى اَبِي جَهْمٍ، فَاِنِّي نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلَاةِ فَكَادَتْ تَفْتِنُنِي. (5: 8)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شامی چادر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ چادر پہن کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ جب نماز کے دوران میری نظر اس کے نقش و نگار پر پڑی

2337- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه مسلم (556) (62) في المساجد: باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و199، وعبد الرزاق (1389)، والحميدي (172)، والبخاري (373) في الصلاة: باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علمها، و (752) في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و (5817) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (556) (61)، وأبو داؤد (914) في الصلاة: باب النظر في الصلاة، و (4052) و (4053) في اللباس: باب من كرهه، والنسائي 2/72 في القبلة: باب الرخصة في الصلاة في خميصة لها أعلام، وابن ماجه (3550) في اللباس: باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن خزيمة (928)، والبيهقي 2/423، والبغوي (523) و (738) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مسلم (556) (63) من طريق وكيع، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عائشة نحوه.

2338- أم علقمة: اسمها مَرجانة، ذكرها المؤلف في "ثقاته"، وقال العجلي في "تاريخ الثقات" ص 525: مدنية تابعية ثقة. وقال الذهبي في "الميزان" 4/613: لا تعرف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبولة. وهو في "الموطأ" 1/97-98 قال الزرقاني في "شرح الموطأ" 1/202: وفيه أن الفتنة لم تقع، فإن "كاد" تقتضي القُرب وتمنع الوقوع

www.islamicurdubooks.com

تو مجھے اپنی توجہ منتشر ہونے کا اندیشہ ہوا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي حَمْلَ الشَّيْءِ النَّظِيفِ عَلٰى عَاتِقِهِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی پاکیزہ چیز اپنے کندھے پر اٹھا سکتا ہے

2339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ حَنْظَلَةَ الصَّيْفِيُّ بِسَرَخْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا. (1:4)

۞۞ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے انہیں کھڑا کر دیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' جب آپ پھر کھڑے ہوئے' تو آپ نے انہیں پھر اٹھا لیا پھر جب رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے پھر انہیں کھڑا کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةً فَرِيْضَةً لَا نَافِلَةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نماز' فرض نماز تھی نفل نماز نہیں تھی

2340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْجُبْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَامِلٌ عَلٰى عَاتِقِهِ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ، فَكَانَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا عَنْ عَاتِقِهِ، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهِ حَمَلَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ. (1:4)

۞۞ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنے کندھے پر سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے انہیں اپنے کندھے سے اتار دیا جب آپ سجدہ کرکے فارغ ہوئے' تو آپ نے پھر انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا۔ آپ اسی طرح کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

2340- إسناده حسن، محمد بن صدقة الجُبلاني روى عنه النسائي وقال: لا بأس به. والجُبلاني: نسبه إلى جُبلان، وهو بطن من حِمير، ومن فوقه على شرطهما. محمد بن حرب: هو الخولاني، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/264 عن محمد بن صدقة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي أَنْ يُصَلِّيَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ امْرَأَةٌ مُعْتَرِضَةٌ ذَاتُ مَحْرَمٍ لَهُ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی محرم عورت چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہو

2341 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهِ هُوَ وَأَهْلُهُ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں بچھونے پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی تھی یہ وہ بچھونا تھا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ آرام کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَمَامَهُ

اس بات کا تذکرہ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا' کیا کرتی تھیں؟

2342 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. (1:4)

2341- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عمر بن علي -وهو ابن عطاء بن مقدّم- عيب عليه كثرة تدليسه، وقد رواه بالعنعنة. وسيرد عند المصنف بإسناد أصح من هذا بعد حديثين.

2342- إسناده صحيح على شرطهما. أبو النضر: هو سالم بن أبي امية المدني. وهو في "الموطأ" 1/117. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/148 و225 و255، والبخاري (382) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (513) باب التطوع خلف المرأة، و (1209) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، ومسلم (512) و (272) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي، والنسائي 1/102 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة، والشافعي في "السنن المأثورة" (126) برواية الطحاوي، وعبد الرزاق (2376)، والبيهقي 2/264، والبغوي (545). وأخرجه أبو داوُد (713) في الصلاة: باب من قال: المرأة لا تقطع الصلاة، من طريق عُبيد الله بن عمر، عن أبي النضر، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی۔ میری دونوں ٹانگیں آپ کی قبلہ کی سمت میں ہوتی تھیں' جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے' تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تھے' تو میں انہیں پھر پھیلا لیتی تھی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ بِحِذَاءِ الْمَرْاَةِ النَّائِمَةِ قُدَّامَهُ

آدمی کیلئے ایسی عورت کے بالمقابل نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو اس کے سامنے سوئی ہوئی ہو

2343 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ غَمَزَنِي. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم نے یہ بہت برا کیا ہے' ہم (خواتین کو) کتوں اور گدھوں کے ساتھ ملا دیا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنَامُ مُعْتَرِضَةً فِي الْقِبْلَةِ وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُصَلِّي) وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں سوئی ہوئی ہوتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھیں

2344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2343- إسناده صحيح على شرطهما. بُندار لقب لمحمد بن بشار. وأخرجه أحمد 6/44 و54-55، والبخاري (519) في الصلاة: باب هل يغمز الرجل امرأته عند السجود ليسجد، وأبو داوُد (712)، والنسائي 1/102 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/260، والنسائي 1/101-102 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن الهاد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عن أبيه، به نحوه.

2344- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة (823) عن أحمد بن عبدة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري (512) في الصلاة: باب الصلاة خلف النائم، و(997) في الوتر: باب إيقاظ النبي صلى الله عليه وسلم أهله بالوتر، ومسلم (512) (268)، وأبو داوُد (711)، من طرق عن هشام بن عروة، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْوِتْرِ اَيْقَظَنِيْ. (3: 61)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تھے تو آپ مجھے بیدار کر دیتے تھے۔

2345 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا فِيْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ اَيُّوْبُ: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: مُعْتَرِضَةٌ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

ہشام بن عروہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں)

''چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی' جس طرح جنازہ (امام کے سامنے) پڑا ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِيقَاظَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا كَانَ ذٰلِكَ بِرِجْلِهٖ دُوْنَ النُّطْقِ بِالْكَلَامِ

اس بات کے بیان کے تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرنا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا یہ پاؤں کے ذریعے ہوتا تھا کلام کے ذریعے بول کر نہیں ہوتا تھا

2346 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي الْقِبْلَةِ اَمَامَهٗ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ غَمَزَنِيْ بِرِجْلِهٖ. (3: 61)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے سامنے قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلا دیتے تھے۔

2345– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة من رجال مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (823) عن أحمد بن عبدة، بهٰذا الإسناد. وسيرد عند المصنف برقم (2390).

2346– إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، صدوق أخرج له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم متابعة، واحتج به الباقون. وأخرجه أحمد 6/182 عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وزاد في آخره: فقال: تنحّي. وأخرجه أبو داوٗد (714) من طريق محمد بن بشر والدراوردي، كلاهما عن محمد بن عمرو، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُوقِظُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرتے تھے

2347 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ اَيْقَظَنِیْ، فَاَوْتَرْتُ . (3: 61)

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کررہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ مجھے بیدار کردیتے تھے' تو میں بھی وتر ادا کرلیتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَوْمِ عَائِشَةَ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عِنْدَمَا وَصَفْنَا ذِكْرَهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رات کے وقت سونے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2348 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلَیَّ فِیْ قِبْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّیْ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَرَفَعْتُهُمَا، وَاِذَا قَامَ رَدَدْتُهُمَا . (3: 61)

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی قبلہ کی سمت والے حصے میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی تھی۔ آپ اس وقت نماز ادا کررہے ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے' تو مجھے ہلا دیتے تھے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی' پھر جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں انہیں دوبارہ پھیلا دیتی تھی۔

2347- إسناده صحيح على شرطهما . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، ومحمد بن بشر: هو العبدي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (824) . وانظر (2344) و (2345) .

2348- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2342) .

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ الْيَسِيْرِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنا جائز ہے

2349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَرَضَ الشَّيْطَانُ فِيْ مُصَلَّايَ، فَاَخَذْتُ بِحَلْقِهٖ فَخَنَقْتُهٗ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى كَفِّيْ، وَلَوْلَا مَا كَانَ مِنْ دَعْوَةِ اَخِيْ سُلَيْمَانَ، لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ. (5: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان میری جائے نماز کے سامنے آیا میں نے اس کے حلق کو پکڑ کر اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو صبح وہ (شیطان) باندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَفْسَدَ صَلَاةَ الْعَامِلِ فِيْهَا عَمَلًا يَسِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنے والے شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

2350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَعْمٰى، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْطَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَاَخَذَهٗ فَخَنَقَهٗ حَتّٰى وَجَدَ

2349- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/16 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/298، والبخاري (461) في الصلاة: باب الأسير أو الغريم يُربط في المسجد، و(1210) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، و(3284) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و(3423) في أحاديث الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنا لداوُدَ سليمانَ)، و(4808) في التفسير: باب (هَبْ لي ملكًا لا ينبغي لأحدٍ من بعدي إنك أنت الوهّاب)، ومسلم (541) في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، وجواز العمل القليل في الصلاة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 10/325، والبيهقي 2/219، والبغوي (746)

2350- إسناده قوي. محمد بن أبان: هو ابن عمران الواسطي: صدوق من رجال البخاري، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي في التفسير كما في "التحفة" 11/479 من طريق يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عياش، بهذا الإسناد. ويشهد له حديث عائشة الذي قبله.

www.islamicurdubooks.com

بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى يَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِي سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ .

(1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران شیطان کو دیکھا آپ نے اسے پکڑا اور اس کا گلا دبایا' یہاں تک کہ آپ نے اس کی زبان کی ٹھنڈک کو اپنے دست اقدس پر محسوس کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ (شیطان) بندھا ہوا ہوتا' یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ فِي صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار سکتا ہے

2351 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ (4: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ہی دو سیاہ چیزوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ سانپ اور بچھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ لِلْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهٖ

نمازی کے نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینے کا تذکرہ

2352 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْفَرَاهِيدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2351- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ضمضم بن جوس، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، وقد صرح يحيى بن ابى كثير بالسماع من ضمضم عند أحمد 2/473 فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 2/233 و248 و284 و490، وعبد الرزاق (1754) ، والطيالسى (2538) ، والدارمى 1/354، وابن ماجه (1245) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة، والنسائى 3/10 فى السهو: باب قتل الحية والعقرب فى الصلاة، وابن الجارود (213) ،والبيهقى 2/266، والبغوى (745) من طرق عن معمر، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (869) ، والحاكم 1/256 ووافقه الذهبى.وأخرجه أحمد 2/255 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام الدستوائى، عن يحيى، به -لم يذكر فيه معمرًا .(2) إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أبو داوٗد (921) فى الصلاة: باب العمل فى الصلاة، ومن طريقه البغوى (744) عن مسلم بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/473 و475، والطيالسى (2539) ، والترمذى (390) فى الصلاة: باب ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة، من طريق على بن المبارك، به. ولفظه: اَمَرَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتل الأسودين ... فذكره.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں کو ماردوسانپ اور بچھو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْمَرْءِ فَمَهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے دوران چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ

2353 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ .

(2: 108)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل کے طور پر کپڑے کو لٹکانے اور آدمی کے اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بَسْطَ ثَوْبِهِ لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گرمی کی شدت میں سجدہ کرنے کیلئے اپنا کپڑا بچھالے

2354 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2353- إسناده حسن في الشواهد، الحسن بن ذكوان مع كونه ضعفه غير واحد فقد قال ابن عدي: روى عنه يحيى بن القطّان وابن المبارك، وناهيك به جلالة أن يرويا عنه، وأرجو أنه لا بأس به. روى له البخاري في " صحيحه " حديثًا واحدًا في الرقائق، وباقي رجال السند ثقات، وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف (2289) .وأخرجه أبو داوٗد (643) في الصلاة: باب ما جاء في السدل في الصلاة، وابن خزيمة (772) و (918) ، والبغوی (519) ، والبيهقي 2/242 من طريق ابن المبارك، عن الحسن بن ذكوان، بهٰذا الاسناد.

2354- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/106 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهٰذا الإسناد .وأخرجه البخاري (385) في الصلاة: باب السجود على الثوب في شدة الحر، والبيهقي 2/105-106 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به .وأخرجه أحمد 3/100، وابن أبي شيبة 1/269، والدارمي 1/308، والبخاري (1208) في العمل في الصلاة: باب بسط الثوب في الصلاة للسجود، ومسلم (620) في المساجد: باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر، وأبو داوٗد (660) في الصلاة: باب الرجل يسجد على ثوبه، وابن ماجه (1033) في إقامة الصلاة: باب السجود على الثياب في الحر والبرد، وأبو يعلى (4152) ، وابن خزيمة (675) من طرق عن بشر بن المفضل، به.وأخرجه البخاري (542) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، والترمذي (584) في الصلاة: باب ما ذُكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد، والنسائي 2/216 في التطبيق: باب السجود على الثياب، والبغوی (357) من طرق عن عبد اللّٰه بن المبارك، عن خالد بن عبد الرحمٰن السلمي، عن غالب القطّان، عن بكر المزني، عن أنس قال: كنّا إذا صلينا خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بالظّهائر سجدنا على ثيابنا اتّقاء الحر. وهو في "مسند أبي يعلى" (4153) من طريق وكيع، عن خالد بن عبد الرحمٰن، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. (4: 50)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص پیشانی کو زمین پر (گرمی کی شدت کی وجہ سے) نہیں رکھ پاتا تھا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مَشْيَ الْيَمِينِ وَالْيَسَارِ فِي صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران' کوئی ضرورت پیش آنے پر دائیں طرف یا بائیں طرف چل سکتا ہے

2355 - حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، وَالْبَابُ فِي الْقِبْلَةِ، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى فَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّلَاةِ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ دروازہ قبلہ کی سمت میں ہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سے یا شاید بائیں طرف سے چلتے ہوئے آئے اور دروازہ کھول دیا۔

پھر آپ اپنی نماز کی طرف واپس چلے گئے۔

ذِكْرُ فَرْقِ الْمُصَلِّي بَيْنَ الْمُقْتَتِلَيْنِ فِي صَلَاتِهِ

نمازی کا نماز کے دوران' دو جھگڑا کرنے والوں کا ایک دوسرے سے الگ کرنے کا تذکرہ

2356 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ

2355- حديث صحيح غسان بن الربيع: هو الأزدي الموصلي، ضعفه الدارقطني، وقال الذهبي: صالح ورع وليس بحجة في الحديث. وقد توبع. وبرد بن سنان ثقة، تفرد ابن المديني بتضعيفه، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (4406). وأخرجه أحمد 6/234 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والنسائي 3/11 في السهو: باب المشي أمام الاقبلة خطى يسيرة، من طريق حاتم بن وردان، والدارقطني 2/80 من طريق حماد، ثلاثتهم عن برد بن سنان، بهذا الإسناد. وليس عند أحمد والدارقطني قوله "تطوعًا." وأخرجه أحمد 6/31 و183، والطيالسي (1468)، وأبو داؤد (922) في الصلاة: باب العمل في الصلاة، والترمذي (601) في الصلاة: باب ما يجوز من المشي والعمل في صلاة التطوع، والدارقطني، والبيهقي 2/265، والبغوي (747) من طرق عن برد بن سنان، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَائَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَشْتَدَّانِ اقْتَتَلَتَا، فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى، وَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران اولاد عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں دوڑتی ہوئی آئیں وہ ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑا اور ان میں سے ایک کو دوسری سے الگ کر دیا۔ آپ نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكَظْمِ الْمَرْءِ التَّثَاؤُبَ مَا اسْتَطَاعَ ذٰلِكَ

آدمی کو جہاں تک ہو سکے' جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2357 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،
(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ .(1: 95)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' جب کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكَظْمِ التَّثَاؤُبِ مَا اسْتَطَاعَ الْمَرْءُ اَوْ وَضَعَ الْيَدَ عَلَى الْفَمِ عِنْدَ ذٰلِكَ

آدمی کیلئے جہاں تک ممکن ہو' جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2356- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس وقد سقط من الأصل، واستدرك من الحديث (2381). وهو في "مسند أبي يعلى" (2749). وأخرجه أبو داوُد (717) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، والبيهقي 2/277 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (716) من طريق أبي عوانة، عن منصور، به نحوه. وأخرجه أحمد 1/235، والطيالسي (2762)، وعلي بن الجعد (163)، والنسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والبيهقي 2/277 عن شعبة، عن الحكم، به وصححه ابن خزيمة (835). وأخرجه أحمد 1/250 و254، وعلي بن الجعد (92) عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن يحيى بن الجزار، عن ابن عباس. وهذا إسناد صحيح، فقد سمع يحيى بن الجزار من ابن عباس. وفي "العلل" 1/90 لابن أبي حاتم عن أبيه قال: هذا زاد رجلًا وذاك نقص رجلًا وكلاهما صحيح.

2357- إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم (2994) (56) في الزهد: باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، والترمذي (370) في الصلاة: باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلاة، وابن خزيمة (920)، والبيهقي 2/289، والبغوي (728) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/516-517

www.islamicurdubooks.com

یا اس وقت وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے

2358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، اَوْ لِيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّهُ اِذَا تَثَاءَبَ فَقَالَ: آهْ، فَاِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. (1: 29)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے' تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کو روکنے کی کوشش کرے یا پھر اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے' کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے آہ کہتا ہے' تو اس کے اندر شیطان ہنس رہا ہوتا ہے (جس کے نتیجہ میں یہ آواز آتی ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اَمْرُ الْمُصَلِّيْ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم نمازی کیلئے ہے اس شخص کیلئے نہیں ہے جو نماز کی حالت میں نہ ہو

2359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَكْظِمْ. (1: 95)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نماز کے دوران جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جب کسی شخص کو یہ صورت حال محسوس ہو' تو وہ اسے روکنے

2358- إسناده حسن. وأخرجه الترمذي (2746) في الأدب: باب ما جاء إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب، عن ابن أبي عمر، عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3322)، وعنه أحمد 2/265 عن سفيان الثوري، به مختصرًا. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (217)، وابن خزيمة (921) من طريق أبي خالد الأحمر، والحاكم 4/263 وصححه من طريق أبي عاصم، كلاهما عن ابن عجلان، به نحوه. وأخرجه كذلك النسائي (216) من طريق القاسم بن يزيد، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبي هريرة بنحوه. وأخرجه أحمد 2/428، والطيالسي (2315)، والبخاري (3289) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (6223) في الأدب: باب ما يستحب من العُطاس وما يكره من التثاؤب، و (6226) باب إذا تثاءب فليضع يده على فيه، وأبو داوُد (5028) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، والترمذي (2747)، والنسائي (214) و (215)، والحاكم 4/264، والبيهقي 2/289 من طرق عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. قال أبو عيسى الترمذي: وهذا أصح من حديث ابن عجلان، وابن أبي ذئب أحفظ لحديث سعيد المقبري، وأثبت من محمد بن عجلان.

2359- إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وانظر (2357).

www.islamicurdubooks.com

کی کوشش کرے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ تَثَائَبَ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَذَرَ دُخُولِ الشَّيْطَانِ فِيْهِ

جس شخص کو جمائی آتی ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمائی کے وقت اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے تاکہ وہ شیطان کو اپنے اندر داخل ہونے سے روک سکے

2360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، (وَ) عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. (1: 95)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِتَارِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کا نماز کے دوران سترہ قائم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ جَدِّهٖ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُلْقِ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (1: 37)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ هٰذَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَابْنُهٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، يَرْوِيْ عَنْ جَدِّهٖ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، ذٰلِكَ لَهٗ صُحْبَةٌ،

2360- إسناده قوى على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وابن أبي سعيد: هو عبد الرحمٰن. وهو في "مسند أبي يعلى" (1162). وأخرجه مسلم (2995) (59) في الزهد: باب تشميت العاطس، من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2995) (57) من طريق بشر بن المفضّل، حدثنا سهيل بن أبي صالح، قال: سمعت ابناً لأبي سعيد الخدري يحدث أبي عن أبيه قال ...وأخرجه أحمد 3/96، والدارمي 1/321، وأبو داوُد (5026) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، ومسلم (2995) (58) من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه. وأخرجه عبد الرزاق (3325)، ومن طريقه أحمد 3/37 و93، والبيهقي 2/289-290، والبغوى (3347) عن معمر، عن سهيل بن أبي صالح، به. زاد أحمد في الموضع الأول بعد قوله "إذا تثاءب أحدكم": في الصلاة. وأخرجه بهذه الزيادة ابن أبي شيبة 2/427، ومسلم (2995) (59)، وأبو داوُد (5027)، وابن الجارود (221)، والبيهقي 2/289 عن وكيع، عن سفيان، عن سهيل، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه.

www.islamicurdubooks.com

وَهٰذَا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثِ بْنِ عُمَارَةَ مِنْ بَنِیْ عُذْرَةَ، سَمِعَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ جَدَّهُ حُرَيْثَ بْنَ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی' تو اپنا عصاء رکھ لے اگر عصاء بھی نہیں ملتا تو پھر ایک لکیر کھینچ لے اس کے دوسری طرف سے گزرنے والا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن حریث نامی یہ راوی اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والا بزرگ ہے اس کے حوالے سے سعید مقبری نے اور اس کے بیٹے ابومحمود نے روایات نقل کی ہیں اس نے اپنے دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عمرو بن حریث مخزومی نہیں ہے کیونکہ وہ صحابی ہیں یہ عمرو بن حریث بن عمارہ ہے جس کا تعلق بنوعذرہ سے ہے۔ ابومحمد عمرو بن حریث نے اپنے دادا حریث بن عمارہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِی الْفَضَاءِ بِلَا سُتْرَةٍ

آدمی کیلئے کھلی جگہ پرسترہ کے بغیر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

(61:3)

2361– إسناده ضعيف لاضطرابه، ولجهالة أبی محمد بن عمرو بن حديث وجده. وقد ضعف الحديث سفيان بن عيينة والشافعی والبغوی وغيرهما، وقال ابن قدامة فی "المحرر": وهو حديث مضطرب الإسناد. وأخرجه أحمد 2/249، وأبو داؤد (690) فی الصلاة: باب الخط إذا لم يجد عصا، وابن ماجه (943) فی إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلی، وابن خزيمة (811)، والبيهقی 2/271 من طريق سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أمية، بهٰذا الإسناد. وقد اضطرب سفيان فی شيخ إسماعيل بن أمية فی هٰذا الحديث، فقال مرة: عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عن جده، وقال مرة: عن أبی عمرو بن محمد بن حريث عن جده، وتارة: عن أبی عمرو بن ريث عن أبيه. وأخرجه أحمد 2/249 و 254–255 و 266 من طريق عبد الرزاق، عن معمر وسفيان الثوری، عن إسماعيل بن أمية، عن أبی عمرو بن حريث، عن أبيه. وقال فی الرواية الثانية: عن عمرو بن حريث، عن أبيه.. وأخرجه أبو داؤد (689)، وابن خزيمة (812)، والبيهقی 2/270، والبغوی (541) من طريق بشر بن المفضل، عن إسماعيل بن أمية، عن أبی عمرو بن محمد بن حريث، عن جده حريث. وأخرجه ابن ماجه (943)، والبيهقی 2/270 من طريق حميد بن الأسود، عن إسماعيل بن أمية، عن أبی عمرو بن محمد بن حريث، عن جده. وأخرجه عبد الرزاق (2286) عن ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ حريث بن عمار، عن أبی هريرة. وانظر "سنن البيهقی" 2/271، و"تلخيص الحبير" 1/286، وتعليق العلامة أحمد شاكر على الحديث (7386) من " المسند ."

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی شخص کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو، اگر وہ نہیں مانتے تو تم اس کے ساتھ جھگڑا کرو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُرُوْرِ الْمَرْءِ قُدَّامَ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

جب آدمی سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا ہو تو آدمی کا نمازی کے آگے سے گزرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2363 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ اَحَدٌ. (1:4)

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

2362- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (800)، وزاد في آخره: فإن أبى، فلتقاتله، فإن معه القرين، وهي كذلك عند غير ابن خزيمة. وأخرجه مسلم (506) في الصلاة: باب منع المار بين يدي المصلي، عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 2/268 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، كلاهما عن أبي بكر الحنفي، بهذا الإسناد. وسيرد الحديث برقم (2370).

2363- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن المطلب، فقد أخرج حديثه أبو داود والنسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "ثقاته"، وروى عنه بنوه كثير وجعفر وسعد، ووثقه الإمام الذهبي في "الكاشف"، وقد صرح ابن جريج بسماعه من كثير عند أحمد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (815). وأخرجه النسائي 5/235 في مناسك الحج: باب أين يصلي ركعتي الطواف، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/399 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/254 ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي 2/67 في القبلة: باب الرخصة في ذلك، من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجه (2958) في المناسك: باب الركعتين بعد الطواف، من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريق إبراهيم بن بشار، عن سفيان، ثلاثتهم عن ابن جريج، به نحوه. وأورده البخاري في "تاريخه" 8/7 عن أبي عاصم، عن ابن جريج، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن أبيه وذكر أعمامه، عن المطلب بن أبي وداعة، به. وأخرجه عبد الرزاق (2387) عن عمرو بن قيس، و(2388) و(2389) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده المطلب. وأخرجه البخاري في "تاريخه" 8/7، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريقين عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، عن ابن عم المطلب بن أبي وداعة، عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده بذلك. وأخرجه أحمد 6/399، وعنه أبو داود (2016) في المناسك: باب في مكة، وأخرجه هو والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461، والبيهقي 2/273 من طريق سفيان بن عيينة، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن بعض أهله، عن جده المطلب، به نحوه. قال سفيان: فذهبت إلى كثير فسألته قلت: حديث تحدثه عن أبيك؟ قال: لم أسمعه من أبي، حدثني بعض أهلي عن جدي المطلب.

www.islamicurdubooks.com

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو آپ مطاف کے ایک کنارے پر تشریف لائے آپ نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی۔ اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ بَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ایسی تھی کہ اس میں طواف کرنے والوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا

2364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَذْوَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ مُرُوْرِ الْمَرْءِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا.

وَهٰذَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ بْنِ صُبَيْرَةَ بْنِ (سَعِيْدِ) بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ السَّهْمِيُّ.

❁❁ حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ حجر اسود کے مدمقابل کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' مرد اور خواتین آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی نمازی سترہ کو رکاوٹ بنائے بغیر نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے آگے سے گزرنا مباح ہے۔

کثیر بن کثیر نامی راوی کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابووداعہ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی سہمی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُرُوْرِ الْمَرْءِ مُعْتَرِضًا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نمازی کے آگے سے چوڑائی کی سمت میں گزرے

2364- هو مكرر ما قبله، وزهير بن محمد العنبري: هو التميمي نزيل مكة، ورواية أهل الشام عنه غير مستقيمة فضعف بسببها، وهٰذا الحديث رواه عنه الوليد بن مسلم وهو شامي.

www.islamicurdubooks.com

2365 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي اَنْ يَّمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ مُعْتَرِضًا وَهُوَ يُنَاجِي رَبَّهُ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ فِي ذٰلِكَ الْمَقَامِ مِائَةَ عَامٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَا .(2: 46)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو یہ بات پتہ چل جائے' اس کے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہوگا' جبکہ اس کا بھائی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کررہا ہو (یعنی نماز ادا کررہا ہو) تو اس شخص کا اس جگہ پر ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' وہ ایک قدم اٹھائے (اور اپنے بھائی کے آگے سے گزرے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2366 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2365- إسناده ضعيف، عبيد الله بن عبد الرحمٰن ليس بالقوى، وعمه عبيد الله قال أحمد والشافعي: لا يعرف، وقال ابن القطان الفاسي: مجهول الحال .وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجه (946) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، وابن خزيمة (814) ، والطحاوى في "مشكل الآثار" (87) بتحقيقنا من طرق عن عبيد الله بن عبد الرحمٰن، عن عمه، بهٰذا الإسناد. قال البوصيرى في "مصباح الزجاجة" ورقة 61: هٰذا إسناد فيه مقال.

2366- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/154-155.ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 4/169، وعبد الرزاق (2322) ، والدارمي 1/329-330، والبخاري (510) في الصلاة: باب إثم المار بين يدى المصلي، ومسلم (507) في الصلاة: باب منع المار بين يدى المصلي، والترمذي (336) في الصلاة: باب ما جاء في كراهية المرور بين يدى المصلي، والنسائي 2/66 في القبلة: باب التشديد في المرور بين يدى المصلي وبين سترته، وأبو داوٗد (701) في الصلاة: باب ما ينهى عنه من المرزر بين يدى المصلي، وأبو عوانة 2/44، والطحاوى في "مشكل الآثار" (85) بتحقيقنا، والبيهقي 2/268، والبغوى (543). وأخرجه ابن أبي شيبة 1/282، ومسلم (507) ، وابن ماجه (945) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، والطحاوى (86) ، وعبد الرزاق (2322) ، وأبو عوانة 2/44 و45 من طريق سفيان الثورى، عن سالم أبي النضر، بمثل حديث مالك .وأخرجه الدارمي 1/329، وابن ماجه (944) ، والطحاوى (84)، وأبو عوانة 2/44-45 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن سالم أبي النضر، به. إلا أنه جعل المُرْسِلَ أبا جهيم، والمرسَل إليه زيد بن خالد، فخالف بذٰلك مالكًا والثورى. لكن أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (813) من طريق على بن خشرم، عن ابن عيينة، عن سالم أبي النضر بمثل حديث مالك والثورى. وغلّط الحافظ المزى في "تحفته" 3/231 و9/140 رواية سفيان بن عيينة الأولى. وانظر "الفتح" 1/584-586.

www.islamicurdubooks.com

وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، لَا أَدْرِي سَنَةً قَالَ أَمْ شَهْرًا، أَوْ يَوْمًا أَوْ سَاعَةً؟ (2: 62)

حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا' تاکہ ان سے یہ دریافت کریں' انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نمازی کے آگے گزرنے والے شخص کو اگر یہ پتہ چل جائے' اسے کتنا گناہ ہوتا ہے' تو چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لئے اس کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہو۔''

(راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس سال ہیں' یا چالیس مہینے ہیں' یا چالیس دن ہیں' یا چالیس گھڑیاں ہیں۔)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2367 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبَى

2367- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن أبي سعيد فمن رجال مسلم وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 1/154. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 3/34 و43-44، والدارمي 1/328، ومسلم (505) (258) في الصلاة: باب منع المار بين يدى المصلي، وأبو داوٗد (697) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، والنسائي 2/66 في القبلة: باب التشديد في المرور بين يدى المصلي وبين سترته، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/460، و"مشكل الآثار" 3/250، وابن الجارود (167)، وأبو عوانة في "مسنده" 2/43، والبيهقي 2/267. وأخرجه الطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وابن خزيمة (816)، وأبو عوانة 2/43-44 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وأبو يعلى (1248) من طريق زهير، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/63، وعلي بن الجعد (3196)، والبخاري (509) في الصلاة: باب يرد المصلي مَن مرّ بين يديه، و(4274) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داوٗد (750)، ومسلم (505) (259)، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وأبو يعلى (1240)، وابن خزيمة (818) و(819)، والبيهقي 2/268 من طريقين عنحميد بن هلال، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري بنحوه، وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه النسائي 8/61 في القسامة: باب من اقتص وأخذ حقه دون سلطان، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461 من طريق الدراوردي، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد نحوه، وفيه قصة. وسيرد حديث أبي سعيد من طريق آخر برقم (2372).

www.islamicurdubooks.com

فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (2: 83)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے وہ جہاں تک ہو سکے۔ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّىْ بِمُقَاتَلَةِ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے (نمازی) اس کے ساتھ لڑائی کرے

2368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّىْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (1: 102)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے۔ جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَرَادَ بِهِ اَنَّ مَعَهُ شَيْطَانًا يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَكُوْنُ شَيْطَانًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک وہ شیطان ہوگا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' کہ اس شخص کے ساتھ شیطان ہوگا اور اس پر اس کا فعل دلالت کرتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے: وہ مسلمان شخص شیطان بن جاتا ہے

2369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

2368– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2369– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم (2362).

www.islamicurdubooks.com

عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلُّوا اِلَّا اِلٰی سُتْرَةٍ، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰی فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

(1: 102)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو اگر وہ نہیں مانتا تو آدمی کو اس سے جھگڑا کرنا چاہئے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ مُقَاتَلَةَ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے گزرنا چاہتا ہے (وہ نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے

2370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ، فَلَا يَدَعَنَّ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰی فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ

(6:4)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْنَعَ الشَّاةَ اِذَا اَرَادَتِ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی بکری اس کے آگے سے گزرے تو وہ اسے روک دے

2371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ حَكِيْمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ، عَنْ

2370- إسناده حسن على شرط مسلم. ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بن مسلم بن أبي فديك. وأخرجه أحمد 2/86، والطبراني (13573)، وأبو عوانة 2/43، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461 من طريق عن ابن أبي فديك، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2362).

www.islamicurdubooks.com

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا اِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ. (1:4)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سے بکری گزری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبلہ (کی طرف والی دیوار) کی طرف جانے پر مجبور کیا' یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگا دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهَا

سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا تذکرہ جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (1: 95)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس شخص کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے اور پھر اسے کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ لِلْمُصَلِّيْ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نمازی کو سترہ کے قریب رہنے کا حکم دیا گیا ہے

2371- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط البخاري غير الهيثم بن جميل فقد أخرج حديثه ابن ماجه والبخاري في "الأدب المفرد"، والرخامي: نسبة إلى حجر الرخام المعروف. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (827). وأخرجه الحاكم في "مستدركه" 1/254 من طريق موسى بن إسماعيل، عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد، وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني (11937) من طريق عمرو بن حكام (وهو ضعيف كما في "المجمع" 2/60) عن جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عن عكرمة، به.

2372- إسناده حسن، محمد بن عجلان: صدوق علق له البخاري، وروى له مسلم متابعة، وباقي السند على شرط مسلم. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/279 و283، وأبو داوُد (698) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، وابن ماجه (954) في إقامة الصلاة: باب ادرأ ما استطعت، عن أبي خالد الأحمر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2367).

2373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .(1: 95)

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کردے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِي يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَبَيْنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهَا

مقدار کی اس صفت کا تذکرہ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نمازی اور سترہ کے درمیان ہونی چاہئے جب آدمی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2374 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

2373- إسناده قوی، إبراهيم بن بشار: هو الرمادی، حافظ له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه علی شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 4/2، والحميدی (401) ، والطيالسی (1342) ، وابن أبی شيبة 1/279 ، وأبو داوُد (695) فی الصلاة: باب الدنو من السترة، والنسائی 2/62 فی القبلة: باب الأمر بالدنو من السترة، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/458 ، وفی "مشكل الآثار" 3/251، والبيهقی 2/272 من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/251-252 علی شرطهما ووافقه الذهبی. وأخرجه البيهقی 2/272 من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن واقد بن محمد بن زيد أنه سمع صفوان يحدث عن محمد بن سهل، عن أبيه أو عن محمد بن سهل عن النبی صلی الله عليه وسلم ... وأخرجه عبد الرزاق (2303) ، والبيهقی من طريق ابن وهب، كلاهما -عبد الرزاق وابن وهب- عن داوُد بن قيس المدنی، عن نافع بن جبير بن مطعم، عن رسول الله صلی الله عليه وسلم، به مرسلًا، قال البيهقی: قد أقام إسناده سفيان بن عيينة وهو حافظ حجة. وأخرجه البغوی (537) من طريق إسماعيل بن جعفر، عن داوُد بن قيس، عن نافع بن جبير، عن سهل -ولم ينسبه- عن رسول الله صلی الله عليه وسلم.

2374- إسناده صحيح علی شرطهما. ابن أبی حازم: هو عبد العزيز، والرّيانی: نسبة إلی رَيان، وهی إحدی قری نسا، قال السمعانی فی "الأنساب" 6/203: ولا يعرفها أهل نسا إلا مخففًا، وذكرها أبو بكر الخطيب فی " المؤتلف " وأثبت التشديد، وأهل البلد أعرف، وربما عرّبوها وقالوا: الرذانی، بالذال المعجمة المخففة . وأخرجه مسلم (508) فی الصلاة: باب دنو المصلی من السترة، والبيهقی 2/272 من طريق يعقوب بن إبراهيم الدورقی، بهٰذا الإسناد . وأخرجه البخاری (496) فی الصلاة: باب قدر كم ينبغی اَن يكون بين المصلی والسترة، وأبو داوُد (696) فی الصلاة: باب الدنو من السترة، والطبرانی (5896) ، والبغوی (536) من طرق عن عبد العزيز بن أبی حازم، به. وأخرجه البخاری (7334) فی الاعتصام: باب ما ذكر النبی صلی الله عليه وسلم وحض علی اتفاق أهل العلم، والطبرانی (5786) عن سعيد بن أبی مريم، عن أبی غسان محمد بن مطرف المدنی، عن أبی حازم، عن سهل أنه كان بين جدار المسجد مما يلي القبلة وبين المنبر ممر الشاة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ .(5: 8)

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور (قبلہ کی سمت والی) دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے جتنی جگہ ہوتی تھی۔

ذِكْرُ كَرَاهِيَةِ تَبَاعُدِ الْمُصَلِّيْ عَنِ السُّتْرَةِ اِذَا اسْتَتَرَ بِهَا

نمازی کے سترہ سے دور کھڑے ہونے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ

جبکہ آدمی نے اسے سترہ کے طور پر استعمال کیا ہو

2375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.(3: 61)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے' تو آدمی کو کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِجَازَةِ الْاِسْتِتَارِ لِلْمُصَلِّيْ فِي الْفَضَاءِ بِالْخَطِّ عِنْدَ عَدَمِ الْعَصَا وَالْعَنَزَةِ

نمازی کیلئے کھلی جگہ پر لاٹھی یا نیزے کی عدم موجودگی میں لکیر کھینچ کر سترہ قائم کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَنْ مَرَّ اَمَامَهٗ .(3: 61)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے' تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے ۔ اسے کوئی لاٹھی گاڑھ لینی چاہئے اگر

2375- إسناده حسن، وهو مكرر (2372).

2376- إسناده ضعيف، وهو مكرر الحديث (2361).

www.islamicurdubooks.com

اس کے پاس لاٹھی نہ ہو تو پھر لکیر کھینچ دینی چاہئے پھر اس کے سامنے سے جو شخص گزرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَصْبَ الْمُصَلِّي اَمَامَهُ السُّتْرَةَ وَخَطَّهُ الْخَطَّ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْعَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نمازی کا اپنے سامنے سترہ نصیب کر لینا' یا لکیر کھینچ لینا اس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ لمبائی کے رخ میں ہونا چاہئے' چوڑائی کی سمت میں نہیں

2377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزہ گاڑھ دیا گیا آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي الْفَضَاءِ عِنْدَ عَدَمِ الْعَنَزَةِ وَالسُّتْرَةِ

آدمی کا کھلی جگہ پر نیزے یا سترہ کی عدم موجودگی میں اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ .

قَالَ نَافِعٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ اپنی سواری کی طرف رُخ

2377- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/13 و18، والدارمي 1/328، والبخاري (498) في الصلاة: باب الصلاة إلى الحربة، والنسائي 2/62 في القبلة: باب سترة المصلي، وابن خزيمة (798) من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وعندهم غير الدارمي "الحربة" بدل "العنزة."وأخرجه أبو عوانة 2/48-49 من طريق زائدة، وابن خزيمة (798) من طريق عقبة بن خالد، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، به.وأخرجه أحمد 2/98 و106 و145 و151، والبخاري (494) و (972) ، ومسلم (501) ، وأبو داوُد (687) من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم كان إذا خرج يوم العيد أمر بالحربة فتوضع بين يديه، فيصلي إليها، والناس وراءَه، وكان يفعل ذلك في السفر.

www.islamicurdubooks.com

کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّي وَاِنْ مَرَّ مِنْ دُوْنِهَا الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نمازی کی نماز کو ٹوٹنے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2379 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ.

(61:3)

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2378- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر -وهو سليمان بن حيان- فقد روى له البخاري ثلاثة أحاديث توبع عليها واحتج به مسلم، وقد توبع، وابن نمير: هو محمد بن عبد الله بن نمير. وأخرجه مسلم (502) (248) في الصلاة: باب سترة المصلي، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/328، ومسلم (502) (248)، والترمذي (352) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة إلى الراحلة، وأبو داود (692) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة، وأبو عوانة 2/51، وابن خزيمة (801) من طرق عن أبي خالد الأحمر، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/3، ومن طريقه مسلم (502) (247)، وأبو عوانة 2/51، وأخرجه البخاري (507) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرّحل، والبيهقي 2/269 من طريق محمد بن أبي بكر المقدّمي، كلاهما -أحمد والمقدّمي- عن معتمر بن سليمان، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرّض راحلته فيصلي إليها. وأخرجه أحمد 2/26 و106 عن وكيع، عن سفيان، والطبراني (13404) من طريق وكيع، عن شريك، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى بعير. (2) أخرجه البخاري (430) في الصلاة: باب الصلاة في مواضع الإبل، عن صدقة بن الفضل، عن أبي خالد الأحمر، عن عبيد الله، عن نافع، به. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (801) عن محمد بن العلاء، عن أبي خالد، به.

2379- إسناده حسن، على شرط مسلم. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه مسلم (499) (241) في الصلاة: باب سترة المصلي، والترمذي (335) في الصلاة: باب ما جاء في سترة المصلي، والبيهقي 2/269 من طريق قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (231)، وابن أبي شيبة 1/276، ومسلم (499) (241)، والترمذي (335) أيضًا، والبيهقي 2/269 من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 1/162، والطيالسي (231)، وعبد الرزاق (2292)، وأبو داود (685) في الصلاة: باب ما يستر المصلي، وأبو عوانة 2/45-46 من طرق عن سماك بن حرب، به.

www.islamicurdubooks.com

''جب کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھ دے تو پھر اسے نماز ادا کر لینی چاہئے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اس (سترہ) کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَاِنْ مَرَّ وَرَائَهُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نماز کو منقطع ہونے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (4: 50)

❀❀ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ ہمارے سامنے سے چوپائے گزرا کرتے تھے ہم نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے سامنے موجود ہو' تو پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مُرُورَ الْحِمَارِ قُدَّامَ الْمُصَلِّي لَا يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں (اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے سے اس کی نماز منقطع نہیں ہوتی

2381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ

2380- إسناده حسن. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (805)، والطنافسي: نسبة إلى الطِّنِفِسَة، واحدة الطنافس وهي البُسط. وأخرجه مسلم (499) (242) عن ابن نمير وإسحاق بن إبراهيم بن حبيب، وابن ماجه (940) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، عن ابن نمير، والبيهقي 2/269 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/161 عن عمر بن عبيد، عن زائدة، عن سماك، بهٰذا الإسناد. فأدخل زائدةَ بين الطنافسي وسماك، وما أظنه إلا من خطأ النساخ، والله أعلم.

www.islamicurdubooks.com

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا كَانَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوا: الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي أَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَهُمْ فَمَا بَالَى بِذَلِكَ. (4: 50)

ابوصہباء بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے ہم نے اس بات کا ذکر کیا' کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے' تو لوگوں نے کہا: گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان گدھے پر آگے پیچھے سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھلے میدان میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے گدھے کو لوگوں کے سامنے چھوڑ دیا' پھر ہم آئے اور صف میں شامل ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي كَانَ الْحِمَارُ يَمُرُّ قُدَّامَهُمْ فِيهَا

كَانُوا يُصَلُّونَ لِعَنَزَةٍ تُرْكَزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَالْعَنَزَةُ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَإِنْ مَرَّ قُدَّامَهُمُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جس میں گدھے ان لوگوں کے آگے سے گزر رہے تھے تو وہ لوگ یہ نماز نیزے کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے' جوان کے سامنے گاڑھا گیا تھا اور نیزہ نماز کو منقطع کرنے سے روک دیتا ہے اگرچہ ان لوگوں کے آگے سے گدھا عورت یا کتا گزر جائے

2382 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي بِقَوْلِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - قَالَ: وَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ مِنْ بَيْنِ نَائِلٍ، وَنَاضِحٍ، حَتَّى جَعَلَ الصَّغِيرُ

2381- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس. وأخرجه أبو داوٗد (716) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، من طريق أبي عوانة، والطبراني (12892) من طريق زائدة، كلاهما عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه النسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة، وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدى المصلى سترة، والطبراني (12891) من طريقين عن الحكم، به. كلهم زاد في الحديث قصة الجاريتين وقد تقدمت برقم (2356). وانظر هذا الحديث من طريق آخر عند المصنف (2148).

2382- إسناده صحيح، علي بن إشكاب: صدوق روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم (2334) من طريق محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن، عن سفيان.

www.islamicurdubooks.com

يُدْخِلُ يَدَهُ تَحْتَ اِبَاطِ الْقَوْمِ فَيُصِيبُ ذٰلِكَ، وَرَكَزَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً، فَيَمُرُّ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ .(4: 50)

✿✿ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں بطحاء میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ اس وقت سرخ خیمے میں موجود تھے۔ آپ کے پاس کچھ لوگ بھی تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے اذان دی انہوں نے (اذان دیتے ہوئے) اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے' تو کچھ لوگوں کو وہ پانی ملا اور کچھ کو نہیں ملا' یہاں تک کہ ایک کم سن بچے نے لوگوں کی بغل کے نیچے سے اپنا ہاتھ داخل کیا' اور اس پانی تک پہنچ گیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑھ دیا (نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے) پھر گدھے یا عورت یا کتے کے (اس کے دوسری طرف سے گزرنے پر) منع نہیں کیا جارہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لانے تک دو' دو رکعات ہی ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جن کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہیں ہوتی

2383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَذْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْكَ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (3: 61)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْاَذْرَمَةُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى نَصِيبِينَ

2383- إسناده صحيح، عبد الله بن إسحاق الأذرمي: هو عبد الله بن محمد بن إسحاق، وهو ثقة روى له أبو داوُد والنسائي، ومن فوقه على شرط مسلم. وأخرجه الدارمي 1/329 من طريق شعبة، والطبراني في "الصغير" (1161) من طريق قُرة بن خالد، كلاهما عن حُميد بن هلال، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (830). وأخرجه عبد الرزاق (2348)، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (1632) عن معمر، عن علي بن زيد بن جدعان، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذر قال: يقطع الصلاة الكلب الأسود -أحسبه قال: والمرأة الحائض. فقلت لأبي ذر .. فذكره. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

ﷺ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس چیز کے بارے میں اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جونماز کوتوڑ دیتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب تمہارے آگے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز نہ ہو' تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کوتوڑ دیتے ہیں) میں نے کہا: اس میں سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے زرد یا سفید کیوں نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''اذرمہ'' نصیبین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ مَرْفُوعٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ''مرفوع'' نہیں ہے

2384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَبْيَضِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِى، سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِى، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

ﷺ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے نماز پڑھنے کے دوران اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو' تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کوتوڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیاہ کتے کا کیا معاملہ ہے۔ سفید اور سرخ کیوں نہیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے ''مسند'' نہیں ہے

2385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ:

2384– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي 2/274 من طريق أحمد بن النضر بن عبد الوهّاب، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155–156، وأبو داوُد (702) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (3210) في الصيد: باب صيد كلب المجوس والكلب الأسود البهيم، من طرق عن سليمان بن المغيرة، به.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ: الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: اَلْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ . (3: 61)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گدھا سیاہ کتا اور عورت آدمی (کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی (کوئی چیز سترے کے طور پر) نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ سرخ یا زرد کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ اِذَا عَدِمَتِ الصِّفَةُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

جب اس کی وہ صفت نہ پائی جائے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ . (3: 61)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2385- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن كثير: هو العبدي. وأخرجه أحمد 5/149 و161، والطيالسي (453)، ومسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلي، وأبو داؤد (702)، وابن ماجه (952) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/47، والبيهقي 2/274 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/160، ومسلم (510)، والنسائي 2/63-64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والترمذي (338) في الصلاة: باب ما جاء أنه لا يقطع الصلاة إلا الكلب والحمار والمرأة، والطحاوي 1/458، والطبراني في "الكبير" (1635) و (1636)، وفي "الصغير" (195) و (505)، وأبو عوانة 2/46 و47 من طرق عن حميد بن هلال، به.

2386- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن الحسن عنعنه. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلي السامي، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 4/86 و5/57، وابن ماجه (951) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، عن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/458 من طريق معاذ بن معاذ، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

www.islamicurdubooks.com

''کتا گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْمَرْاَةِ اُطْلِقَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ بِلَفْظِ الْعُمُومِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ بَعْضُ النِّسَاءِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ''خاتون'' کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد ''بعض خواتین'' ہیں ''تمام خواتین'' مراد نہیں ہیں

2387 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کتا اور حیض والی عورت (اس کا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے بالغ عورت) نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْكَلْبِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ اُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُومِ وَالْقَصْدُ مِنْهُ بَعْضُ الْكِلَابِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں ''کتے'' کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد بعض مخصوص قسم کے کتے ہیں تمام قسم کے کتے مراد نہیں ہیں

2388 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ اَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2387- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة (832) عن عبد الله بن هاشم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/347، وأبو داوٗد (703) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (949) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلى، والنسائى 2/64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع، والبيهقى 2/374 من طرق عن يحيى بن سعيد، به. زاد فيه ابن ماجه فقال: "الكلب الأسود"، وقال أبو داوٗد: وقفه سعيد وهشام وهمام عن قتادة عن جابر بن زيد على ابن عباس.

2388- حديث صحيح، ابن أبي السرى: وهو محمد بن المتوكل صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع، ومَن فوقه ثقات على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلى، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلى، عن المعتمر بن سليمان، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث (2385).

www.islamicurdubooks.com

بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): یَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا ذَرٍّ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِی، فَقَالَ: اَلْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ (3: 61)

❀❀ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ہے۔ اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

2389 - حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَیُّوْبَ، وَحَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ، وَیُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): یَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْیَضِ؟ قَالَ: یَا ابْنَ اَخِی، قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ شَیْطَانٌ. (3: 61)

❀❀ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''گدھا عورت اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد یا سفید کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

ذِکْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ یُحْکِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے متضاد ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2389- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي -بالمهملة- ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرط مسلم. وانظر (2385).

www.islamicurdubooks.com

شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:
(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّیْ . (3: 61)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ اِنَّمَا تُقْطَعُ (مِنْ) مُرُوْرِ الْكَلْبِ وَالْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ لَا كَوْنِهِنَّ وَاعْتِرَاضِهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کتے' گدھے یا عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز منقطع ہوتی ہے ان کے سامنے موجود ہونے یا چوڑائی کی سمت میں ہونے سے نماز منقطع نہیں ہوتی

2391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْكَلْبِ الْاَسْوَدِ ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ . (3: 61)

❀❀ عبداللہ بن صامت' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
''گدھے عورت یا سیاہ کتے کے (نمازی سے آگے سے) گزرنے سے دوبارہ نماز ادا کی جائے۔''
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ زرد یا سرخ کیوں نہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے

2390- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/126، ومسلم (512) (269) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 6/134 من طريق عفان، والبيهقي 2/275 من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و199-200، وعبد الرزاق (2374) و (2375)، والدارمي 1/328، والبخاري (383) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (515) باب من قال: لا يقطع الصلاة شيء، ومسلم (512) (267) و (268)، والطيالسي (1452)، وابن ماجه (956) في إقامة الصلاة: باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء، وابن خزيمة (822)، والبيهقي 2/275، والبغوي (546) من طرق عن عروة، به. وأخرجه مسلم (512) (270)، والبغوي (547) من طريق حفص بن غياث، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، وانظر (2345).

2391- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (831)، وانظر الحديث (2385).

www.islamicurdubooks.com

بھی نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ اِنَّمَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي اِذَا لَمْ يَكُنْ قُدَّامَهُ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تین چیزیں نمازی کی نماز کو منقطع کر دیتی ہیں جب نمازی کے سامنے کوئی سترہ موجود نہ ہو

2392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، فَمَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب کسی شخص کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (اس کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں؟ سرخ کتا یا زرد کتا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے جس چیز کے بارے میں تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کے بارے میں، میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2393 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2392- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/281، ومن طريقه أخرجه مسلم (510) (265). وانظر ما قبله.

2393- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2148). وقوله "بمنى" كذا قال مالك وأكثر أصحاب الزهري، ووقع عند مسلم 1/362 من رواية ابن عيينة "بعرفة"، قال النووي: يحمل ذلك على أنهما قضيتان، وتُعقب بأن الأصل عدم التعدد، ولا سيما مع اتحاد مخرج الحديث، قال الحافظ: فالحق أن قول ابن عيينة "بعرفة" شاذ، ووقع عند مسلم أيضًا من رواية معمر عن الزهري "وذلك في حجة الوداع أو يوم الفتح" وهذا الشك من معمر لا يعول عليه، والحق أن ذلك كان في حجة الوداع.

www.islamicurdubooks.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ. (3: 61)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے نیچے اتر گیا' اور میں نے گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا' پھر میں صف میں آکر شامل ہو گیا تو اس حوالے سے کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى كَانَتِ السُّتْرَةُ قُدَّامَهٗ حَيْثُ كَانَ الْاَتَانُ تَرْتَعُ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ میں نماز ادا کر رہے تھے تو سترہ آپ کے سامنے موجود تھا اس وقت جب گدھی نے آپ کے سامنے آکر چرنا شروع کر دیا تھا

2394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ، فَبَيْنَ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ، فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يَمْنَعُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. (3: 61)

2394- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو الثوري وكتب هذا الحديث على هامش الأصل، وقد أذهب التصوير بعض كلماته، فاستدركت من "التقاسيم" 3/لوحة 191. وأخرجه مسلم (503) في الصلاة: باب سترة المصلي، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله الطبراني في "الكبير" 22/ (249) عن ابن أبي شيبة، عن وكيع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/210، وعنه مسلم، وأخرجه ابن خزيمة 1/203، والبيهقي 3/156، والطبراني 22/ (251) من طريق وكيع، به مختصرًا. وأخرجه أحمد 4/308، والبخاري (634) في الأذان: باب هل يتتبع المؤذن فاه ها هنا وها هنا؟ والنسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، وابن خزيمة (387)، والطبراني 22/ (250) و (252) من طرق عن سفيان، به مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق (1806)، ومن طريقه الترمذي (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، والطبراني 22/ (248)، والحاكم 1/202 عن الثوري، به مطولًا. وقد تقدم من طريق آخر عند المصنف (1269).

www.islamicurdubooks.com

❁❁ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ''ابطح''میں' وہاں چمڑے کے بنے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے' تو لوگوں نے اس پانی کو حاصل کرنا شروع کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے' تو آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کا منظر گویا' آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اذان دیتے ہوئے اپنے منہ کو اس طرف اور اس طرف' یعنی دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا' یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے عصر کی نماز کی دو رکعات پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے (نیزے کی دوسری جانب سے) گدھے اور کتے گزرتے رہے۔ انہیں روکا نہیں گیا پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک مسلسل دو رکعات (یعنی قصر) نماز ادا کرتے رہے۔

www.islamicurdubooks.com

بَابُ اِعَادَةِ الصَّلَاةِ

نماز کو دہرانا

2395 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلَانِ فِي آخِرِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا، فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. (4: 49)

✿✿ جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کے حج میں شریک ہوا تھا۔ میں نے ''منیٰ'' میں مسجد خیف میں صبح کی نماز آپ کی اقتداء میں ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کے پیچھے دو ایسے افراد موجود تھے، جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دونوں کو لایا گیا تو وہ کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائشی جگہ پر پہلے ہی نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم با جماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

2396 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا بِالْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ، فَقُلْتُ: مَا يُجْلِسُكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ؟

2395- إسناده صحيح . وقد تقدم برقم (1565)، وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (3934) عن هشام بن حسان والثورى، كلاهما عن يعلى بن عطاء، بهٰذا الإسناد.

2396- إسناده صحيح، عمرو بن شعيب، قال ابن معين: إذا حدث عن سعيد بن المسيب أو سليمان بن يسار أو عروة فهو ثقة، وكذا قال المصنف بإثر هٰذا الحديث، وباقى رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/19 و41، وابن أبى شيبة 2/278-279، والنسائى 2/114 فى الإمامة: باب سقوط الصلاة عمن صلى مع الإمام فى المسجد جماعة، وأبو داوُد (579) فى الصلاة: باب إذا صلى فى جماعة ثم أدرك جماعة أيعيد، والطبرانى (13270)، والدارقطنى 1/415 و416، والبيهقى 2/303 من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهٰذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1641).

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نُعِيْدَ صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فِي نَفْسِهِ ثِقَةٌ يُحْتَجُّ بِخَبَرِهِ اِذَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ اَبِيْهِ، فَاَمَّا رِوَايَتُهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، فَلَا تَخْلُو مِنِ انْقِطَاعٍ وَاِرْسَالٍ فِيْهِ، فَلِذٰلِكَ لَمْ نَحْتَجَّ بِشَيْءٍ مِنْهُ . (2: 97)

❀❀ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم ایک ہی دن میں کوئی نماز دو مرتبہ ادا کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن شعیب نامی بذات خود ثقہ ہے اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کیا جائے گا۔ جب وہ اپنے والد کی بجائے کسی اور کے حوالے سے روایت نقل کرے۔ جہاں تک اس کی ان روایات کا تعلق ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو ان میں انقطاع اور ارسال پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ہم ایسی کسی روایت سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِلَّا الْفَرِيْضَةَ الَّتِي يُعِيْدُ الْاِنْسَانُ اِيَّاهَا، ثَانِيًا بِعَيْنِهَا دُوْنَ مَنْ نَوٰى فِي اِعَادَتِهِ التَّطَوُّعَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد صرف فرض نماز ہے

جسے انسان دہراتا ہے اور دوسری مرتبہ بھی عین اسی نماز کو دہراتا ہے ایسا نہیں ہے کہ دوبارہ دہراتے ہوئے نفل نماز کی نیت کرے گا

2397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَلْيُصَلِّ مَعَهُ . (2: 97)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرلے۔

2397- إسناده صحيح. أبو المتوكل: هو علي بن داود -ويقال: دؤاد- الناجي. وأخرجه أحمد 3/64، والدارمي 1/318، وأبو داود (574) في الصلاة: باب في الجمع في المسجد مرتين، والبيهقي 3/69، والبغوي (859) من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/209، ووهم الحاكم وتابعه على ذلك الذهبي رحمهما الله فسمى سليمان الناجي: سليمان بن سحيم، وإنما هو سليمان الأسود، ويقال: ابن الأسود الناجي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ مَرَّةً أُخْرَى جَمَاعَةً

جو شخص باجماعت نماز والی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں دوسری مرتبہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے

2398 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ . (4: 5)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ وُهَيْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں وہیب نامی راوی منفرد ہے

2399 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ . (4: 5)

2398- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

2399- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان الناجي، وهو ثقة احتج به أبو داوٗد والترمذي . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسماعه من ابن أبي عروبة قديم، وروايته عنه في "الصحيحين."وأخرجه أبو يعلى (1057) عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، بهٰذا الإسناد، ولفظه عنده "من يتجر على هٰذا فيصلِّي معه" قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/5 عن محمد بن أبي عدي، بهٰذا الإسناد، ولفظه عنده "من يتجر على هٰذا فيصلي معه؟" قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/45، والترمذي (220) في الصلاة: باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلِّي فيه مرة، من طريق سعيد بن أبي عروبة، به. قال الترمذي: حديث حسن، وصححه ابن خزيمة (1632). رواية أحمد. بلفظ التصدق، والترمذي بلفظ الاتجار .وأخرجه أحمد 3/85 من طريق علي بن عاصم، عن سليمان الناجي، به. وهو بلفظ التصدق، وفيه قصة.

www.islamicurdubooks.com

✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھا دی پھر ایک شخص آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَدِّيَ فَرْضَهُ جَمَاعَةً ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور پھر اسی نماز میں دوسرے لوگوں کی امامت بھی کرے

2400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ، قَالَ: فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَنَحّٰى فَصَلّٰى وَحْدَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْنَا لَهُ: مَا لَكَ يَا فُلَانُ، اَنَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ، وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، اَيْ رَسُولَ

2400- إسناده قوى. إبراهيم بن بشار الرمادى من الحفاظ إلا أن له أوهامًا وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الطحاوى 1/213 عن أبى بكرة، عن إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/308، والشافعى 1/103 و103-104، والحميدى (1246)، ومسلم (465) (178) فى الصلاة: باب القراءة فى العشاء، والنسائى 2/102-103 فى الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم، وأبو داوُد (600) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، و (790) باب فى تخفيف الصلاة، وأبو يعلى (1827)، وابن خزيمة (1611)، والبيهقى 3/85 و112، والبغوى (599) من طرق عن سفيان بن عيينة، به -منهم من طوله ومنهم من اختصره. وأخرجه أحمد 3/369، والطيالسى (1694)، والبخارى (700) و (701) فى الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلى، و (711) باب إذا صلى ثم أمّ قومًا، و (6106) فى الأدب: باب من لم يَرَ إكفار مَن قال ذلك متأولًا أو جاهلًا، ومسلم (465) (181)، والترمذى (583) فى الصلاة: باب وما جاء فى الذى يصلى الفريضة ثم يؤم الناس بعد ما صلى، والطحاوى 1/213، والبيهقى 3/85 و86 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه أحمد 3/299، وابن أبى شيبة 2/55، والبخارى (705) فى الأذان: باب من شكا إمامه إذا طوّل، والنسائى 2/97-98 فى الإمامة: باب خروج الرجل من صلاة الإمام وفراغه من صلاته فى ناحية المسجد، و2/168 فى الافتتاح: باب القراءة فى المغرب بسبح اسم ربك الأعلى، و 172 باب القراءة فى العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الأعلى، والطحاوى 1/213 من طرق عن محارب بن دثار، عن جابر، به نحوه. قرن النسائى فى الموضع الأول أبا صالح بمحارب. وأخرجه مسلم (465) (179)، والنسائى 2/172-173 فى الافتتاح: باب القراءة فى العشاء الآخرة بالشمس وضحاها، وابن ماجه (986) فى إقامة الصلاة: باب من أمّ قومًا فليخفف، من طريقين عن الليث بن سعد، عن أبى الزبير، عن جابر. وأخرجه الشافعى 1/103 و104، والبيهقى 3/112 من طريق سفيان عن أبى الزبير، عن جابر. وقد صرح أبو الزبير عند البيهقى بالسماع من جابر.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَاِنَّمَا نَعْمَلُ بِاَیْدِیْنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ؟ اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ؟ اقْرَاْ بِسُوْرَۃِ کَذَا وَسُوْرَۃِ کَذَا

قَالَ عَمْرٌو: وَاَمَرَہُ بِسُوَرٍ قِصَارٍ لَا اَحْفَظُھَا، قَالَ سُفْیَانُ: فَقُلْنَا لِعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ: اِنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ قَالَ لَھُمْ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُ:

(متن حدیث): اقْرَاْ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاھَا، وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ، قَالَ عَمْرٌو نَحْوَ ھٰذَا.(4: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کران کی امامت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ حضرت معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے اور ہماری امامت کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ پیچھے ہٹے۔ انہوں نے تنہا نماز ادا کی اور چلے گئے۔ ہم نے ان صاحب سے دریافت کیا۔ اے فلاں کیا وجہ ہے کیا تم منافق ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی پھر یہ ہمارے پاس واپس آئے اور آگے کھڑے ہوئے انہوں نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں پیچھے ہٹا اور اکیلے نماز ادا کر لی۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کام کاج کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم خود کام کرتے ہیں (ہمارے لئے اتنی لمبی نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم فلاں اور فلاں سورت کی تلاوت کیا کرو۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مختصر سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا تھا ان صورتوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عمرو بن دینار نامی راوی سے کہا۔ ابوزبیر نامی راوی نے ان لوگوں کو یہ حدیث سنائی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا تم سورہ طارق سورہ بروج سورہ شمس کی تلاوت کیا کرو۔

تو عمرو نے کہا: اسی کی مانند (الفاظ ہوں گے)

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا لَمْ يَكُنْ يَؤُمُّ قَوْمَهُ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي كَانَتْ فَرْضَهُ الْمُؤَدَّاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو عشاء کی نماز کی امامت کرتے تھے اور یہ وہ فرض تھا جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر چکے ہوتے تھے

2401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهَا لَهُمْ، وَكَانَ اِمَامَهُمْ. (4: 50)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔ وہ ان کے امام تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ صَلّٰى جَمَاعَةً فَرْضَهُ اَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسی نماز میں اپنی قوم کی امامت کر سکتا ہے

2402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ. (4: 1)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کہتے ہیں) یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

2401- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو داوٗد (793) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، وابن خزيمة (1634) عن يحيى بن حبيب، عن خالد بن الحارث، عن محمد بن عجلان، بهٰذا الإسناد. زادا في اٰخره اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للفتى: "كيف تصنع يا ابن أخي إذا صليت؟" قال: أقرأ بفاتحة الكتاب، وأسأل الله الجنة، وأعوذ به من النار، وإني لا أدري ما دندنتك ولا دندنة معاذ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إني ومعاذًا حول هاتين"

2402- إسناده صحيح. وانظر الحديث (2400).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ بِالْقَوْمِ فَرِضَهُ لَا نَفْلَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو فرض نماز پڑھاتے تھے' نفل نماز نہیں پڑھاتے تھے

2403 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں کو وہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ اَوْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ حَضَرَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ اَنْ يُّصَلِّيَ مَعَهُمْ ثَانِيًا

2403- إسناده صحيح. الحسن بن عرفة: وثقه ابن معين، وقال ابو حاتم: صدوق، وروى له الترمذى وابن ماجه والنسائى، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وقد صرح هشيم بالتحديث عند البيهقى. وأخرجه مسلم (465) (180)، والبيهقى 3/86 من طريقين عن هشيم، بهٰذا الاسناد.

2404- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوٗد (599) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، وابن خزيمة (1633)، والبيهقى من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الاسناد.

www.islamicurdubooks.com

جو شخص اپنے گھر میں یا رہائشی علاقے میں نماز ادا کر لیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جماعت والی مسجد میں آئے تو ان لوگوں کے ساتھ وہ دوسری مرتبہ نماز ادا کر لے

2405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّئلِ يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ، اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلٰكِنِّي قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِي اَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ. (1: 78)

❁❁ زید بن اسلم نے بنودئل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے آئے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میں مسلمان ہوں) لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو اگرچہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَخَّرَ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا اَنْ يُصَلِّيَ وَحْدَهُ، ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُمْ ثَانِيًا اِذَا كَانَتْ فِي الْوَقْتِ

جو شخص نماز کو قائم کرنے کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ تنہا نماز ادا کرے اور پھر لوگوں کے ساتھ دوسری مرتبہ نماز ادا کرے' جبکہ وہ نماز وقت میں ادا کی جائے

2406 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ، قَالَ:

2405- بسر بن محجن لا يُعرف حاله، وباقي رجاله ثقات. وهو في "الموطأ" 1/132. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/34، والشافعي 1/102، والنسائي 2/112 في الإمامة: باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، والحاكم 1/244، والطبراني في "الكبير" 20/ (697)، والبيهقي 2/300، والبغوي (856) وحسنه. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح، ومالك بن أنس الحكم في حديث المدنيين، وقد احتج به في "الموطأ." وقال الذهبي في "المختصر": ومحجن تفرد عنه ابنه. وأخرجه أحمد 4/34 و338، والطبراني 20/ (696) من طريق سفيان، عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3932) و (3933)، وأحمد 4/34، والطبراني 20/ (698) و (699) و (700) و (701) و (702) من طرق عن زيد بن أسلم، به. وفي الباب عن أبي ذر وهو الحديث الآتي، وعن يزيد بن الأسود وقد تقدم (2395)، وانظر "شرح السنة" 3/430-433.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَاَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَاَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، (فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ) فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِي، وَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، وَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّي .(1: 95)

ابوالعالیہ براء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو عبداللہ بن صامت میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کے اس عمل کا تذکرہ کیا' تو وہ اپنے ہونٹ چبانے لگے' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے زانو پر مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا' تو انہوں نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اس طرح کی صورت حال میں) تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو اگر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ملے' تو تم اسے بھی ادا کرلو تم یہ نہ کہو میں نماز ادا کرچکا ہوں اس لئے اب نہیں پڑھوں گا''۔

2406– إسناده صحيح، عمران بن موسى القزاز: ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. عبد الوارث: هو ابن سعيد العنبري، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وأبو العالية البرّاء، بالتشديد: نسبة إلى بَرية النَّبل، واختلف في اسمه فقيل: زياد، وقيل: كلثوم، وقيل: أذينة، وقيل: ابن أذينة. وأخرجه أحمد 5/147 و160 و168، ومسلم (648) (242) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، والنسائي 2/75 في الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وأبو عوانة 2/356، والبيهقي 2/299 و300 من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وقع في المطبوع من "سنن النسائي" اسم الأمير "زياد"، والصواب أنه ابن زياد: وهو عبيد الله بن زياد. وأخرجه مسلم (648) (241) و(244)، والنسائي 2/113 باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، وأبو عوانة 2/356 من طريقين عن أبي العالية، به. وأخرجه أحمد 5/149 و163 و169، ومسلم (648)، والترمذي (176) في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، وأبو داود (431) في الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، وابن ماجه (1256) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، وأبو عوانة 2/355 و356 من طريقين عن عبد الله بن الصامت، به.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

2407 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِیُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوْتِرْ بِهَا، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَلْيُوْمِءْ اِيْمَاءً.* (1: 42)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ ادا کرلے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کرلے اور جس شخص کے لئے اسے ادا کرنا دشواری کا باعث ہو وہ اشارے کے ساتھ اسے پڑھ لے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرِيْضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2408 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

2407- إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 5/418، والدارمى 1/371، وأبو داؤد (1422) فى الصلاة: باب كم الوتر؟ والطبرانى (3962) و (3963) و (3964) و (3967)، والطحاوى 1/291، والدارقطنى 2/22 و23، والبيهقى 3/27 من طرق عن ابن شهاب الزهرى، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/302 و303 ووافقه الذهبى، وسيكرره المؤلف برقم (2411) . وأخرجه النسائى 3/238، والطبرانى (3965) و (3966)، والدارقطنى 2/23 من طريقين عن الزهرى، به . زادوا فى أوله "فمن شاء أوتر بسبع ."وأخرجه عبد الرزاق (4633) عن معمر، والنسائى 3/238-239 من طريق أبى مُعَيد، و 3/239، والطحاوى 1/291 من طريق سفيان، والحاكم 1/303 من طريق محمد بن إسحاق، ثلاثتهم عن الزهرى، عن عطاء بن يزيد، عن أبى أيوب -موقوفًا عليه. زاد سفيان "من شاء أوتر بسبع.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): من ادرک الصبح ولم یوتر فلا وتر لہ .(3: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح صادق کو پالے اور اس نے وتر ادا نہ کیے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ *، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا، فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ: اِنِّيْ خَشِيْتُ - اَوْ كَرِهْتُ - اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ *.(5: 29)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَانِ خَبَرَانِ لَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَمَعْنَاهُمَا مُتَبَايِنَانِ، اِذْ هُمَا فِيْ حَالَتَيْنِ فِيْ شَهْرَيْ رَمَضَانَ، لَا فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں ہمیں آٹھ رکعات پڑھائیں پھر آپ نے وتر ادا کیے پھر جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمارے پاس تشریف

2408- إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو داوُد الطيالسي: هو سليمان بن داوُد بن الجارود، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1092) .وأخرجه الحاكم 1/301-302، وعنه البيهقي 2/478 من طريق موسى بن إسماعيل، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (2163) ، وعبد الرزاق (4589) ، وأحمد 3/13 و35 و37 و71، ومسلم (754) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من اخر الليل، والترمذي (468) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والنسائي 3/231 في قيام الليل: باب الأمر بالوتر قبل الصبح، وابن ماجه (1189) في إقامة الصّلاة: باب من نام عن وتر أو نسيه، وابن خزيمة (1089) ، والبيهقي 2/478 من طرق.

2409- إسنادهٔ ضعيف . عيسى بن جارية ضعيف، قال ابن معين: عنده مناكير، وقال النسائي: منكر الحديث، وجاء عنه: متروك، وقال ابن عدى: أحاديثه غير محفوظة، وقال أبو زرعة: لا بأس به . أبو الرسغ الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، ويعقوب القمي: هو ابن عبد الله الأشعري. وأخرجه المروزي في "قيام الليل وكتاب الوتر" كما في "مختصره" للمقريزي، ص 118 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (525) ، وابن خزيمة (1070) ، من طريق يعقوب القمي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع" 3/172: فيه عيسى بن جارية وثقه ابن حبان، وضعفه ابن معين. وسيرد برقم (2415) .

www.islamicurdubooks.com

لائیں گے۔ ہم اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم مسجد میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے ... یہ تم پر وتر کو لازم کر دیا جائے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان دونوں کا ... ایک دوسرے سے مختلف ہے کہ یہ دو مختلف رمضانوں میں دو مختلف حالتوں میں پیش آئی تھیں ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی مہینے میں ایک ہی حالت میں واقعہ پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے اور جو چاہے تین ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ

2410– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاري. والوليد –وهو ابن مسلم– مدلس وقد رواه بالعنعنة، لكنه توبع، فالحديث صحيح. وأخرجه الدارمي 1/371، والنسائي 3/238 في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر، وابن ماجه (1190) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، والطبراني (3961)، والطحاوي 1/291، والدارقطني 1/22– 23 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/302 ووافقه الذهبي.

2411– إسناده قوي. وهو مكرر الحديث (2408).

www.islamicurdubooks.com

اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِهَا، وَمَنْ غَلَبَهُ ذٰلِكَ فَلْيُومِءْ اِيْمَاءً . (5: 34)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے اور جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کرلے اور جو شخص انہیں ادا نہ کرسکتا ہو وہ انہیں اشارے کے ساتھ پڑھ لے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ، وَيَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

(5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ وہ اونٹ پر ہی وتر ادا کرلیتے تھے اور یہ بات ذکر کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

2412- إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي روى عن جمع، وقال عنه أبو زرعة: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380 وقال: مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 3/232 في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة، من طريق عبد الله بن محمد بن علي، عن زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/13، وابن أبي شيبة 2/303، والبخاري (1000) في الوتر: باب الوتر في السفر، و (1095) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، والنسائي 3/232، والطحاوي 1/429، والبيهقي 2/6 من طرق عن نافع، به. وأخرجه مسلم (700) (38) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، من طريق الليث، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عن عبد الله بن عمر، به.

2413- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/124. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/57، والدارمي 1/373، والبخاري (999) في الوتر: باب الوتر على الدابة، ومسلم (700) (36)، والترمذي (472) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والنسائي 3/232، وابن ماجه (1200) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والطحاوي 1/429، وأبو عوانة 2/342-343، والبيهقي 2/5.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كُنتُ اَسِيرُ مَعَ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبُحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ لِي عَبُدُ اللّٰهِ بُنُ عُمَرَ: اَيُنَ كُنتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الْفَجُرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، فَقَالَ: اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسُوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ. (5: 34)

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا جب مجھے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے۔ میں نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہوا' صبح صادق ہونے والی ہے۔ اس لئے میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

ذِكُرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ الْوِتُرَ لَيُسَ بِفَرُضٍ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ فَلَمْ يُوتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ. (5: 34)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کو صبح صادق ہو جائے اور اس نے وتر ادا نہیں کئے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے۔"

ذِكُرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ الْوِتُرَ غَيُرُ فَرُضٍ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا

2414- إسناده صحيح. وهو مكرر (2408).

2415- إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. وهو في "مسند أبي يعلى" (1802)، وقد تقدم (2409).

www.islamicurdubooks.com

كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ فَيُصَلِّيَ بِنَا، فَاَقَمْنَا فِيهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجَوْنَا اَنْ تَخْرُجَ فَتُصَلِّيَ بِنَا، قَالَ: اِنِّي كَرِهْتُ - اَوْ خَشِيتُ - اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ . (5: 34)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر ادا کیے اور جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے ہم وہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ صبح ہوگئی (اگلے دن) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا' وتر تم پر لازم ہو جائیں گے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2416 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: خَمْسَ صَلَوَاتٍ، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا، قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (5: 34)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اس نے عرض کی: کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد بھی کوئی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں راوی کہتا ہے: اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی' وہ ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَامِنٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

2416- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2939)، والدارقطني 1/229-230 من طريق نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد. وهو مكرر (1448).

www.islamicurdubooks.com

اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ اَبَا مُحَمَّدٍ - رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ - عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ كَوُجُوْبِ الصَّلَاةِ، فَاَتٰى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ، (مَنْ) لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ شَيْءٌ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ .(5: 34)

❁❁ مخدجی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ سے، جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہیں، وتر کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نماز کے فرض ہونے کی طرح وتر بھی فرض ہیں۔ وہ شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے: حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ نے غلط کہا ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جو شخص ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے لئے یہ عہد مقرر کرے گا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی کردے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس نویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417– حديث صحيح، المخدجي: هو أبو رفيع من بني كنانه، لم يرو عنه غير ابن محيريز، ولا يعرف إلا بهذا الحديث، وباقي رجال السند على شرطهما. أبو محمد المسؤول عن الوتر، اختلف في اسمه فقيل: هو مسعود بن أوس بن يزيد، وقيل: مسعود بن زيد بن سبيع، وقيل غير ذلك. انظر "أسد الغابة" 6/280، و"الإصابة" 4/176. ابن محيريز: هو عبد الله، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي. وأخرجه ابن ماجه (1401) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/123 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبّان، به. ومن طريقه أخرجه النسائي 1/230 في الصلاة: باب المحافظة على الصلوات الخمس، وأبو داؤد (1420) في الصلاة: باب فيمن لم يوتر، والبيهقي 2/8 و467 و10/217، والبغوي (977). وأخرجه عبد الرزاق (4575)، وأحمد 5/315-316 و319، وابن أبي شيبة 2/296، والحميدي (388)، والدارمي 1/370، والبيهقي 1/361 و2/467 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن حبان، بهذا الإسناد. زاد الحميدي في إسناده محمد بن عجلان متابعًا ليحيى بن سعيد. وقد تابع المخدجيَّ في هذا الحديث عن عبادة بن الصامت: عبد الله الصنابحي عند أحمد 5/317، وأبي داؤد (425) في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، والبيهقي 2/215، والبغوي (978)، وأبو إدريس الخولاني عند الطيالسي (573).

2418– إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (1730).

www.islamicurdubooks.com

2418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ. (5: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' ان کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر کسی بھی مسلمان پر فرض نہیں ہیں

2419 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدُمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ، فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَاِذَا فَعَلُوْهُ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ. (5: 34)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الِاسْتِدْلَالُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ تَكْثُرُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا غُنْيَةٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهَدَاهُ لِسُلُوْكِ الرَّشَادِ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَكَانَ بَعْثُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنَ الدُّنْيَا بِاَيَّامٍ يَسِيْرَةٍ، وَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، وَلَوْ كَانَ الْوِتْرُ فَرْضًا، اَوْ شَيْئًا زَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلنَّاسِ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ كَمَا زَعَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ صَحِيْحِهَا وَسَقِيْمِهَا، لَاَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ لَا خَمْسًا، فَفِيْمَا وَصَفْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جارہے ہو تم نے سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینی ہے' وہ

2419- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (156).

www.islamicurdubooks.com

اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیں' تو تم نے انہیں بتانا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کریں' تو تم نے انہیں بتانا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں' تو تم ان سے زکوٰۃ کی وصولی کر لینا اور لوگوں کے عمدہ حاصل کرنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کی روایات سے اس بات پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں اور ہم نے جو چیز پہلے ذکر کی ہے اس میں بکثرت اس بات کا بیان موجود ہے جو اس شخص کو بے نیاز کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق عطا کرے اور ہدایت کے راستے کی طرف اس کی راہنمائی کرے کہ وتر فرض نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا اور آپ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے کچھ دن پہلے بھیجا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ ان لوگوں کو بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وتر بھی فرض ہوتے یا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نماز میں مزید کسی بات کا اضافہ کیا ہوتا جیسا کہ وہ شخص اس بات کا قائل ہے جو علم حدیث سے ناواقف ہے اور صحیح اور غیر مستند روایات کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چھ نمازیں فرض کی ہیں پانچ نمازیں فرض نہیں کی ہیں تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوتِرْ مِنَ اللَّيْلِ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الْوِتْرِ فِيمَا بَعْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب آدمی ایسی حالت میں صبح کر لے کہ اس نے رات کے وقت وتر ادا نہ کیے ہوں' تو اب اس کے بعد وتر کو ادا کرنا اس پر لازم نہیں ہو گا

2420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ فَلَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ

2420- إسناده صحيح على شرط البخارى. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيرى. وأخرجه مسلم (746) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، وابن خزيمة (1169)، والبغوى (987) من طريقين عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر (2552) و (2642). وأخرجه مسلم (746)، وأبو داوٗد (1342) و (1343) و (1344) و (1345) في الصلاة: باب في صلاة الليل. وعبد الرزاق (4714)، وابن خزيمة (1170)، وأبو عوانة 2/321-322 و323-325 من طرق عن قتادة، بهٰذا الإسناد، في خبر طويل سيرد بعضه برقم (2551). وأخرجه عبد الرزاق (4751) عن إبراهيم بن محمد، عن أبان بن عياش، عن زرارة بن أوفى، به.

www.islamicurdubooks.com

عَشْرَةَ رَكْعَةً . (5: 47)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے' تو آپ نے رات کے نوافل ادا نہیں کیے تھے' آپ نے اگلے دن' دن کے وقت بارہ رکعات ادا کی تھیں۔

- ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ لَا يُصَلّٰى اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: وتر صرف زمین پر ادا کیے جا سکتے ہیں

2421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ اَیِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَسِيْرُ لَا يُبَالِيْ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ . (1: 4)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو آپ وتر بھی اس پر ادا کر لیتے تھے' البتہ فرض نماز اس پر ادا نہیں کرتے تھے۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنی سواری پر رہتے ہوئے رات کے وقت نوافل کر لیتے تھے حالانکہ وہ سواری چل رہی ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے' ان کا رُخ کس طرف ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوِتْرِ الَّذِيْ اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ اَوْتَرَ بِهٖ

وتر کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی (اپنی سابقہ نفل نماز کو) وتر کرنے کا ارادہ کرتا ہے

2422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2421- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (700) (39) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والبيهقي 2/491 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/243-244 في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو داؤد (1224) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، وابن خزيمة (1090)، والطحاوی 1/428، وابن الجارود (270)، وأبو عوانة 2/342، والبيهقي 2/6 و 491 من طرق عن عبد الله بن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/137-138 و138 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عبد الله، به . وقد ذكر في الرواية الأولى عنه حكاية سالم فعل ابن عمر . وعلقه البخاري في "صحيحه" (1098) فقال: وقال الليث: حدثني يونس، عن ابن شهاب، فذكره، وفيه قول سالم بن عبد الله . ووصله الإسماعيلي في "المستخرج" -كما في "تغليق التعليق" 2/422- من طريقين عن أبي صالح، حدثنا الليث، حدثني يونس، عن ابن شهاب.. فذكره.

www.islamicurdubooks.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2423 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهِ عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو تو وہ ایک رکعت کے ذریعے (اپنی نفل نماز کو) وتر کرنے پر اکتفاء کرے

2424 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

2423- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 6/74 و143 و215، وابن أبي شيبة 2/291، والدارمي 1/372، وأبو داود (1336) و (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1177) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، و (1358) باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والطحاوي 1/283، وأبو عوانة 2/326، والبيهقي 3/23، والبغوي (901) من طريق عن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی ذئب، بهٰذا الإسناد. وسيرد عند المؤلف مطولاً (2603) من طريق أخرى. إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث (2431).

2424- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو في "الموطأ" 1/121-122، في حديث ابن عباس الطويل في بيتوتته عند خالته ميمونة ووصفه صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل، ولفظ الشاهد عنده "فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ." ومن طريق مالك أخرجه البخاري (183) و (992) و (1198) و (4570) و (4571) و (4572)، ومسلم (763) (182)، وأبو داود (1367)، والنسائي 3/210-211، والترمذي في "الشمائل" (262)، وابن ماجه (1363)، وسيكرره المؤلف برقم (2428) و (2621).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ رَكْعَةً وَاحِدَةً غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت ادا کرنا جائز نہیں ہے

2425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا، قَالَ: فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ: صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوْا. (4: 23)

ثعلبہ زہدم بیان کرتے ہیں: ہم سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ پلٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ آگئے تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان حضرات نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا (یعنی صرف ایک ہی رکعت ادا کی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جس نے ایک رکعت وتر ادا کرنے کو باطل قرار دیا ہے

2425- إسناده صحيح. ثعلبة بن زهدم، قيل: له صحبة، ولا يصح، وهو تابعي ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، وباقي السند على شرطهما. وهو في صحيح ابن خزيمة (1343) وذكر فيه محمد بن بشار متابعًا لمحمد بن المثنى. وأخرجه أبو داوٗد (1246) في الصلاة: باب من قال: يُصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والنسائي 3/168 في صلاة الخوف، والبيهقي 3/261 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهٰذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/335 ووافقه الذهبي. وأخرجه عبدُ الرزاق (4249)، وأحمد 5/385، وابن ابي شيبة 2/461-462، والنسائي 3/167-168، والبيهقي 3/261 من طريق سفيان، به.

www.islamicurdubooks.com

2426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: يُصَلِّي اَحَدُكُمْ مَثْنَى مَثْنَى، حَتّٰى اِذَا خَشِيَ اَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى. (4: 23)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص دو رکعات ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جب اسے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کر لے وہ اس کے ذریعے اپنی ادا کی ہوئی نماز کو طاق کر لے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ بِالرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے

2427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرنے میں عروہ منفرد ہیں

2426- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مالك 1/123 عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (990) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، ومسلم (749) (145) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، وأبو داؤد (1326) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والنسائي 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والبيهقي 3/21، والبغوي (954). وأخرجه الحميدي (631)، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/21-22.

2427- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/120 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/35 و182، ومسلم (736) (121) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل وأن الوتر ركعة، وأبو داؤد (1335) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، و 243 باب كيف الوتر بإحدى عشرة ركعة، والترمذي (440) و (441) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل، والطحاوي 1/283، والبيهقي 3/23، والبغوي (900). وانظر (2422) و (2423).

www.islamicurdubooks.com

2428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ . (5: 34)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ غَيْرِ مَفْصُولَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی تین رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان فصل نہ ہو

2429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ، اَوْ بِسَبْعٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ . (2: 43)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین رکعت وتر ادا نہ کرو' پانچ ادا کرو' یا سات ادا کرو مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ كُلَّ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِتَسْلِيمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل میں ہر چار رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور وتر میں تین رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے

2430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ،

2428- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو مكرر (2424).

2429- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31، والدارقطني 2/24 من طريق أحمد بن صالح المصري، والدارقطني 2/24-25 من طريق موهب بن يزيد بن خالد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي .وأخرجه الدارقطني 2/26-27 من طريق عبد الملك بن مسلمة بن يزيد، عن سليمان بن بلال، به. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31 و32 من طريقين عن اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَالَ عَـائِشَةَ: كَيْفَ كَـانَـتْ صَلاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ، يَزِيْدُ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. (1:5)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کے وقت) نفل نماز کیسے ادا کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، اَرَادَتْ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ، وَقَوْلُهَا: يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، اَرَادَتْ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لِيَكُوْنَ الْوِتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات ادا کرتے تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے تاکہ آپ کی رات کی نماز کے آخر میں صرف ایک رکعت ہو جائے

2431 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، قَالَتْ:

2430- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/120. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/36 و73 و104، وعبد الرزاق (4711)، والبخاري (1147) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره، و (2013) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، و (3569) في المناقب: باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه، ومسلم (738) (125) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داود (1341) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث، والترمذي (439) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، والطحاوي 1/282، وابن خزيمة (1166)، وأبو عوانة 2/327، والبيهقي 1/122 و2/495-496 و3/6 و7/62، وفي "دلائل النبوة" 1/371-372، والبغوي (899). وسيرد من طريق مالك مختصراً برقم (2613).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَمْكُثُ فِيْ سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَاِذَا سَكَتَ الْاَذَانُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ. (5: 10)

2431:عروہ بیان کرتے ہیں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔آپ اس میں اپنے سجدے کے دوران اتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس(**50**) آیات کی تلاوت کرتا ہے' جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا تھا تو آپ اٹھ کر دو رکعات ادا کر لیتے تھے' پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بِالتَّسْلِيْمِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد اور تیسری رکعت سے پہلے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2432 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

2431– إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم مختصرًا (2423). وأخرجه أبو داوُد (1336) في الصلاة: باب في صلاة الليل، وابن ماجه (1358) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/83، والبيهقي 3/7 من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 6/143 و215، وأبو داوُد (1337)، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1358) من طريق ابن أبي ذئب ويونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وانظر (2423) و (2612).

2432– محمد بن عمرو الغزي روى له أبو داوُد وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب –وهو الغافقي– فقد استشهد به البخاري واحتج به مسلم، ثم هو مختلف فيه، وثقه ابن معين والبخاري ويعقوب بن سفيان، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أحمد بن صالح المصري: له أشياء يخالف فيها، وقال ابو حاتم: هو أحب إلي من ابن أبي الموال، ومحله الصدق يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال أحمد: سيّء الحفظ، وقال ابن عدي: ولا أرى في حديثه إذا روى عنه ثقة أو يروي هو عن ثقة حديثًا منكرًا فأذكره، وهو عندي صدوق لا بأس به. ابن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير الأنصاري مولاهم المصري. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/285، والحاكم 1/305 و2/520، والبيهقي 3/37 و38، والدارقطني 2/35، والبغوي (973) من طرق عن ابن عفير، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وقال الحافظ ابن حجر في "نتائج الأفكار" ص 513–514 بعد أن أخرجه من هذه الطريق: هذا حديث حسن. وأخرجه الترمذي (463)، والحاكم 2/520–521، والبيهقي 3/38، والبغوي (974) من طريق إسحاق بن إبراهيم بن حبيب.

www.islamicurdubooks.com

الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهَا: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو رکعات کے بعد (تیسری رکعت کو) وتر ادا کرنا ہوتا تھا۔ آپ ان میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الکفرون کی تلاوت کرتے تھے۔ تیسری رکعت میں سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت ہے کہ جفت اور طاق نماز کے درمیان فصل کیا جائے گا

2433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَصَلَ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ بِتَسْلِيْمَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے

2434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمٍ يُسْمِعُنَاهُ. (5: 34)

2433- إسناده قوی. أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكری، وإبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2435).

2434- الوضين بن عطاء ثقة، وضعفه بعضهم، وباقی رجاله ثقات، والطريق الآتية تقويه، فهو صحيح. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/278-279 عن أحمد بن أبی داوُد، عن علی بن بحر القطان، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عطاء، قال: أخبرنی سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، (عَنْ اَبِيْهِ) أنه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة، وأخبر ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم كان يفعل ذلك. وقال الحافظ فی "الفتح" 2/482: وإسناده قوی.

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جو بلند آواز میں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّسْلِيمِ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی جفت اور طاق نماز کے درمیان بلند آواز میں سلام پھیرے

2435 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ .(5: 4)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت اور طاق نماز میں بلند آواز سے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ لِمَنْ اَرَادَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنا چاہے تو یہ مباح ہے

2436 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، وَطَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . (5: 34)

2435– إسناده قوي . وأخرجه أحمد 2/76 عن عتاب بن زياد، بهذا الإسناد . وقد ثبت مثل هذا عن ابن عمر موقوفاً، فقد أخرج مالك في "الموطأ" 1/125 عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يسلّم بين الركعتين والركعة في الوتر، حتى يأمر ببعض حاجته . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (991)، والطحاوي 1/279. وأخرجه الطحاوي 1/279 من طريق سعيد بن منصور، عن هشيم، عن بكر بن عبد الله المزني، قال: صلى ابن عمر ركعتين ثم قال: يا غلام أرحِلْ لنا، ثم قام فأوتر بركعة. قال الحافظ: إسناده صحيح.

2436– إسناده صحيح . أبو حفص الأبّار: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي السند على شرطهما . طلحة: هو ابن مصرف . وأخرجه أبو داوٗد (1423) في الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر، وابن ماجه (1171) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن أبي حفص الأبّار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (1423) من طريق محمد بن أنس، والنسائي 3/244 في قيام الليل: باب نوع آخر من القراءة في الوتر، والبيهقي 3/38 من طريق أبي جعفر الرازي، كلاهما عن الأعمش، به. وانظر الحديث (2450).

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم وتر کی نماز میں سورہ الاعلیٰ سورہ الکفرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُوتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ الْبَعْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک سے زیادہ وتر بھی ادا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت نماز ادا کررہے ہوتے تھے اور ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا اور بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2437 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. (5: 1)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ (13) رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے پانچ رکعات وتر ہوتی تھیں۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے، پھر آپ بیٹھ کر (تشہد) پڑھتے اور سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ بِغَيْرِ الْعَدَدِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو عدد بیان کیا ہے وہ اس کے علاوہ وتر ادا کرے

2438 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَاَوْتَرَ بِسَبْعٍ. (5: 34)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات اور سات رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

2437– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (737) (123) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والبيهقي 3/27 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 3/28 من طريق إبراهيم بن موسى، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 و123، ومسلم (737) (123)، وأبو داود (1338) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (459) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر بخمس، وابن خزيمة (1076) و (1077)، وأبو عوانة 2/325، والبيهقي 3/27 و28، والبغوي (960) و (961) من طرق عن هشام بن عروة، به.

2438– إسناده صحيح على شرطهما إن كان "سعيد" محرفًا عن "شعبة." وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ

آدمی کے وتر کی صفت کا تذکرہ جب آدمی پانچ رکعات وتر ادا کرے

2439 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْحَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ.

(34:5)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

2440 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. (5: 34)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے۔ صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے اور بیٹھنے کے بعد آپ سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ

جب آدمی سات رکعات وتر ادا کرتا ہے تو وتر ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2441 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2439- عمر بن موسى الحادى، ذكره المؤلف فى "ثقاته" 8/445-446 وقال: ربما أخطأ، وضعفه ابن عدى وابن نقطة، لكن تابعه الإمام أحمد، فرواه فى "مسنده" 6/161 عن حماد بن سلمة، به. وهذا سند صحيح. وفى الباب عن أم سلمة عند النسائى 3/239 قالت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يوتر بخمس وبسبع لا يفصل بينها بسلام ولا بكلام. وفى رواية: كان يوتر بسبع أو بخمس لا يفصل بينهن بتسليم.

2440- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2437).

www.islamicurdubooks.com

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي سَبْعَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ اِلَّا عِنْدَ السَّادِسَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُو .(5: 34)

❀❀ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا آپ رات کے وقت اٹھ جاتے تھے۔ آپ مسواک کرتے تھے وضو کرتے تھے۔ پھر سات رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان صرف چھٹی رکعات کے بعد بیٹھتے تھے۔ آپ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نو رکعات وتر ادا کرے

2442 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَاهُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .(5: 34)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ صرف آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے تھے اس کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے آپ سلام نہیں پھیرتے تھے پھر آپ نویں رکعت ادا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ اس سے دعا مانگتے تھے پھر آپ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے۔

2441- إسناده صحيح على شرطهما. يحيى بن سعيد -وهو القطان- قد سمع من سعيد -وهو ابن أبي عروبة- قبل الاختلاط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1078). وأخرجه أحمد 6/53-54 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 2/323-324 عن الحسن بن علي بن عفان، عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

2442- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (746)، وابن خزيمة (1078) من طريقين عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (746) (139)، والنسائي 3/241 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1191) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، وأبو داؤد (1342) في قيام الليل: باب في صلاة الليل، وأبو عوانة 2/321-322 من طريق قتادة، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْوَقْتِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ فِيهِ اِذَا كَانَ مُتَهَجِّدًا

آدمی اگر تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو پھر اس کیلئے اس مستحب وقت کا تذکرہ جس میں اسے وتر ادا کرنے چاہیے

2443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُ وَاَوْسَطَهُ، فَانْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ اِلَى السَّحَرِ .(5: 34)

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں ابتدائی میں بھی درمیانی میں بھی وتر ادا کر لیتے تھے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت صبح صادق سے کچھ پہلے تک تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُوتِرُ فِيهِ الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ اِذَا عَقَّبَ تَهَجُّدَهُ بِهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کو رات کے وقت وتر ادا کرنے چاہیے جب اس نے تہجد کی نماز ادا کی ہو

2444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ: مَتَى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

2443- إسناده قوى، رجاله على شرط الشيخين غير أبى بكر بن عياش، فمن رجال البخارى، وقد توبع . أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم . وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 2/286، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه (1185) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الوتر اخر الليل.وأخرجه أحمد 6/129، والترمذى (456) فى الصلاة: باب ما جاء فى الوتر من أول الليل وآخره، ومن طريقه البغوى (970) من طريقين عن أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/204-205، والدارمى 1/372، ومسلم (745) (137) فى صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائى 3/230 فى قيام الليل: باب وقت الوتر، والبيهقى 3/35 من طريق سفيان، عن أبى حصين، به .وأخرجه البيهقى 3/35 من طريق حبيب بن أبى ثابت، عن يحيى بن وثاب، به .وأخرجه أحمد 6/46 و100 و107 و129 و204، وابن أبى شيبة 2/286، والشافعى 1/195، وعبد الرزاق (4624)، والحميدى (188)، والبخارى (996) فى الوتر: باب ساعات الوتر، ومسلم (745)، وأبو داوُد (1435) فى الصلاة: باب فى وقت الوتر، والبيهقى 3/35 من طريق مسلم أبى الضحى، عن مسروق، به.

2444- إسناده جيد. عبد اللّٰه بن رجاء : هو الغُدَانى لا بأس به من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . إسرائيل: هو ابن يونس بن أبى إسحاق السبيعى .وقد أخرجه أحمد 6/110 و147 و203 و279، والطيالسى (1407)، والبخارى (1132) فى التهجد: باب من نام عند السحر، و (6461) فى الرقائق: باب القصد والمداومة على العمل، ومسلم (741) فى صلاة المسافرين: باب فى صلاة الليل، وأبو داوُد (1317) فى الصلاة: باب وقت قيام النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، والنسائى 3/208 فى قيام الليل: باب وقت القيام، والبيهقى 3/3

www.islamicurdubooks.com

يَعْنِي الدِّيكَ، وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ.(5: 47)

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تھے۔ آپ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2445 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، قَالَهُ الشَّيْخُ.(1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح صادق ہونے سے پہلے ہی وتر ادا کرلو"

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن ابوزائدہ نامی منفرد ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَاْخِيرَ الْوِتْرِ اِلَى آخِرِ اللَّيْلِ اِذَا طَمِعَ فِي التَّهَجُّدِ وَتَعْجِيلَهُ قَبْلَ النَّوْمِ اِذَا كَانَ آيِسًا مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز کو رات کے آخری حصے تک موخر کردے جبکہ اسے یہ امید ہو کہ وہ تہجد کی نماز ادا کرے گا اور اگر اسے تہجد کیلئے اٹھنے کی امید نہ ہو تو وہ اسے سونے سے پہلے ادا کرے

2446 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: اُوتِرُ ثُمَّ اَنَامُ، قَالَ:

2445- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد 2/37-38، وأبو داؤد (1436) في الصلاة: باب في وقت الوتر، والترمذي (467) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والطبراني (13362)، وأبو عوانة 2/332، والبغوي (966) من طرق عن ابن أبي زائدة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1087)، والحاكم 1/301 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/38، ومسلم (750) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى. وابن خزيمة (1088)، وأبو عوانة 2/332، والبيهقي 2/478، والبغوي (967) من طرق عن ابن أبي زائدة، أخبرني عاصم الأحول، عن عبد الله بن شقيق، عن ابن عمر.

www.islamicurdubooks.com

بِالْحَزْمِ اَخَذْتَ ، وَسَاَلَ عُمَرَ: مَتٰى تُوتِرُ؟ قَالَ: اَنَامُ، ثُمَّ اَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَاُوْتِرُ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ اَخَذْتَ .(4: 38)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں وتر ادا کرتا ہوں اور پھر سوجاتا ہوں (یعنی سونے سے پہلے ادا کرتا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے احتیاطی طریقے کو اپنایا ہے' پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو انہوں نے عرض کی: میں سوجاتا ہوں پھر بیدار ہوکر وتر ادا کرلیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے قوی شخص کے طریقے کو اختیار کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ آخِرِهٖ عَلٰى حَسَبِ عَادَتِهٖ فِي تَهَجُّدِ اللَّيْلِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت تہجد کی نماز کے حوالے سے اپنی عادت کے حساب سے وتر کو رات کے ابتدائی حصے میں یا پھر آخری حصے میں ادا کرے

2447 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَكَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ آخِرِهٖ ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

2446- إسناده ضعيف، ومتنه صحيح . يحيى بن سُليم -وهو الطائفي- قال الدارقطني: سيء الحفظ، وقال المؤلف في "الثقات": يخطىء، وقال ابوحاتم: شيخ صالح محله الصدق، لم يكن بالحافظ، يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الساجي: صدوق يهم في الحديث، وأخطأ في أحاديث رواها عن عبيد الله بن عمر، وقال النسائي: ليس به بأس، وهو منكر الحديث عن عبيد الله بن عمر، وقال الحافظ في "المقدمة" ص 451: لم يخرج له الشيخان من روايته عن عبيد الله بن عمر شيئا . وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه 1/379-380 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر أول الليل، وابن خزيمة (1085)، والحاكم 1/301، والبيهقي 3/36 من طرق عن محمد بن عباد المكي، بهٰذا الإسناد . وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي ! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/398: هٰذا إسناد صحيح رجاله ثقات .! وفي الباب عن أبي قتادة عند أبي داوٗد (1434)، والحاكم 1/301، وابن خزيمة (1084)، والبيهقي .3/35 وإسناده صحيح . وعن جابر عند أحمد 3/330، والطيالسي (1671)، وابن ماجه (1202)، وهو حسن في الشواهد، والحديث صحيح بهما.

2447- إسناده صحيح . غضيف بن الحارث عدّه بعضهم تابعيًا، والأكثرون قالوا بصحبته، وانظر ترجمته في "أسد الغابة" 4/340، و"الإصابة" 3/183-184. برد أبو العلاء: هو برد بن سنان . وأخرجه أحمد 6/47، وعنه أبو داوٗد (226) في الطهارة: باب في الجنب يؤخر الغسل، عن إسماعيل بن إبراهيم، وأبو داوٗد (226) من طريق معتمر، كلاهما عن برد بن سنان، بهٰذا الإسناد وأخرجه النسائي 1/125 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال أول الليل، من طريق حماد وسفيان، كلاهما عن برد، به -وفيه قصة الاغتسال فقط . وأخرجه أحمد 6/73-74، ومسلم (307)، وأبو داوٗد (1437)، والنسائي 1/199، وابن خزيمة (1081) من طريق عبد الله بن أبي قيس، أنه سأل عائشة ... فذكره.

www.islamicurdubooks.com

الَّذِی جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَرَاَیْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهٖ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَرَاَیْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَکَانَ یَجْهَرُ بِصَلَاتِهٖ اَمْ یُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهٖ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: اللّٰهُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً. (1:4)

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین آپ کیا کہتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرتے تھے یا آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ وتر رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت رات کے ابتدائی حصے میں کرتے تھے یا آخری حصے میں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کرتے تھے، تو میں نے کہا: اللہ اکبر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے بلند آواز سے قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں قرأت کرتے تھے، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کر لیتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّضُمَّ قِرَائَةَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ اِلٰی قِرَائَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ وِتْرِهِ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی وتر کی نماز میں معوذتین کے ہمراہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کو بھی شامل کرلے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَیْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی، وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (5:34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ

www.islamicurdubooks.com

الکفرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا کرے یعنی اس کے ابتدائی حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی

2449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): زَارَنِي اَبِي يَوْمًا فِي رَمَضَانَ، فَاَمْسَى عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ، فَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ، ثُمَّ انْحَدَرَ اِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ. (2: 81)

قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک دن میرے والد رمضان کے مہینے میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے وہ شام تک ہمارے ہاں رہے۔ انہوں نے افطاری کی پھر اس رات انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی تو وتر بھی ادا کر لئے پھر وہ مسجد تشریف لے گئے وہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے ایک شخص کو آگے کیا' اور بولے: تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاتے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِتْرِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد

2448- صحيح، وهو مكرر (2432).

2449- إسناده قوى. وأخرجه أبو داوُد (1439) في الصلاة: باب في نقض الوتر، والنسائي 3/229-230 في قيام الليل: باب نَهي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الوترين في ليلة، والترمذي (470) في الصلاة: باب ما جاء لا وتران في ليلة، وابن خزيمة (1101)، والبيهقي 3/36 من طريق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن عفان، عَنْ مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بدر، عن سراج بن عقبة، عن قيس بن طلق، به. وأخرجه الطيالسي (1095)، والطبراني (8247) من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به.

2450- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عبيدة: اسمه عبد الملك بن معن ابن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الهذلي. وأخرجه النسائي 3/244 في قيام الليل: باب نوع آخر من القراء ة في الوتر، عن محمد بن الحسين بن إبراهيم بن إشكاب، عن محمد بن أبي عبيدة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (546)، والنسائي 3/235 و235-236 في قيام الليل: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر أبي بن كعب في الوتر، و245 باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، والبيهقي 3/39 و40 و40- 41، والبغوي (972) من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن، به. انظر الحديث (2436).

www.islamicurdubooks.com

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2450 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (5: 34)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکفرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جب آپ سلام پھیرتے تھے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (پاک ہے وہ ذات بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے) یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

بَابُ النَّوَافِلِ

نوافل کا بیان

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو رات اور دن میں بارہ رکعات' فرض نمازوں کے علاوہ ادا کرتا ہے

2451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فرض نماز کے علاوہ (روزانہ) بارہ رکعات ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ يَبْنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَّرْكَعُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ان رکعات کے طریقے کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ادا کرنیوالے کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے

2452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ

2451- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 6/327، والدارمي 1/335، ومسلم (728) (103) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، والطيالسي (1591)، وأبو عوانة 2/261 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/426، ومسلم (728) (101) و (102)، وأبو داوُد (1250) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع. وابن خزيمة (1185) و (1186) و (1187)، وأبو عوانة 2/261-262

2452-وأخرجه أحمد 6/226-227، والنسائي 3/261-262، و262 و262-263 و263 و264، وابن ماجه (1141) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة، من طرق عن عنبسة، به.

www.islamicurdubooks.com

عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِی الْیَوْمِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ: اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ *، وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ .(1: 2)

2452: عنبسہ بن ابوسفیان اپنی بہن سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات (نفل) ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ چار رکعات ظہر سے پہلے دو رکعات ظہر کے بعد دو رکعات عصر سے پہلے اور دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات فجر سے پہلے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحْمَةِ لِمَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شخص کیلئے دعائے رحمت کا تذکرہ جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے

2453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ اَبُو الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْمُثَنّٰى هٰذَا اسْمُهٗ مُسْلِمُ بْنُ الْمُثَنّٰى مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، وَقَوْلُهٗ

2452- إسناده حسن. أبو إسحاق الهمدانی. هو عمرو بن عبد الله السَّبيعیّ. وهو فی صحیح ابن خزیمة (1188). وأخرجه الحاكم 1/311، وعنه البیهقی 2/473 عن أبی العباس محمد بن یعقوب، عن الربیع بن سلیمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أیضًا الحاكم 1/311، وعنه البیهقی 2/473 من طریق یحیی بن بكیر، عن اللیث. بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی 3/262 فی قیام اللیل: باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة ثنتی عشرة ركعة، من طریق الربیع بن سلیمان، عن أبی الأسود، عن بكر بن مضر، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الترمذی (415) فی الصلاة: باب ما جاء فی ركعتی الفجر من الفضل، ومن طریقه البغوی (866) عن محمود بن غیلان، عن مؤمل بن اسماعیل، عن سفیان الثوری، عن أبی إسحاق، عن المسیب بن رافع، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُمِّ حبیبة، ولكن قال "ركعتین بعد العشاء" ولم یذكر "ركعتین قبل العصر". وقال الترمذی بإثره: وحدیث عنبسة عن أم حبیبة فی هذا الباب حدیث حسن صحیح. وله شاهد من حدیث عائشة عند الترمذی (414)، والنسائی 3/260 و261، وابن ماجه (1140)، وسنده حسن

2453- إسناده حسن. محمد بن مهران. هو محمد بن إبراهیم بن مسلم بن مهران بن المثنی المؤذن الكوفی، قال ابن معین والدارقطنی: لیس به بأس. وذكره المؤلف فی "الثقات" 7/371 وقال: كان یخطیء، وجده أبو المثنی. هو مسلم بن المثنی، ویقال: ابن مهران بن المثنی روی عنه جمع، وقال أبو زرعة: ثقة، وذكره المؤلف فی "الثقات" 7/397، وباقی رجاله ثقات. والحدیث فی مسند الطیالسی (1936) عن محمد بن المثنی، عن أبیه، عن جده، عن ابن عمر. ومن طریقه بهذا السند أخرجه البیهقی 2/473. وأخرجه أبو داود (1271) فی الصلاة: باب الصلاة قبل العصر، والترمذی (430) فی الصلاة: باب ما جاء فی الأربع قبل الظهر. وحسنه، والبغوی (893)، والبیهقی 2/473 من طریق أحمد بن إبراهیم الدورقی وغیر واحد، عن أبی داود، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 2/117، وابن خزیمة (1193) من طریق أبی داود الطیالسی، به

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعًا اَرَادَ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومثنیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن مثنیٰ ہے یہ اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''چار'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ دو سلاموں کے ساتھ ایسا کیا جائے کہ یعلیٰ بن عطا نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''رات اور دن کی نمازیں دو' دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الرَّكَعَاتِ الْمَعْلُوْمَةِ مِنَ النَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرائض سے پہلے اور فرائض کے بعد چند متعین نوافل (یعنی سنتوں) کو باقاعدگی سے ادا کرے

2454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

2454- إسناده صحيح على شرط البخارى، فإن مسدّد بن مسرهد لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 2/6، والبخارى (1180) فى التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذى (425) فى الصلاة: باب ما جاء فى الركعتين بعد الظهر، و (432) و (433) باب ما جاء أنه يصليهما فى البيت، وفى "الشمائل" (277)، وابن خزيمة (1197)، والبيهقى 2/471، والبغوى (867) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد - طوله بعضهم واختصره بعضهم. وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/166 عن نافع، عن ابن عمر .. فذكره، وقال فيه "وركعتين بعد الجمعة" ولم يذكر ركعتى الفجر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخارى (937) فى الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، وأبو داوٗد (1252) فى الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، والنسائى 2/119 فى الإمامة: باب الصلاة بعد الظهر، والبغوى (868). وأخرجه من طريقه مسلم (882) (71) بذكر الجمعة فقط. وأخرجه البخارى (1172) فى التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (729) فى صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، وأبو عوانة 2/263، والبيهقى 2/471 من طريقين عن عبيد الله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر، بنحو حديث مالك. زاد البخارى: وحدثتنى أختى حفصة ... فذكر الركعتين قبل الفجر. وسيرد الحديث من طريق آخر برقم (2473).

www.islamicurdubooks.com

وَاَخْبَرَتْنِی حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا اَحَدٌ .(5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ آپ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان ہو جانے کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ ایسا وقت تھا' جس میں کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةٍ فَرِيضَةٍ يُرِيدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ .(1: 92)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُسَارَعَةِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے

2456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2455- إسناده قوى. وسيعيده المؤلف برقم (2488). وأخرجه الدارقطنى 1/267 من طريق عثمان بن سعيد القرشى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن عدى فى "الكامل" 2/524 من طريق سويد بن عبد العزيز، عن ثابت بن عجلان، به. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 2/231 وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" و"الأوسط" وفيه سويد بن عبد العزيز وهو ضعيف. وفى الباب عن عبد الله بن مغفل، وقد تقدم عند المؤلف برقم (1560)، ولفظه "بين كل أذانين صلاة ..." وهو شاهد قوى لحديث الباب.

www.islamicurdubooks.com

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (2:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت سے زیادہ اہتمام کے ساتھ اور کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَارَعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ مُّسَارَعَتِهِ اِلَى الْغَنِيمَةِ الَّتِي يَغْنَمُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنا' آپ کے مال غنیمت کے حصول کی طرف جلدی کرنے سے زیادہ (اہتمام کے ساتھ) ہوتا تھا

2457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَلَا اِلٰى غَنِيمَةٍ يَغْتَنِمُهَا. (2:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی نفل نماز کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تیزی سے کوئی غنیمت حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے جتنی تیزی (یعنی اہتمام سے) آپ صبح سے پہلے کی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

فجر کی دو رکعات کی ترغیب کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ یہ دنیا

2456- إسناده صحيح على شرطهما . عطاء : هو ابن أبي رباح . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1109) وفي سنده ليعقوب الدورقي متابعان آخران . وأخرجه النسائي في الصلاة كما في "التحفة" 11/484 عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1169) في التهجد : باب تعاهد ركعتي الفجر، ومسلم (724) (94) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، وأبو داوٗد (1254) في الصلاة: باب ركعتي الفجر، والبيهقي 2/470 من طرق عن يحيى بن سعيد، به . وأخرجه البيهقي 2/470، والبغوى (880) من طريقين عن ابن جريج، به . وانظر ما بعده. والحديث (2463).

2457- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/240-241، ومسلم (724) (95)، وابن خزيمة (1108) من طريق حفص بن غياث بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

www.islamicurdubooks.com

اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے

2458 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، (متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''فجر سے پہلے کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے کی دو رکعات میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے؟

2459 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (1: 2)

(توضیحِ مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ

2458- إسناده صحيح. إسحاق بن بهلول: هو الأنبارى، روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/119-120، ونقل ابن أبى حاتم عن أبيه: أنه صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/50-51، ومسلم (725) (97) فى صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتى سنة الفجر، والبيهقى 2/470 من طرق عن سليمان التيمى، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1107). وأخرجه أحمد 6/149 و265، والنسائى 3/252 فى قيام الليل: باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر، وأبو عوانة 2/273 من طرق عن سعيد بن أبى عروبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1107)، والحاكم 1/306-307. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/241، ومسلم (725) (96)، والترمذى (416) فى الصلاة: باب ما جاء فى ركعتى الفجر من الفضل، والطيالسى (1498)، والبيهقى 2/470، والبغوى (881) من طريقين عن قتادة، به. ولفظه عند الطيالسى "أحب إلى من حمر النعم."

2459- إسناده صحيح على شرطهما. أبو أحمد الزبيرى: هو محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدى، وسفيان: هو الثورى. وأخرجه أحمد 2/94، والترمذى (417) فى الصلاة: باب ما جاء فى تخفيف ركعتى الفجر، وابن ماجه (1149) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ فى الركعتين قبل الفجر، من طرق عن أبى أحمد الزبيرى، به. وأخرجه النسائى 2/170 فى الافتتاح: باب القراءة فى الركعتين بعد المغرب، من طريق عمار بن رزيق، عن أبى إسحاق، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، به. زاد فيه أنه كان يقرأ بهما فى الركعتين بعد المغرب. وأخرجه عبد الرزاق (4790)، وعنه أحمد 2/35 عن سفيان الثورى، به. وأخرجه أحمد 2/24 و58 و95 و99، وابن أبى شيبة 2/242، والطبرانى (13528) من طريقين عن أبى إسحاق، به. وهو فى الطبرانى (13123) من حديث سالم عن ابن عمر. وفى الباب عن أبى هريرة عند مسلم (726)، وأبى داود (1256)، والنسائى 2/155-156، وابن ماجة (1148).

www.islamicurdubooks.com

الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ، وَشَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ هٰذَا، وَأُخْرَى عَنْ ذَاكَ، وَتَارَةً عَنْ ذَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحمد زبیری محمد بن عبداللہ اسدی نے یہ روایت' ثوری اور اسرائیل اور شریک سے بھی سنی ہے جو ابواسحاق کے حوالے سے منقول ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے اس راوی سے نقل کر دیا دوسری مرتبہ دوسرے سے نقل کر دیا تیسری مرتبہ اس سے نقل کر دیا۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ الْإِيمَانِ لِمَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ایسے شخص کیلئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ کہ جو فجر کی دو رکعات میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے

2460 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى: (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (الکافرون: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّورَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ، وَقَرَأَ فِي الْآخِرَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) (الاخلاص: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّورَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهِ فَقَالَ طَلْحَةُ: فَأَنَا أَسْتَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ. (1: 2)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی اس نے پہلی رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کی یہاں تک کہ اس سورۃ کو مکمل طور پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بندے نے پروردگار کی معرفت حاصل کر لی ہے۔

اس نے دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کی اور اس سورہ کو بھی پورا پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بندہ

2460– قال الترمذی بإثر هذا الحديث (417) بعد أن أورده من طريق أبی أحمد الزبيری عن سفيان عن أبی إسحاق ...: حديث ابن عمر حديث حسن، ولا نعرفه من حديث الثوری عن أبی إسحاق إلا من حديث أبی أحمد، والمعروف عند الناس حديث إسرائيل عن أبی إسحاق، وقد روی عن أبی أحمد، عن إسرائيل هذا الحديث أيضًا . وعلق المرحوم الشيخ أحمد شاكر عليه فقال: كأن الترمذی يشير إلى تعليل إسناد الحديث بأن الرواة رووه عن إسرائيل عن أبی إسحاق، وأنه لم يروه عن الثوری إلا أبو أحمد، وليست هذه علة إذا كان الراوی ثقة، فلا بأس أن يكون الحديث عن الثوری وإسرائيل معًا عن أبی إسحاق ما رواه الثقات، وأبو أحمد ثقة، فروايته عن الثوری تقوی رواية غيره عن إسرائيل، ثم هو قد رواه عن إسرائيل أيضًا كغيره، فقد حفظ ما حفظ غيره، وزاد عليهم ما لم يعرفوه، أو لم يرو لنا عنهم.

www.islamicurdubooks.com

اپنے پروردگار پر ایمان لے آیا ہے۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: میں اس بات کو مستحب قرار دیتا ہوں' ان دو رکعات میں یہ دو سورتیں تلاوت کی جائیں۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلَى الْقِرَائَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ

فجر کی دو رکعات (سنت) میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کی ترغیب دینا

2461 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نِعْمَ السُّورَتَانِ هُمَا، تُقْرَآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (1: 2)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہیں:

''یہ دو سورتیں بہترین ہیں' جنہیں فجر سے پہلی کی دو رکعات میں تلاوت کیا جاتا ہے۔ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُونَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْهُ فِي اَوَّلِ انْفِجَارِ الصُّبْحِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کی فجر کی دو رکعات (سنت) صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا ہونی چاہئے

2462 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَضَاءَ الْفَجْرُ. (5: 4)

2461– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن يزيد بن هارون سمع من سعيد الجريرى بعد الاختلاط، وأخرجه ابن خزيمة (1114) عن ابندار، حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق، عن الجريرى، بهذا الإسناد . وإسحاق بن يوسف الأزرق سمع من الجريرى بعد الاختلاط أيضًا . ويتقوى بحديث ابن عمر وجابر السابقين. وأخرجه أحمد 6/239، وابن ماجه (1150) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ فى الركعتين قبل الفجر، من طريق يزيد بن هارون، به. وقوى إسناده الحافظ فى "الفتح" 3/47.

2462– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبى عمر العدنى: هو محمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه الدارمى 1/337، ومسلم (723) (89) فى صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتى سنة الفجر، والنسائى 3/252 فى قيام الليل: باب وقت ركعتى الفجر، و 256 باب وقت ركعتى الفجر وذكر الاختلاف على نافع، وابن ماجة (1143) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الركعتين قبل الفجر، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/11 عن سفيان، به –إلا أنه جعله من مسند ابن عمر . وأخرجه عبد الرزاق (4771)، ومن طريقه النسائى 3/256، وأبو عوانة 2/274 عن معمر، عن الزهرى، به نحوه . وأخرجه البخارى (618) و (1173) و (1181)، ومسلم (723)، والنسائى 3/252 و 254 و 255 من طريق نافع، عن ابن عمر، عن حفصة، بنحوه.

www.islamicurdubooks.com

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَعَاهُدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقاعدگی سے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنا

2463 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (5:1)

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نفل نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام کے ساتھ آپ فجر کی سنتیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَخْفِيْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر کی دو رکعات (سنت) کو مختصر ادا کرنے کا تذکرہ

2464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَفِّفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (5:8)

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَفِّفَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَرَادَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2463- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم برقم (2456).

2464- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 3/44 من طريق إبراهيم بن أبي طالب، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/204، ومسلم (724) (90)، والبيهقي 3/44 من طريق وكيع، عن هشام بن عروة، به بأطول مما هنا، لم يذكرا فيه سفيان بين وكيع وهشام. وقال البيهقي بعد أن ساق الرواية الأولى: وكذا رواه أحمد بن سلمة وأبو العباس السراج عن إسحاق، ورواية غيره عن وكيع عن هشام أصح، والله أعلم. وأخرجه مالك 1/121 عن هشام، به نحوه. ومن طريقه أخرجه البخاري (1170) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داود (1339) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والطحاوي 1/283. وأخرجه مسلم (724) (90) من طرق عن هشام، به. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

2465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، وَیَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ خَفَّفَهُمَا حَتّٰى يَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهُ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .(5: 27)

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے تو آپ انہیں مختصر پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی شاید آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت بھی نہیں کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّخْفِيفُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا رَكَعَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2466 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ؟. (5: 4)

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت سنت ادا کرتے ہوئے اتنا مختصر ادا کرتے تھے میں یہ سوچتی تھی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے؟

2465- إسناده صحيح على شرطهما. محمد بن عبد الرحمٰن: هو ابن سعد بن زرارة الأنصاري، وعمرة: هي بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الأنصارية المدنية كانت في حجر عائشة. وأخرجه أحمد 6/235، وابن أبي شيبة 2/244، والبيهقي 3/43 من طريق يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (181)، وأحمد 6/164، 165 و186، والبخاري (1171) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داؤد (1255) في الصلاة: باب في تخفيفهما، والنسائي 2/156 في الافتتاح: باب تخفيف ركعتي الفجر، والطحاوي 1/297، والبيهقي 3/43، والبغوي (882) من طرق عن يحيى بن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة (1113). وأخرجه الطيالسي (1581)، والبخاري (1171)، ومسلم (724) (93)، والطحاوي 1/297 من طرق عن شعبة، عن محمد بن عبد الرحمٰن، به. وانظر ما بعده. وقال الحافظ في "الفتح" 3/47: قال القرطبي: ليس معنى هذا

2466- إسناده صحيح. يحيى بن حكيم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وقد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد حجبه أهله فلم يروِ في الاختلاط شيئًا. انظر "الميزان" 2/681، و"الضعفاء" 3/75 للعقيلي. وأخرجه مسلم (724) (92)، والبيهقي 3/43 من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1113)، وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاضْطِجَاعُ عَلَى الْاَيْمَنِ مِنْ شِقِّهِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے

2467 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ. (5: 4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مؤذن جب فجر کی نماز کی پہلی اذان دے کر خاموش ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو مختصر رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا کر لیتے تھے یہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز قائم ہونے کی اطلاع دینے کے لئے آجاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ لِمَنْ اَرَادَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' یہ اس شخص کیلئے ہے جو صبح کی نماز کا ارادہ کرے

2468 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2467- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان: صدوق، وهو عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار القرشي مولاهم، وأبوه ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل أبو الأسود المدني يتيم عروة. وأخرجه البخاری (1160) فی التهجد: باب الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، قال: حدثني أبو الأسود -وهو محمد يتيم عروة- به مختصرًا. وأخرجه مالك 1/120، والدارمی 1/337 و344، والبخاری (626) فی الأذان: باب من انتظر الإقامة، و (994) فی الوتر: باب ما جاء فی الوتر، و (1123) فی التهجد: باب طول السجود فی قيام الليل، و (6310) فی الدعوات: باب الضجع على الشق الأيمن، ومسلم (736) فی صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلى الله عليه وسلم، والنسائی 3/252-253 فی قيام الليل: باب الاضطجاع بعد ركعتی الفجر على الشق الأيمن، وأبو داوٗد (1335) و (1336) و (1337) فی الصلاة: باب فی صلاة الليل، والترمذی (440) و (441) فی الصلاة: باب ما جاء فی وصف صلاة النبی صلى الله عليه وسلم بالليل، وفی "الشمائل" (268)، والبيهقی 3/44، والبغوی (885) من طرق عن الزهری، عن عروة، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: اَمَا يَجْزِىْ اَحَدُنَا مَمْشَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُوْلُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ اَكْثَرَ وَجَبُنَّا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِىْ اِنْ حَفِظْتُ شَيْئًا وَنَسُوْا .(1: 78)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص فجر کی دو رکعات سنت ادا کر لے' تو اسے دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا چاہئے''۔

اس پر مروان نے ان سے کہا: کیا کسی شخص کے لئے یہ بات جائز ہے' وہ لیٹنے سے پہلے مسجد کی طرف چل پڑے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی' تو وہ بولے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ سختی کر دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں لیکن انہوں نے ہم پر لازم ہونے والی چیزوں میں اضافہ کر دیا ہے' جب اس بات کی اطلاع حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرا گناہ صرف یہ ہے' میں نے کچھ چیزیں' یاد رکھی ہیں' جنہیں وہ بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ اُقِيْمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرے

2469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُقِيْمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقُمْتُ لِاُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَخَذَ بِيَدِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا! .(2: 69)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی میں اس وقت دو رکعت نماز

2468- إسناده صحيح . بشر بن معاذ العقدي، ذكره المؤاف في "الثقات" 8/144، ووثقه النسائي ومسلمة بن القاسم، وقال ابن أبي حاتم: سئل أبي عنه فقال: صالح الحديث صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة (1120) ، والترمذي (420) في الصلاة: باب ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر، ومن طريقه البغوي (887) عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. أورد الترمذي في روايته القسم المرفوع منه دون ذكر القصة. وأخرجه أحمد 2/415، وأبو داؤد (1261) في الصلاة: باب الاضطجاع بعدها، ومن طريقه البيهقي 3/45 من طريق عبد الواحد بن زياد، به -اختصره أحمد، وطوله أبو داؤد.

www.islamicurdubooks.com

ادا کرنے لگا تھا نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ بَعْدَ اَنْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ اَنْ يَّبْدَاَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَاِنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْ فَرْضِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فجر کی نماز کیلئے اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ فجر کی دو رکعات (سنت) پہلے ادا کرے اگرچہ اس کی فرض نماز کی ایک (رکعت امام کی اقتداء میں) فوت ہو جائے

2470 - (سند حدیث) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الصَّفَّارُ بِالْمِصِّيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ .(2: 69)

حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

جو شخص جماعت کو پالیتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی ہیں تو فجر کی نماز کے بعد انہیں ادا کرے

2469- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي عامر الخزاز، واسمه صالح بن رستم، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق كثير الخطأ، عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله التيمي المدني . وأخرجه أحمد 1/238، وابن خزيمة (1124) ، والطبراني (11227) ، والحاكم 1/307، والبيهقي 2/482 من طرق عن أبي عامر الخزاز، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه البزار (518) عن إبراهيم بن محمد التيمي، عن يحيى بن سعيد القطان. عن أبي عامر الخزاز، عن أبي يزيد، عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكر نحوه. وقال: رواه بعضهم عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس، ولا نعلم رواه بهذا الإسناد إلا يحيى عن أبي عامر . وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/75: رواه الطبراني في "الكبير" والبزار بنحوه وأبو يعلى، ورجاله ثقات. وفي الباب عن مالك بن بحينة عند البخاري (663) في الأذان: باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، ومسلم (711) في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الأذان، والنسائي 2/117

2470- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عُلية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مِقسم الأسدي . وقد تقدم تخريجه برقم (2194).

www.islamicurdubooks.com

2471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ الْمِصْرِيُّ بِطَرَسُوسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالُوْا: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلَّمَ مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .(4: 50)

حضرت قیس بن قهد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سلام پھیرا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات سنت ادا کر لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے' لیکن آپ نے اس حوالے سے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

جس شخص کی فجر کی دو رکعات (سنت) رہ جاتی ہیں اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کرے

2472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2471- رجاله ثقات غير والد يحيى سعيد بن قيس، فلم يوثقه غير المؤلف 4/281، وترجم له البخاري في "التاريخ 3/508، وابن أبي حاتم 4/55-56، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وقيس بن فهد: هو قيس بن عمرو. وأخرجه ابن منده فيما ذكره الحافظ في "الإصابة" 3/245 من طريق أسد بن موسى بهذا الإسناد، وقال: غريب تفرد به أسد بن موسى موصولًا، وقال غيره "عن الليث عن يحيى": إن حديثه مرسل. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1116) عن الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/274-275، وعنه البيهقي 2/483 عن محمد بن يعقوب. عن الربيع بن سليمان، به. وقد صححه الحاكم على شرطهما، وهو وهم منه رحمه الله فإن سعيدًا والد يحيى لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه احمد 5/447، وابو داود (1267)، وابن ماجه (1154)، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483 من طريق ابن نمير، عن سعد بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن قيس بن عمرو قال: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلًا يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صلاة الصبح ركعتان" فقال الرجل: إني لم أكن صليتُ الركعتين اللتين قبلهما، وصليتهما الآن. فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الترمذي (422)

2472- إسناده صحيح على شرط البخاري. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله بن الوازع الكلابي القيسي ابو عثمان البصري الحافظ. وأخرجه ابن خزيمة (1117) عن عبد القدوس بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (423) في الصلاة: باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس، وابن خزيمة (1117)، والحاكم 1/274، والبيهقي 2/484، والدارقطني 1/382-383 من طرق عن عمرو بن عاصم، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. ولفظ رواية الحاكم: "من لم يصل ركعتي الفجر حتى تطلع الشمس فليصلها."

www.islamicurdubooks.com

الْحُبْحَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّيهِمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .(1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہ کی ہوں وہ انہیں اس وقت ادا کر لے جس وقت سورج نکل آئے''۔

ذِكْرُ مَا يُصَلِّي الْمَرْءُ قَبْلَ الظُّهْرِ مِنَ التَّطَوُّعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی ظہر سے پہلے کتنے نوافل ادا کرے گا؟

2473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (5: 34)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ .(5: 34)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے دو رکعات مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے بھی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے آپ صبح صادق ہو جانے کے بعد انہیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے

2474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:

2473- ابن أبى السرى صدوق له أوهام، وإسناده من عبد الرزاق صحيح على شرطهما . وهو فى "مصنف عبد الرزاق" (4812) ، ومن طريقه أخرجه الترمذى (434) فى الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما فى البيت، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الحميدى (674) ، وابن خزيمة (1198) من طريق عمرو بن دينار، والبخارى (1165) فى التهجد: باب ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، من طريق عُقيل، كلاهما عن الزهرى، بهذا الإسناد . زاد البخارى والحميدى فى روايتهما "وركعتين بعد الجمعة"، ولم يذكر البخارى فى روايته الركعتين قبل الفجر، وانظر الحديث (2454) .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَبِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، قُلْتُ: قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَائِمًا؟ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .(5: 34)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات مغرب کے بعد دو رکعات عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' رات کے وقت آپ نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے یا بیٹھ کر ادا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر بھی طویل نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو آپ کیا کرتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ کیا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا فِي بَيْتٍ لَا فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات کو گھر میں ادا کرتے تھے ان کو مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے

2475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعًا قَبْلَ

2474- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران البصري الحذاء . وأخرجه أحمد 6/30، ومسلم (730) (105) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والترمذي (375) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، و (436) باب ما جاء في الركعتين بعد العشاء ، وأبو داؤد (1251) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، من طريقين عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد – وبعضهم يزيد فيه على بعض ... وأخرجه 6/239، ومسلم (730) ، والنسائي 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1228) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، من طرق عن عبد الله بن شقيق، به مُختصرًا. وانظر ما بعده و (2631) .

2475- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه أبو داؤد (1251) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/444 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

الظُّهْرِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْمَغْرِبِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا، قَالَ: فَقُلْتُ: قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا، قَالَتْ: يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، قُلْتُ: فَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا؟ قَالَتْ: إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (5: 34)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے۔ پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ مغرب کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ عشاء کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: آپ یہ بیٹھ کر ادا کرتے تھے یا کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رات کے وقت کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے (تو رکوع کیسے کرتے تھے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے تھے' تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تھے' تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے اس کے بعد آپ فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

2476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. (5: 25)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے کی نماز طویل ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالشَّيْءِ الَّذِي يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الْفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کی مخالف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2476- إسناده صحيح على شرط البخاري، إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن علية. وأخرجه أبو داود (1128) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، ومن طريقه البيهقي 3/240 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1836) وأخرجه عبد الرزاق (5526)، وأحمد 2/35 عن معمر. والنسائي 3/113 في الجمعة: باب إطالة الركعتين بعد الجمعة، من طريق شعبة. كلاهما عن أيوب، به نحوه. وأخرجه أحمد 2/75 و77 من طريق عبيد الله، عن نافع، به مختصرًا. وانظر تخريج الحديث (2454).

www.islamicurdubooks.com

2477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (5: 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرلے' تو اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرے

2478 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعے کی نماز ادا کرے تو اسے اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے یہ عمل استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

2479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّيْتَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ اَرْبَعًا . (5: 25)

2477- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/499، ومسلم (881) (67) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وأبو داود (1131) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، والنسائي 3/113 في الجمعة: باب عدد الصلاة بعد الجمعة في المسجد، والبيهقي 3/239 و240 من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

2478- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

2479- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جمعے کے بعد نماز ادا کرنے لگو تو چار رکعات ادا کرو''۔

2479 - قَالَ وُهَيْبٌ: فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَرُدُّ عَلٰى سُهَيْلٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ. (5: 25)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا اَمْرُ اِيجَابٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد نماز کی ادائیگی کے حکم کے بارے میں ہم نے جو بیان کیا ہے یہ استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے

2480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا. (5: 25)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِمَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جس حکم کا ذکر کیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے حتمی طور پر نہیں ہے

2481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَلَبِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2480- علي بن زياد اللحجي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/480، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبي قُرّة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين. وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني: ثقة يغرب روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه عبد الرزاق (5529)، والحميدي (976)، والدارمي 1/370، ومسلم (881) (69)، والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها، والطحاوي 1/336، والبيهقي 3/240، والبغوي (879) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

2481- عبيد بن هشام روى عنه جمع، ووثقه غير واحد، وقال ابو حاتم: صالح، وقال أبو داوُد: ثقة إلا أنه تغير في آخر أمره لقن أحاديث ليس لها أصل، وقال النسائي: ليس بالقوي، ومن فوقه من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو، تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا حکم جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا حکم دو سلاموں کے ساتھ دیا گیا ہے ایک سلام کے ساتھ نہیں دیا گیا

2482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، سَمِعَ عَلِيًّا الْبَارِقِيَّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَالْبَارِقُ: جَبَلُ اَزْدٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو' دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) البارق' ''ازد'' کا ایک پہاڑ ہے۔

2482– إسناده جيد، إلا أن الثقات من أصحاب ابن عمر لم يذكروا فيه صلاة النهار على البارقي: هو على بن عبد الله الأزدى. وأخرجه أبو داوُد (1295) فى الصلاة: باب فى صلاة النهار، والترمذى (597) فى الصلاة: باب ما جاء أن صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والنسائى 3/227 فى. قيام الليل: باب كيف صلاة الليل، وابن ماجه (1322) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والدارقطنى 1/417. والبيهقى 2/487 كلهم من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وسكت عنه الترمذى إلا أنه قال: اختلف أصحاب شعبة فيه، فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم، ورواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلاة النهار. وقال النسائى: هذا الحديث عندى خطأ، وقال فى "سننه الكبرى": إسناده جيد إلا أن جماعة من أصحاب عمر خالفوا الأزدى فيه، فلم يذكروا فيه النهار، منهم سالم ونافع وطاووس، ثم ساق رواية الثلاثة. قال الزيلعى فى "نصب الراية" 2/144: والحديث فى "الصحيحين" من حديث جماعة عن ابن عمر ليس فيه ذكر النهار. وقال صاحب "التمهيد" 13/185: وكان يحيى بن معين يخالف أحمد فى حديث على الأزدى ويضعفه، ولا يحتج به، ويذهب مذهب الكوفيين فى هذه المسألة ويقول: إن نافعًا وعبد الله بن دينار وجماعة رووا هذا الحديث عن ابن عمر لم يذكروا فيه "والنهار". وقال الدارقطنى فى "العلل": ذكر النهار فيه وهم. وقد بسط القول فى تضعيف هذه الزيادة ابن تيمية فى "الفتاوى" .. ، وانظر "تلخيص الحبير" 2/22.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكَعَاتِ الْاَرْبَعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرَادَ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد چار رکعات کی ادائیگی کا حکم دینا اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کیا جائے' نہ کہ ایک سلام کے ساتھ ادا کیا جائے

2483 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى .(5: 25)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو' دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لِشَيْءٍ لَا يَرْكَعُهُمَا اِلَّا فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرنا ایسا عمل نہیں ہے کہ ان دو رکعات کو صرف گھر میں ہی ادا کیا جائے

2484 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيْدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ قَوْلِيْ ، قَالُوْا: نَعَمْ، بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوا الْجُمُعَةَ صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ

2483- هو مكرر ما قبله.

2484- إسناده ضعيف لجهالة محمد بن موسى بن الحارث وأبيه، فلم يوثقهما غير المؤلف 7/397 و8/450 وعاصم بن سويد: هو ابن عامر بن جارية الأنصاري القُبائي روى عنه جمع، وذكره ابن زبالة في علماء المدينة، وقال ابوحاتم: شيخ محله الصدق. وذكره المؤلف في "الثقات" وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1872).

الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يُرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ اِلَى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. (5: 25)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنوعمرو کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی عید پر (یعنی جمعہ کے دن) آؤ تو تم اگر وہاں ٹھہرے رہو اور میری گفتگو سن لو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے عرض کی: ٹھیک ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ! راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ جمعہ میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی پھر آپ نے انہیں جمعہ کے بعد دو رکعات مسجد میں ادا کی اس سے پہلے آپ کو جمعہ کے دن جمعہ کے بعد مسجد میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا اس دن سے پہلے (فرض ادا کرنے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهَا صَحِيْحَةٌ مَحْفُوْظَةٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہیں

2485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا، فَاِنْ كَانَ لَهُ شُغْلٌ فَرَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ فِي الْبَيْتِ. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص نے جمعے کے بعد نماز ادا کرنی ہو وہ چار رکعات ادا کرے اگر اسے کوئی مصروفیت ہو' تو وہ مسجد میں دو رکعات ادا کرلے اور دو رکعات گھر میں ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الْاَخِيْرَةَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ قَوْلِ اَبِي صَالِحٍ اَدْرَجَهُ ابْنُ اِدْرِيْسَ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ آخری الفاظ ابوسالک نامی راوی کا قول ہے

2485- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/133 وأحمد 2/249، ومسلم (881) (68) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وابن ماجه (1132) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد الجمعة، والبيهقي 2/239 من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

2486- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

جس کو ابن ادریس نامی راوی نے روایت میں درج کردیا ہے

2486 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا

قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ لِي اَبِي: اِنْ لَّمْ تُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي بَيْتِكَ رَكْعَتَيْنِ. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔

سہیل نامی راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ فرمایا تھا اگر تم مسجد حرام میں چار رکعات ادا نہیں کرتے تو دو رکعات مسجد میں ادا کرو اور دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي تُؤَدّٰى فِيهِ رَكْعَتَا الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَا الْجُمُعَةِ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ جہاں مغرب کی دو رکعات اور جمعہ کی دو رکعات ادا کرنی چاہیے

2487 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا فِي بَيْتِهِ. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد والی دو رکعات اور جمعے کے بعد والی دو رکعات صرف اپنے گھر میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةِ فَرِيضَةٍ يُرِيدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جب بھی فرض نماز ادا کرے اس سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2488 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

2487– إسناده صحيح. محمد بن يحيى: هو محمد بن يحيى بن فياض الحنفي البصري روى له أبو داوٗد والنسائي، وثقه الدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الطيالسي (1836) عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/336 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن أبي ذئب، به –بقصة الركعتين بعد الجمعة. وأخرجه الترمذي (432) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، من طريق أيوب، عن نافع، به –بقصة ركعتي المغرب، وقال: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وانظر تخريج الحديث (2476).

2488– إسناده قوي. وهو مكرر (2455)

www.islamicurdubooks.com

سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ . (5:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن جب اذان دے دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز ادا کرنے کے لئے تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے تھے' تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے وہ حضرات مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهٖ لِبَيْتِهٖ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے

2490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2489- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو محمد بن جعفر الملقب بغندر، وعمرو بن عامر: هو الأنصارى الكوفى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (1288)، وفى آخره: قال أبو بكر: يريد شيئًا كثيرًا. وأخرجه البخارى (625) فى الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الدارمى 1/336، والبخارى (503) فى الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، والنسائى 2/28-29 فى الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طرق عن عمرو بن عامر، به. وأخرجه مسلم (837) فى صلاة المسافرين: باب استحباب ركعين قبل صلاة المغرب، والبيهقى 2/475

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِی مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيبًا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِی بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا. (1: 67)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز مکمل کرلے تو اسے اپنے گھر میں بھی (نماز میں سے) کچھ حصہ رکھنا چاہئے اس کے نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ النَّوَافِلَ كُلَّهَا فِی بَيْتِهٖ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا تمام نوافل اپنے گھر میں ادا کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے

2491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً مِنْ حُصُرٍ فِی رَمَضَانَ، فَصَلّٰى فِيهَا لَيَالِیَ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ اُنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِی رَاَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا اَيُّهَا النَّاسُ فِی بُيُوتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِی بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. (1: 2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں چٹائی سے بنا ہوا حجرہ بنوالیا آپ اس میں رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی جب آپ کو لوگوں کے بارے میں علم ہوا' تو آپ بیٹھنے لگے (یعنی ان کے پاس نماز کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے) راوی

2490- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي الإسكاف نزيل مكة، روى له البخاري مقرونًا. محمد بن خازم: هو أبو معاوية الضرير. وأخرجه أحمد 3/316، ومسلم (778) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، والبيهقي 2/189 من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1206). وأخرجه أحمد 3/316، من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة (1206) أيضًا من طريق أبي خالد وعبدة بن سليمان، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/59، وابن ماجه (1376) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التطوع في البيت، وابن خزيمة (1206)، والبيهقي 2/189 من طريق سفيان وزائدة، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، عن أبي سعيد الخدري. فجعله من مسند أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/59 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر، عن أبي سعيد.

2491- إسناده صحيح على شرطهما. سالم أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية مولى عمر بن عبيد الله التيمي. وأخرجه أحمد 5/182، والبخاري (731) في الأذان: باب صلاة الليل، و (7290) في الاعتصام: باب ما يُكره من كثرة السؤال، ومسلم (781) (214) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، والنسائي 3/197-198 في قيام الليل: باب الحث على الصلاة في البيوت، وابن خزيمة (1204)، والبيهقي 3/109 من طرق عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/184 من طريق محمد بن عمرو، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه أحمد 5/187، والبخاري (6113) في الأدب: باب ما يجوز من الغضب، ومسلم (781) (213)، وأبو داود (1447) في الصلاة: باب فضل التطوع في البيت، والترمذي (450) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة التطوع في البيت، وابن خزيمة (1203) من طريق عبد الله بن سعيد، عن سالم، به. وانظر "الفتح" 3/13-14.

www.islamicurdubooks.com

کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا جب میں نے تمہارا طرزِ عمل دیکھا تھا اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّنَفُّلِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ النَّشَاطِ، وَتَرْكِهِ عِنْدَ عَدَمِهِ

آدمی کو نفل نماز اس وقت ادا کرنے کا حکم ہونا، جب وہ چاق و چوبند ہو اور جب وہ چاق و چوبند نہ ہو اس وقت اسے ترک کرنے کا حکم ہونا

2492 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ، فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهٖ، قَالَ: حُلُّوْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ، فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ. (1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، تو وہاں دو ستونوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہے وہ نماز ادا کرتی ہیں، جب وہ تھک جاتی ہیں، تو اسے پکڑ لیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو چاق و چوبند ہونے کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے اسے تھکاوٹ محسوس ہو یا طبیعت مائل نہ ہو، تو پھر بیٹھ جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ اِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے وقت میں نفل کی نماز ادا کرے جب اس کی آنکھ (یعنی نیند) غالب ہو (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ وہ کچھ ایسا پڑھنا شروع نہ کر دے جس کا اسے علم نہ ہو

2492- إسناده صحيح على شرطهما . يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن زيد بن أفلح العبدي مولاهم أبو يوسف الدورقي . وأخرجه ابن خزيمة (1180) عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (784) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، وأبو داود (1312) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/270 من طرق عن إسماعيل بن علية، به . وفي إحدى روايتي أبي داود "هذه حمنة بنت جحش تصلي ." وأخرجه البخاري (1150) في التهجد: باب ما يكره من التشديد في العبادة، ومسلم (784)، والنسائي 3/218-219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجه (1371) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297-298، والبغوي (942)، والخطيب في "الأسماء المبهمة

www.islamicurdubooks.com

2493 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانَةٌ تُصَلِّيْ فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا عَقَلَتْ، فَاِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ فَلْتَنَمْ. (2: 43)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دوستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی تو دریافت کیا: یہ کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں خاتون کے لئے ہے' جو نماز ادا کرتی ہے' جب تھک جاتی ہے' تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہئے جب تک وہ چاق و چوبند ہو جب اسے اندیشہ ہو اب اسے نیند آنے لگی ہے' تو پھر اسے سو جانا چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ فِيْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو رات اور دن میں نفل نماز کیسے ادا کرنی چاہئے؟

2494 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. (3: 10)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نماز) دو' دو کر کے ادا کی جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيْلٍ الْبَالِسِيُّ اَبُو الطَّاهِرِ، اِمَامُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ بِاَنْطَاكِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

2493- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهو في "مسند أبي يعلى" /183أ، ب. وأخرجه البيهقي 3/19 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/204، والخطيب في "الأسماء المبهمة" (197)، وأبو يعلى /181ب، و/183أ، من طرق عن حميد، به. وفي رواية "هذه حمنة بنت جحش"، وانظر التعليق على الحديث السابق.

2494- إسناده صحيح وقد تقدم برقم (2483).

www.islamicurdubooks.com

سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ فِيْهِ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ . (2: 49)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ لِي: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ . (1: 67)

2495- إسناده صحيح. محمد بن عمرو بن العباس الباهلي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/107، فقال: من أهل البصرة يروي عن ابن عيينة، حدثنا عنه الحسن بن عبد الله القطان وغيره، كنيته أبو بكر، مات سنة تسع وأربعين ومئتين، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 3/137، ونقل توثيقه عن عبد الرحمٰن بن يوسف، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه ابن خزيمة (1827) عن الصنعاني، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/162، وأحمد 5/295، 296 و303 و305 و311، وعبد الرزاق (1673)، والحميدي (421)، وابن أبي شيبة 1/339، والدارمي 1/323-324، والبخاري (444) في الصلاة: باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، و(1163). في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم (714) (69) في صلاة المسافرين: باب استحباب تحية المسجد بركعتين، وأبو داوُد (467) و(468) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد، والترمذي (316) في الصلاة: باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين، والنسائي 2/53 في المساجد: باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه، وابن ماجه (1013) في إقامة الصلاة: باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، وابن خزيمة (1825) و(1826) و(1827)، والبيهقي 3/53، والبغوي (480)، وأبو عوانة 1/415 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به. وأخرجه مسلم (714) (70)، وابن خزيمة (1829).

2496- إسناده صحيح على شرط مسلم. الأشجعي: هو عبيد الله بن عبد الرحمٰن الأشجعي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه مسلم (715) في صلاة المسافرين. باب استحباب تحية المسجد بركعتين، عن أحمد بن جوّاس الحنفي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (443) في الصلاة: باب الصلاة إذا قدم من سفر، و(2394) في الاستقراض: باب حسن القضاء، و(3087) في الجهاد: باب الصلاة إذا قدم من سفر، من طريق مسعر، والبخاري أيضًا (2604) في الهبة: باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة، و(3089) في الجهاد: باب الطعام عند القدوم، ومسلم 3/1223 (115) في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/266 من طريق شعبة، كلاهما عن محارب بن دثار، به نحوه. وأخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، من طريق وهب بن كيسان، عن جابر بن عبد الله، بنحوه في خبر طويل.

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ وصولی کرنی تھی' آپ نے وہ مجھے ادا کی کچھ مزید ادائیگی بھی کی۔ میں مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2497 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

❀❀ حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهِ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ دو سجدے ادا کرلے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے

2498 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے''۔

2497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب الحارثي. وهو في "الموطأ" 1/162. وقد تقدم تخريجه برقم (2495).

2498- إسناده صحيح. محمد بن الحارث الحراني صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: خالد بن أبي يزيد بن سماك بن رستم الأموي مولاهم. وقد تقدم تخريجه برقم (2495).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ إِنَّمَا أُمِرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ الْجُلُوسِ وَالِاسْتِخْبَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے اور کوئی خبر حاصل کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے

2499 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ أَوْ يَسْتَخْبِرَ. (1: 67)

حضرت ابوقتادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

جمعہ کے دن ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہونے والا شخص جب امام خطبہ دے رہا ہو اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2500 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَا:

دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَهُوَ قَاضِي الْكُوفَةِ قَالَهُ الشَّيْخُ. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے

2499- رجاله ثقات رجال الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي.

2500- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير أبي سفيان -وهو طلحة بن نافع- فإن البخاري روى له مقرونًا بغيره. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة /105أ بنحو هذا اللفظ، وأخرجه أبو يعلى بهذا اللفظ ورقة /115ب من طريق شريك، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. وأخرجه ابن ماجه (1114) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، عن داود بن رشيد، به نحوه. وأخرجه أبو داود (1116) في الصلاة: باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب، وابن أبي شيبة 2/110، وأبو يعلى (/119أ)، والطحاوي 1/365 من طرق عن حفص بن غياث. به نحوه، غير أن ابن أبي شيبة وأبا يعلى لم يذكرا في الرواية حديث أبي هريرة. وأخرجه أبو يعلى /70أ من طريق أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أيضًا /101أو/106أو/107أ من طريق سفيان و/108أ من طريق حماد، كلاهما عن عمرو بن دينار، عن جابر. وفيها: دخل رجل ... لم يسمه. وانظر (2501) و(2502).

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی' وہ دو رکعات نماز ادا کر لیں۔
اس روایت کو نقل کرنے میں حفص نامی راوی منفرد ہے یہ کوفہ کے قاضی تھے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدَّاخِلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2501 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ. (1: 67)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات مختصر طور پر ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2502 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ، قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا، ثُمَّ قَالَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا. (1: 107)

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے سلیک اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو انہیں مختصر ادا کرنا پھر

2501- إسناده صحيح. أحمد بن يحيى الصوفي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/40، فقال: أحمد بن يحيى بن زكريا البناني الصوفي، من أهل الكوفة، كنيته أبو جعفر، ونقل ابن أبي حاتم 2/82 توثيقه عن أبيه. وداوٗد الطائي: هو داوٗد بن نصير الطائي الكوفي ثقة فقيه زاهد. روى له النسائي، وإسحاق بن منصور: هو السلولي مولاهم أبو عبد الرحمٰن الكوفي روى له الجماعة. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم میں سے کوئی ایک شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اسے (بیٹھنے سے پہلے) دو رکعات ادا کر لینی چاہئے اور انہیں مختصر ادا کرنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ تَفُتْهُ صَلَاةٌ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْضِيَهَا كَمَا زَعَمَ مَنْ حَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ وَتَاَوَّلَ لَهٗ مَا وَصَفْتُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان صاحب کی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی تھی

کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے قضاء کرنے کا حکم دیا ہوتا' ایسا نہیں ہے جس طرح اس شخص نے گمان کیا ہے جس نے اس روایت کو اس کے مخصوص پس منظر سے پھیر دیا ہے اور اس کی وہ تاویل بیان کی ہے جو میں نے ذکر کی ہے

2503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ

2502- إسناده صحيح على شرط مسلم . عيسى: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه مسلم (875) (59) في الجمعة: باب التحية والإمام يخطب، وابن خزيمة (1835) عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد . وأخرجه كذلك مسلم، والبيهقي 3/194 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس، به . وأخرجه عبد الرزاق (5514)، وأحمد 3/316-317 و389، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/194، والدارقطني 2/13-14 و14 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/297، وأبو داوٗد (1117)، والدارقطني 2/13 من طريق الوليد أبي بشر، عن أبي سفيان، به . وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/140، والطيالسي (1695)، والدارمي 1/364، والبخاري (930) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلًا جاء وهو يخطب أمره أن يصلي ركعتين، و (931) باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين، و (1166) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم (875)، وأبو داوٗد (1115)، والترمذي (510) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والنسائي 3/103 في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والإمام يخطب، وابن ماجه (1112) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، وابن خزيمة (1832) و (1833) و (1834)، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/193 و217، وابن الجارود (293)، والبغوي (1083)، والدارقطني 2/14 من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر. وأخرجه الشافعي 1/140، ومسلم (875) (58)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/340، والبيهقي 3/194 من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر، به.

2503- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه روى له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة. عياض: هو عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي سرح القرشي العامري المكي . وأخرجه أحمد 3/25، والنسائي 5/63 في الزكاة: باب إذا تصدق وهو محتاج إليه هل يُرد عليه، والبيهقي 4/181 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، وبأتم مما هنا . وأخرجه الحميدي (741)، وأبو داوٗد (1675) في الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، والنسائي 3/106-107 في الجمعة: باب حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته، والترمذي (511) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والطحاوي 1/366 من طريقين عن محمد بن عجلان، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

www.islamicurdubooks.com

فَـامَـرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَامَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَامَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .(1: 67)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر وہ شخص اگلے جمعے داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر وہ تیسرے جمعے مسجد میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے۔

2504 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا، فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .(1: 107)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا اَرَادَ الْاِبْطَاءَ فِي الْمَجِيءِ اِلَى الْجُمُعَةِ، لَا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ اَمَرَ بِهِمَا، وَالدَّلِيْلُ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا خَبَرُ ابْنِ عَجْلَانَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اَنَّهُ اَمَرَهُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ اَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَهُمَا.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کرلو اور آئندہ اس طرح کی حرکت نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے دو رکعات ادا کی اور بیٹھ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس طرح دوبارہ نہ کرنا'' اس سے مراد جمعہ کی طرف آنے میں تاخیر کرنا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دو رکعت کو دوبارہ ادا کرنے سے منع کیا جا رہا ہے جن کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل ابن عجلان کی نقل کردہ وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جمعہ میں انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسی طرح دو رکعت ادا کرلیں۔

2505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2504- إسناده قوى، صرح ابن إسحاق بالتحديث، يعقوب بن إبراهيم: هو ابن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهرى المدنى. وأخرجه الدارقطنى 2/16 من طريق الفضل بن سهل، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقُوا، فَتَصَدَّقُوا، فَاَعْطَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوا، وَقَالَ: تَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى هُوَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ وَقَالَ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطِنُوا لَهُ، فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَلَمْ تَفْعَلُوا، فَقُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَعْطَوْهُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، خُذْ ثَوْبَكَ، وَانْتَهَرَهُ.(2: 66)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ ثَوْبَكَ، لَفْظَةُ اَمْرٍ بِاَخْذِ الثَّوْبِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّهٖ وَهُوَ بَذْلُ الثَّوْبِ، وَفِىْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخْرَجَ شَيْئًا لِلصَّدَقَةِ فَمَا لَمْ يَقَعْ فِىْ يَدِ الْمُتَصَدِّقِ بِهٖ عَلَيْهِ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ غَيْرُ مُسْتَحَبٍّ لَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ اِلَّا عِنْدَ الْفَضْلِ عَنْ نَفْسِهٖ وَعَمَّنْ يَقُوْتُهُ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ حکم دیا' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو انہوں نے صدقہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دیئے ہوئے صدقے سے دو کپڑے اس شخص کو دیئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو تو اس شخص نے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا پیش کردیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ عمل اچھا نہیں لگا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو یہ بری حالت میں مسجد میں آیا تھا مجھے یہ امید تھی' تم لوگ اس کی حالت کا اندازہ لگا کر اس کو صدقہ دے دو گے لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا' تو میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو پھر لوگوں نے اسے دو کپڑے صدقہ دیئے پھر میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو اس نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کو پیش کردیا (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا) تم اپنا کپڑا لے لو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اپنے کپڑے حاصل کرلو' یہاں لفظی طور پر کپڑے حاصل کرنے کا حکم ہے لیکن اس سے مراد اس کی برعکس صورت حال سے منع کرنا ہے اور وہ اپنے کپڑے کو (اللہ کی راہ میں) دینا ہے اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نکالتا ہے اور ابھی وہ اس شخص کے ہاتھ میں نہیں گئی جسے وہ صدقے کے طور پر دینی تھی تو اس شخص کو اسے واپس لینے کا اختیار ہوگا اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب نہیں ہے کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کردے البتہ اس کے پاس اپنی ذات اور اپنی خوراک کے علاوہ اضافی مال موجود ہو' تو (وہ اسے خرچ کرسکتا ہے)

2506– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان وهو ثقة روى له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة . وهو في "مسند أبي يعلى " 60/ب وفيه بعد قوله: "فأمره أن يصلي ركعتين ": ثم دخل المسجد ثانية وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قال ... وانظر الحديث (2503). إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم (2308) . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وأبو التياح: يزيد بن حميد الضُّبعي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ جَمَاعَةً تَطَوُّعًا

آدمی کا نفل نماز باجماعت ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2506 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا كَثِيْرًا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَنَضَحْنَا بُسَاطًا لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ.(1:4)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَنَسٍ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، اَرَادَ بِهٖ وَقْتَ صَلَاةِ السُّبْحَةِ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ صَلَاةَ الْفَرِيْضَةِ جَمَاعَةً فِيْ دَارِ اَنْصَارِيٍّ دُوْنَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے' اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے' جب نماز کا وقت ہوا' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی چٹائی بچھادی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی اور ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ ''نماز کا وقت ہو گیا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ نفل نماز کا وقت ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز جماعت کے ساتھ کسی انصاری کے گھر ادا نہیں کرتے تھے جو باجماعت نماز والی مسجد کے علاوہ ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نفل نماز کو بیٹھ کر ادا کرسکتا ہے

2507 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2507– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 323 ووقع فيه "وكان أحب العمل إلى الله عز وجل" بدل قوله "وكان أحب العمل إليه" وهو مخالف لما عند المؤلف –وهو قد روى الحديث عنه ولغيره من الأئمة الذين خرجوا هذا الحديث، فقد وقع عندهم جميعًا "إليه" أي: إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وأخرجه أحمد 6/319 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد .وخرجه أحمد 6/319، والطيالسي (1609) ، والنسائي 3/222 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، من طريق شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق (4091) ، وأحمد 6/304 و305 و319 و320 و321، وابن أبي شيبة 2/48، وابن ماجه (1225) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، و (4237) في الزهد: باب المداومة على العمل، والطبراني في "الكبير" /23 (513) و (514) و (515) و (516) من طرق عن أبي إسحاق، به . وفي بعض الروايات بعد قوله "وهو جالس": "إلا المكتوبة"، وفي بعضها "إلا الفريضة."

www.islamicurdubooks.com

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ، وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا .(1:4)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وصال کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا يُصَلِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

اس مدت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے

2508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ:
(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا قَطُّ، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ جَالِسًا، فَيَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا .(1:4)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اگر کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے' تو اسے ٹھہر' ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے بڑی سورۃ سے زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُصَلِّي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے تھے

2509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَكَانَ اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ رَكَعَ .(1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو جانے کے بعد بیٹھ کر نفل نماز ادا کیا کرتے تھے

2508- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 1/137. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/285، ومسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والنسائي 3/223 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، والترمذي (373) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، وابن خزيمة (1242)، والطبراني 23/(339)، والبيهقي 2/490. وأخرجه عبد الرزاق (4089)، وأحمد 6/285، ومسلم (733)، والطبراني 23/(338) و(340) و(341) و(342) و(344) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وانظر (2530).

www.islamicurdubooks.com

جب کسی سورت کی تیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو پھر آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَقُوْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُعُوْدِهٖ عِنْدَ اِرَادَةِ الرُّكُوْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت بیٹھنے کی حالت سے کھڑے ہو جایا کرتے تھے

2510 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا. (1:4)

❁❁ عبداللہ بن شقیق' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کرتے تھے جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو قیام کی حالت میں رکوع میں جاتے تھے۔

2509- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "صحيح ابن خزيمة " (1240) ولفظه عنده من رواية على بن حجر، بهذا الإسناد "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرأ في شيء من صلاة الليل جالسًا، حتى إذا دخل في السن، فإذا بقي من السورة ثلاثون أو أربعون آية، قام فقرأها، ثم ركع"، وأعاده بنحوه مرة أخرى برقم (1243) عن على بن حجر، به . وأخرجه ابن خزيمة (1240) عن يوسف بن موسى، عن جرير، به.وأخرجه مالك 1/137، وعبد الرزاق (4096) و (4097) ، وأحمد 6/46 و178، والحميدى (192) ، والبخارى (1118) ، في تقصير الصلاة: باب إذا صلى قاعدًا ثم صح أو وجد خفة تمّم ما بقى، و (1148) فى التهجد: باب قيام النبى صلى الله عليه وسلم في رمضان وغيره، ومسلم (731) (111) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داوٗد (953) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائى 3/220 فى قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1227) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، وابن خزيمة (1240) ، والطحاوى 1/338، والبيهقي 2/490، والبغوى (979) من طرق عن هشام بن عروة، به.وأخرجه البخارى (4837) في التفسير: باب (ليغفر لك اللّٰه ما تقدم من ذنبك وما تأخر ...) من طريق أبى الأسود، عن عروة، به نحوه.وأخرجه مالك 1/138، ومن طريقه البخارى (1119) ، ومسلم (731) (112) ، والنسائى 3/220، وأبو داوٗد (954) ، والترمذى (374) فى الصلاة: باب ما جاء فى الرجل يتطوع جالسًا، والطحاوى 1/339 ،والبيهقي 2/490 من طريق أبى سلمة، عن عائشة.وأخرجه مسلم (731) (113) ، والنسائى 3/220، وابن ماجه (1226) ، وأبو يعلى (4885) ، وابن خزيمة (1244) ، والبيهقي 2/491،

2510- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2474) و (2475) .

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا اَرَادَتْ بِهٖ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے'' اس سے مراد یہ ہے: جب آپ نماز کا آغاز بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے

2511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. (1:4)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتے تھے' تو آپ قیام کی حالت میں ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا

آدمی کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے

2512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى مُتَرَبِّعًا. (1:4)

2511- إسناده صحيح. سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1248). وانظر ما قبله.

2512- إسناده صحيح على شرط الصحيح. محمد بن عبد الله المخرمي: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ أبو جعفر البغدادي ثقة حافظ، وأبو داوُد الحفري: هو عمر بن سعد بن عبيد، والحفري، بفتح الحاء والفاء: نسبة إلى موضع بالكوفة. وأخرجه النسائي 3/224 في قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد، وابن خزيمة (1238)، والحاكم 1/275، وعنه البيهقي 5/305 من طرق عن أبي داوُد الحفري، بهذا الإسناد. إلا أنهم لم يقيدوا حميدًا بالطويل كما وقع عند المصنف، وقال النسائي: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد، وهو ثقة، ولا أحسب هذا الحديث إلا خطأ" كذا وقع في النسخة المطبوعة من "المجتبى" ولفظه في "السنن الكبرى" رواية ابن الأحمر: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوُد عن حفص" قال مغلطاي: وزيادة "ولا أحسبه إلا خطأ" وقع في بعض نسخ المجتبى، وفي بعضها لم يزد على هذا.

www.islamicurdubooks.com

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چارزانوں بیٹھ کرنماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدِ عَلَى النَّائِمِ

کھڑے ہوکرنماز ادا کرنے والے کی' بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے پر' اور بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے کی' لیٹ کرنماز ادا کرنے والے پرفضیلت کا تذکرہ

2513 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَاعِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ قَائِمًا، فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا اِسْنَادٌ قَدْ تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّهُ مُنْفَصِلٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ وُلِدَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ، هُوَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ اَخُوْهُ تَوْاَمٌ، فَلَمَّا وَقَعَتْ فِتْنَةُ عُثْمَانَ بِالْمَدِيْنَةِ خَرَجَ بُرَيْدَةُ عَنْهَا بِابْنَيْهِ، وَسَكَنَ الْبَصْرَةَ، وَبِهَا اِذْ ذَاكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَسَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا، وَمَاتَ عِمْرَانُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ فِيْ وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ خَرَجَ بُرَيْدَةُ مِنْهَا بِابْنَيْهِ اِلٰى سِجِسْتَانَ، فَاَقَامَ بِهَا غَازِيًا مُدَّةً، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا اِلٰى مَرْوَ عَلٰى طَرِيْقِ هَرَاةَ، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَطَّنَهَا، وَمَاتَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ بِمَرْوَ وَهُوَ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا سَنَةَ خَمْسٍ وَمِائَةٍ، فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کرنماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشادفرمایا: کھڑے ہوکرنماز ادا کرو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جوشخص بیٹھ کرنماز ادا کرتا ہے اس کو کھڑے ہو

2513– إسناده صحيح، الحسن بن حماد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/52، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" 18/ (590) عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/433 و435 و442 و443، والبخاري (1115) في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و (1116) باب صلاة القاعد بالإيماء، والنسائي 3/223–224 في قيام الليل: باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم، وأبو داوُد (951) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والترمذي (371) في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، وابن ماجه (1231) في إقامة الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، والطبراني 18/ (589) و (591) و (592)، وابن خزيمة (1249) من طرق عن حسين المعلم، به – وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بمعناه البخاري (1117) في تقصير الصلاة: باب إذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب، وأبو داوُد (952)، والترمذي (372)، وابن ماجه (1223)، وابن خزيمة (1250) من طريق إبراهيم بن طهمان، عن حسين المعلم، به.

www.islamicurdubooks.com

کرنماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے اور جو شخص لیٹ کرنماز ادا کرتا ہے تو اسے بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی سند میں اس شخص کو وہم ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ اس کی روایت میں انفصال پایا جاتا ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کی پیدائش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے تیسرے سال میں ہوئی تھی۔ یہ سن پندرہ ہجری کی بات ہے یہ اور اس کے بھائی سلیمان بن بریدہ آگے پیچھے پیدا ہوئے تھے۔ جب مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کا فتنہ رونما ہوا تو بریدہ اپنے بچوں کو لے کر مدینہ منورہ سے چلے گئے تھے۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں اس وقت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تو بریدہ نے ان دونوں سے احادیث کا سماع کر لیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں باون ہجری میں ہوا پھر بریدہ وہاں سے اپنے بیٹوں کو لے کر بجستان چلے گئے۔ اور ایک طویل مدت تک ایک غازی کے طور پر وہاں مقیم رہے۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور مرو چلے گئے جو عراق کے راستے میں آتا ہے۔ وہ وہاں گئے تو اسے وطن بنالیا سلیمان بن بریدہ کا انتقال مرو میں ہوا۔ وہ اس وقت وہاں کے قاضی بھی تھے اور یہ ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے۔ یہ بات تمہاری رہنمائی اس طرف کرے گی کہ عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْخُرُوجَ مِنْ بَيْتِهِ اَنْ يُوَدِّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو دو رکعات پڑھ کر رخصت ہو

2514 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لَهَا: بِاَيِّ شَیْءٍ كَانَ يَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ، وَاِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَبْدَاُ اِذَا دَخَلَ بِالسِّوَاكِ، وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. (5: 47)

مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (ان کے

2514– إسناده ضعيف لضعف شريك –وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي الكوفي القاضي– فإنه سيء الحفظ. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/168 بذكر قصة السواك فقط. وأخرجه ابن ماجه (290) في الطهارة: باب السواك، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/182 و237 عن يزيد، عن شريك، به. وفيه: ويختم بركعتي الفجر. والحديث بذكر السواك صحيح، فقد أخرجه أحمد 6/41–42 و188 و192، ومسلم (253) في الطهارة: باب السواك، وأبو داود (51) في الطهارة: باب السواك في كل حين، من طريقين عن المقدام بن شريح، به.

www.islamicurdubooks.com

والد کہتے ہیں) میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے‘ تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے اور جب آپ کے ہاں سے تشریف لے جاتے تھے‘ تو کیا کرتے تھے‘ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے‘ تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے اور جب آپ تشریف لے جاتے تھے‘ تو دو نفل ادا کرتے تھے۔

فَصْلٌ فِی الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

فصل: جانور پر نماز ادا کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

باب: آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے

2515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ . (1:4)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر (سوار) ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس وقت آپ کا رُخ خیبر کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَائَهُ

نمازی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے اگرچہ قبلہ اس کے پیچھے کی طرف ہو

2516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

2515- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" 1/150- 151 . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7 و57، والشافعي فى "السنن" (79) ، ومسلم (700) (35) فى صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة فى السفر حيث توجهت، وأبو داوُد (1226) فى الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والنسائى 2/60 فى المساجد: باب الصلاة على الحمار، وأبو عوانة 2/343، والبيهقى 2/4. وأخرجه عبد الرزاق (4519) ، وأحمد 2/49 و57 و75 و83 و128، وابن خزيمة (1268) ، وأبو عوانة 2/343 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

2516- إسناده صحيح على شرطهما، إلا أن أبا الزبير -واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- خرج له البخارى مقرونًا . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسى. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم (540) (36) فى المساجد: باب تحريم الكلام فى الصلاة، والنسائى 3/6 فى السهو: باب رد السلام بالإشارة فى الصلاة، وابن ماجه (1018) فى إقامة الصلاة: باب المصلى يُسلم عليه كيف يرد، والبيهقى 2/258 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَاَدْرَكْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَاَشَارَ اِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي، فَقَالَ: اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ وَاَنَا اُصَلِّي، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ. (1:4)

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے جواب دیا: جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: تم نے مجھے جس وقت سلام کیا تھا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔

(راوی کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ اَيَّ جِهَةٍ تَوَجَّهَ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ سفر کے دوران اپنی سواری پر نماز ادا کر لیتا ہے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت کی طرف ہو

2517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي السَّفَرِ. (1:4)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَانَتْ صَلَاةَ سُبْحَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

2517- إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن يحيى بن أيوب لم يخرج له البخاري، ومن فوقه من رجالهما . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/151، ومن طريقه الشافعي في "السنن" (80) ، وأحمد 2/66، ومسلم (700) (37) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والنسائي 1/244 في كتاب الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4، وأخرجه كذلك أحمد 2/46 و56 و72 و81، والبخاري (1096) في تقصير الصلاة: باب الإيماء على الدابة، ومسلم (700) (38) من طرق عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد، وانظر الحديث (2421) .

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر ادا کی تھی وہ نفل نماز تھی فرض نماز نہیں تھی

2518 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَبَعَثَنِیْ مَبْعَثًا، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيْرُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ سَلَّمْتُ فَاَشَارَ وَلَمْ يُكَلِّمْنِیْ، فَنَادَانِیْ بَعْدُ وَقَالَ: اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ نَافِلَةً. (1:4)

۞ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت (سواری پر) سوار ہو کر چل رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اشارہ کیا آپ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی اس کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: میں اس وقت نفل نماز ادا کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ عمرو بن حارث کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی منفرد ہے

2519 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَثًا، فَوَجَدْتُهُ يَسِيْرُ مُشْرِقًا وَمُغْرِبًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ: يَا جَابِرُ، فَنَادَانِی النَّاسُ: يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ، قَالَ: ذَاكَ اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ. (1:4)

۞ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت مشرق کی طرف رخ کر کے یا مغرب کی طرف رخ کر کے چل رہے تھے (یعنی آپ سواری پر سوار تھے) میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس

2518– إسناده على شرط مسلم. وانظر ما بعده.

2519– إسناده قوى. وأخرجه النسائى 3/6 فى السهو: باب رد السلام بالإشارة فى الصلاة، عن محمد بن هاشم البعلبكى، عن محمد بن شعيب، بهٰذا الإسناد. والزيادات التى فى المتن منه.

www.islamicurdubooks.com

کے ذریعے اشارہ کیا میں واپس آیا (تھوڑی دیر بعد) آپ نے مجھے بلایا: اے جابر! لوگوں نے بھی مجھے بلایا: اے جابر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو سلام کیا تھا لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں نماز ادا کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَإِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرسکتا ہے اگرچہ قبلہ اس کی پشت کی طرف ہو

2520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلٰى رَاحِلَةٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِىْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ

(46:4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ انمار کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مشرق کی طرف رُخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسَافِرَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يَّتَنَفَّلَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاِنْ كَانَ ظَهْرُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی سواری پر نوافل ادا کرلے اگرچہ اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو

2521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ

2520- إسناده صحيح على شرط البخارى. عثمان بن عبد الله بن سراقة لم يخرج له مسلم . وأخرجه أحمد 3/300 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (4140) فى المغازى: باب غزو أنمار، والبيهقى 2/4 من طريقين عن ابن أبى ذئب، به.

2521- إسناده صحيح على شرط البخارى. عبد الرحمٰن بن إبراهيم لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجالهما، وأخرجه ابن خزيمة (1263) من طريق مُحمد بن مصعب، عن الأوزاعى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4510) و (4516)، والدارمى 1/356، والبخارى (400) فى الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، و (1094) فى تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، و (1099) باب ينزل للمكتوبة، والبيهقى 2/6 من طرق عن يحيى بن أبى كثير، به. قال الحافظ فى "الفتح" 1/503: والحديث دال على عدم ترك استقبال القبلة فى الفريضة، وهو إجماع، لكن رخص فى شدة الخوف.

www.islamicurdubooks.com

مُسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (5: 8)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جس کا رُخ مشرق کی سمت ہوتا تھا اور جب آپ نے فرض نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ سواری سے نیچے اترتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لِلْمُتَنَفِّلِ عَلَى رَاحِلَتِهِ

سواری پر نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدہ کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2522 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ فِي السَّفَرِ فِي السُّبْحَةِ يُومِءُ بِرَاْسِهِ اِيمَاءً. (1: 4)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ سر کے اشارے سے (رکوع اور سجدے کر رہے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الْمُتَنَفِّلِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَجِبُ اَنْ تَكُونَ فِي الْاِيمَاءِ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سواری پر نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے سجدہ کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ وہ اشارہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں (سر کو) زیادہ جھکائے گا

2523 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ:

2522- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم. وابن نمر: هو عبد الرحمٰن بن نمر اليحصبي أبو عمرو الدمشقي. وأخرجه البخاري (1105) في تقصير الصلاة: باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها، والبيهقي 2/5 من طريق شعيب، عن الزهري، بهذا الإسناد.

2523- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد صرح أبو الزبير بالسماع من جابر. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1270). وأخرجه عبد الرزاق (4521) عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5422)، وأحمد 3/332 و379 و388- 389، وأبو داود (1227) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والترمذي (351) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث ما توجهت به، والبيهقي 2/5 من طريق سفيان، عن أبي الزبير، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے آپ نوافل ادا کر رہے تھے خواہ آپ کا رُخ کسی بھی طرف ہوتا ہم آپ رکوع کے مقابلے میں، سجدہ کرتے ہوئے زیادہ جھک جاتے تھے آپ اشارے کے ساتھ (رکوع اور سجدہ کر رہے تھے)

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

سواری پر آدمی کے نوافل ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2524 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَةِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً. (5: 8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نفل ادا کر رہے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور آپ اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کر رہے تھے آپ رکوع کے مقابلے میں سجدے میں زیادہ جھک رہے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُتَنَفِّلِ اِذَا صَلّٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

جب آدمی سواری پر نماز ادا کر رہا ہو تو نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدے کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2525 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي النَّوَافِلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ. (5: 8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھک رہے تھے۔

2524– رجاله رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله . حجاج: هو حجاج بن محمد المصيصي الأعور الحافظ الثقة الثبت . وأخرجه البيهقي 2/5 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن حجاج، بهذا الإسناد.

2525– رجاله ثقات رجال الصحيح، وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

فَصْلٌ فِیْ صَلَاةِ الضُّحٰی

فصل: چاشت کی نماز کا بیان

2526 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّجِيءَ مِنْ سَفَرٍ. (5: 15)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت میں نماز ادا کر لیتے تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں کہمس بن حسن نامی راوی منفرد ہے

2527 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

2526- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو بكر بن أبی شيبة فی "المُصَنَّف" 2/407، وأحمد 6/204، والترمذی فی "الشمائل" (285)، والبغوی (1003) من طريق وكيع، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (1230) . وأخرجه أحمد 6/171، ومسلم (717) (76) فی صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائی 4/152 فی الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طرق عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه الطيالسی (1554) عن أبی شعيب الصلت بن دينار، عن عبد الله بن شقيق، به. وانظر "الفتح" 3/52-53 و55-56.

2527- إسناده صحيح على شرط مسلم . يزيد بن زريع سمع من الجريری قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم (717) (75)، وأبو داؤد (1292) فی الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائی 4/152، والبيهقی 3/50 من طرق عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد -وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه أحمد 6/218، وأبو عوانة 2/268، والبيهقی 3/49- 50 من طريق سعيد الجريری، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بَعْدَمَا حَطَمَهُ السِّنُّ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مِنَ الْمُفَصَّلِ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(15:5)

عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی (تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورتیں ملا کر پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ مفصل سورتیں (ملا کر) پڑھتے تھے میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور متعین مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ کسی بھی متعین مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور نہ ہی آپ نے کبھی کسی مہینے کے روزے چھوڑے ہیں یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَتْ بِهِ عَائِشَةُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا منفرد ہیں

2528 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ. (5: 15)

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَفَى ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ مَغِيبِهِ، أَرَادَ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ بِحَضْرَةِ النَّاسِ دُوْنَ الْبَيْتِ، وَذَاكَ أَنَّ مِنْ

2528- إسناده قوى. إسحاق بن إبراهيم: ثقة روى له البخارى، وسالم بن نوح العطار: مختلف فيه، قال أحمد: ما بحديثه بأس، وقال أبو زرعة: لا بأس به صدوق ثقة، ووثقه الساجى وابن قانع، وقال ابو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال النسائى: ليس بالقوى، وقال ابن عدى: عنده غرائب وأفراد، وأحاديثه محتملة متقاربة، وذكره المؤلف فى "الثقات" وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة (1229) عن إسحاق بن إبراهيم الصواف، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

خُلُقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ أَكْثَرُ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مِنَ الْأَسْفَارِ وَالْغَزَوَاتِ كَانَ ضُحًى مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَنَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز صرف اس وقت ادا کرتے تھے جب آپ سفر سے تشریف لاتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کی نفی کی ہے۔ البتہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے یا (شہر سے) غیر حاضری کے بعد واپس تشریف لاتے تھے (تو اس کا حکم مختلف ہے) آپ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ لوگوں کو مسجد میں مل لیں نہ کہ گھر پر ملیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کسی سفر سے یا غزوہ سے چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے جو دن کا ابتدائی حصہ ہوتا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ کوئی شخص رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس (طویل غیر حاضری کے بعد) چلا جائے۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ عَائِشَةَ صَلَاةَ الضُّحٰى لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

2529 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَابْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. (5: 15)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِثْبَاتُ عَائِشَةَ صَلَاةَ الضُّحٰى لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَتْ بِهِ فِي الْبَيْتِ دُونَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2529- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وابن كثير: محمد بن كثير العبدي، ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي مولاهم، ومعاذة: هي معاذة بنت عبد الله العدوية أم الصهباء البصرية . وأخرجه الطيالسي (1571)، ومسلم (719) (78) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي في "الشمائل" (282)، وابن ماجه (1381) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقي 3/47، والبغوي (1005) من طريق شعبة عن يزيد الرشك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (719) (78) من طريق عبد الوارث، عن يزيد الرشك، به . وأخرجه عبد الرزاق (4853)، وأحمد 6/145 و168 و265، ومسلم (819) (79)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/436، وأبو عوانة 2/267-268، والبيهقي 3/47 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

معاذہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ چار رکعات ادا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا مزید ادا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے ان کی مراد گھر ہے۔ باجماعت نماز والی مسجد مراد نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تمہاری نمازوں میں سب سے افضل نماز وہ ہے جو تم اپنے گھر میں ادا کرو۔ البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے

2530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ وَاحِدٍ، فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُرَتِّلُ السُّورَةَ حَتّٰى تَكُونَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. (5: 15)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو دیکھا' آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے سے لمبی سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحٰى

ان رکعات کی تعداد کا تذکرہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں ادا کیا کرتے تھے

2530- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والطبراني في "الكبير" 23/ (343) من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2508).

www.islamicurdubooks.com

2531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ . (5: 15)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوَاظِبَ عَلَى سُبْحَةِ الضُّحَى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے

2532 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَنَّ النَّاسُ بِهِ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . (5: 15)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ یہ بیان کرتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے عمل اس لئے چھوڑ دیئے تھے آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں لوگ ان کو سنت کے طور پر اختیار نہ کرلیں اور پھر وہ ان پر فرض نہ ہو جائیں۔

2531- المطلب بن عبد الله بن حنطب، وثقه أبو زرعة ويعقوب بن سفيان والدارقطني، إلا أنهم اختلفوا في سماعه من عائشة، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لم يدرك عائشة، وعامة حديثه مراسيل، وقال أبو زرعة: أرجو أن يكون سمع منها، وباقي السند على شرط مسلم.

2532- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، حدثنا الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/152-153، ومن طريقه أحمد 6/178، والبخاري (1128) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل، ومسلم (718) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داوٗد (1293) في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/75، والبيهقي 3/50، وأبو عوانة 2/266-267 عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/169-170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق (4867)، ومن طريقه أبو عوانة عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/209-210 عن وكيع، والبخاري (1177) في التهجد: باب من لم يصل الضحى ورآه واسعًا، عن آدم، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به - بالقسم الأول منه. وقد أورده المؤلف برقم (312) و (313).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَكْفِي الْمَرْءَ آخِرَ النَّهَارِ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا مِنْ اَوَّلِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعات ادا کر لینا اس کے لئے دن کے آخری حصے تک کافی ہوتا ہے

2533 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرْدًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ. (1: 2)

✿✿ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الضُّحٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَجَاءَ كِفَايَةِ آخِرِ النَّهَارِ بِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے آخری حصے تک کفایت کی اُمید رکھتے ہوئے چاشت کے وقت چار رکعات ادا کر لے

2534 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا

2533- إسناده حسن. برد: هو ابن سنان الدمشقي. وأخرجه الدارمي 1/338 عن أبي النّعمان، عن المعتمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/287، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/35 من طريقين عن بُرد بن سنان، به. وأخرجه أحمد 6/286-287، وأبو داوُد (1289) في الصلاة: باب صلاة الضحى، من طريق سعيد بن عبد العزيز، وأحمدُ 6/287 من طريق محمد بن راشد، كلاهما عن كثير بن مرة، عن نعيم، به -وليس فيه قيس الجذامي وللحديث طرق أخرى عند أحمد 6/286-287.

2534- إسناده صحيح. دحيم لقب عبد الرحمٰن بن إبراهيم بن عمرو العثماني مولاهم الدمشقي الحافظ المتقن، وأبو إدريس الخولاني: هُوَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وُلِدَ في حياة النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين، وسمع من كبار الصحابة، ومات سنة ثمانين، وكان عالمَ الشام بعد أبي الدرداء. وأخرجه أحمد 4/153 و201، من طريقين عن أبان بن يزيد، عن قتادة، عن نعيم بن همّار، عن عقبة بن عامر. فجعله من مسند عقبة لا من مسند نعيم، وكلاهما له صحبة، فلا يضر ذلك. وفي الباب عن أبي الدرداء وأبي ذر عند الترمذي (475) وإسناده قوي. وهو عند أحمد 6/440 و451 من طريق أخرى عن أبي الدرداء.

www.islamicurdubooks.com

دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى السَّائِبِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِى اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ. (1: 2)

❀❀ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اَعْظَمِ الْغَنِيمَةِ لِمُعَقِّبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى

صبح کی نماز کے بعد چاشت کی دو رکعات ادا کرنے والے شخص کے لئے سب سے زیادہ غنیمت کے اثبات کا تذکرہ

2535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَعْظَمُوا الْغَنِيمَةَ وَاَسْرَعُوا الْكَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا رَاَيْنَا بَعْثَ قَوْمٍ اَسْرَعَ كَرَّةً، وَلَا اَعْظَمَ غَنِيمَةً، مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَسْرَعَ كَرَّةً وَاَعْظَمَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ؟ رَجُلٌ تَوَضَّاَ فِي بَيْتِهِ فَاَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ تَحَمَّلَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، فَقَدْ اَسْرَعَ الْكَرَّةَ، وَاَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ. (1: 2)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہیں بہت سا مال غنیمت ملا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کبھی بھی کوئی ایسی مہم نہیں دیکھی جو اتنی جلدی واپس آ گئی ہو جسے

2535- إسناده محتمل للتحسين. حميد بن صخر ذكره المؤلف في "الثقات" 6/188-189، فقال: حميد بن زياد أبو صخر الخراط من أهل المدينة مولى بني هاشم، يروى عن نافع ومحمد بن كعب، روى عنه حيوة بن شريح، وهو الذي يروى عنه حاتم بن إسماعيل، ويقول: حميد بن صخر، وإنما هو حميد بن زياد أبو صخر، لا حميد بن صخر، وهو مختلف فيه. وقال ابن عدى: هو عندى صالح الحديث، وإنما أنكر عليه هذان الحديثان "المؤمن مؤالف" و"في القدرية"، وسائر حديثه أرجو أن يكون مستقيمًا. روى له الجماعة غير البخارى، فإنه روى له في "الأدب المفرد" حديثين. وأخرجه ابن عدى في "الكامل" 2/691 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأورده المنذرى في "الترغيب والترهيب" 1/463-464 ونسبه إلى أبي يعلى والبزار وابن حبان، وقال: وبيّن البزار في روايته أن الرجل أبو بكر رضي الله عنه. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/175 وفي إسناده ابن لهيعة، وعند الطبراني في "الكبير"، قال المنذرى: إسناده جيد.

www.islamicurdubooks.com

اتنا زیادہ مال غنیمت ملا ہو جتنا اس مہم کو ملا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس مہم سے زیادہ تیزی سے واپس آنے اور زیادہ مال غنیمت حاصل کرنے کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد جائے وہاں صبح کی نماز ادا کرے پھر اس کے بعد (وہ وہیں بیٹھا رہے اور پھر) چاشت کی نماز ادا کرے تو وہ شخص جلدی بھی واپس آ جاتا ہے اور اسے زیادہ مال غنیمت بھی حاصل ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى

نبی اکرم ﷺ کا چاشت کی دو رکعات ادا کرنے کی تلقین کرنے کا تذکرہ

2536 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: الْوِتْرُ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنے کی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات پڑھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

2536– إسناده صحيح على شرط الشيخين. عباس الجريرى: هو عباس بن فرّوخ الجريرى البصرى، وأبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمٰن بن مَلّ النهدى، مشهور بكنيته، مخضرم: ثقة ثبت عابد. وأخرجه أبو داوٗد الطيالسى (2392)، وأحمد 2/459، والبخارى (1178)، فى التهجد: باب صلاة الضحى فى الحضر، ومسلم (721) فى صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائى 3/229 فى قيام الليل: باب الحث على الوتر قبل النوم، والبيهقى 4/293 من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/459، والبخارى (1981) فى الصوم: باب صيام البيض، ومسلم (721)، والنسائى 3/229، والبيهقى 3/36 و4/293 من طريقين عن أبى عثمان النهدى، به. وأخرجه مسلم (721)، والدارمى 2/18–19، والبيهقى 3/47 من طريقين عن أبى هريرة. وصححه ابن خزيمة (1222) و (1223).

2537– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو –وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى المدنى– فقد روى له البخارى مقرونًا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وأبو مرة مولى أم هانء: هو يزيد الهاشمى. وأخرجه أحمد 6/342 عن يزيد بن هارون، بهٰذا الإسناد و 6/343 من طريق الضحاك بن عثمان، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، به مختصرًا. وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/152 عن أبى النضر، عن أبى مرة، عن أم هانء نحوه. وقد تقدم عند المؤلف (1189)، وانظر (1190).

www.islamicurdubooks.com

هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: وَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُرَّةَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ اَدْرَكَ اُمَّ هَانِئٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَجَرْتُ حَمُوَيَّ، فَزَعَمَ ابْنُ اُمِّي، تَعْنِي عَلِيًّا، اَنَّهُ قَاتِلُهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ: وَصَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبٍ عَلَيْهِ، وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

❀❀ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے ابومرہ کو دیکھا ہے وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھے انہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی زیارت کا شرف حاصل تھا وہ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے اور میرے بھائی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام ہانی جسے تم نے پناہ دی ہے ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی انڈیلا اور غسل کیا' پھر کپڑے کو لحاف کے طور پر لپیٹ لیا اس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں) پر ڈال لئے پھر آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ فِي صَلَاةِ الضُّحَى بَيْنَ قِيَامِهِ وَرُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

چاشت کی نماز میں قیام' رکوع' سجدہ ایک جتنا کرنے کا تذکرہ

2538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ، اَخْبَرَتْنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَمَرَ بِثَوْبٍ، فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ فِيهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوعُهُ اَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے اس بارے میں تحقیق کی اور مجھے اس بات کی بڑی جستجو تھی' مجھے کوئی ایسا شخص ملے جو مجھے اس بارے میں بتائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے' تو مجھے صرف سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا ملیں جنہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا: انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے آپ کے حکم کے تحت آپ کے پردے کے لئے کپڑا لٹکا دیا آپ نے غسل کیا' پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا

www.islamicurdubooks.com

کی میں اندازہ نہیں کرسکتی' ان میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ کو اس وقت میں نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ صَلَاةَ الضُّحَى عِنْدَ تَرْمِيضِ الْفِصَالِ مِنْ صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب ریت گرم ہو' تو چاشت کی نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے

2539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ الضُّحَى فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

❀❀ حضرت زید بن ارقم کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے مسجد قباء میں کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو یہ بات ارشاد فرمائی یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' اس وقت کے علاوہ وقت میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک لوگوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے' جب (اونٹ کے) بچوں کے لیے ریت گرم ہو جائے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِصَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کیلئے صدقہ (کرنے) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ

2540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2539- إسناده صحيح على شرطهما . القاسم الشيباني: هو القاسم بن عوف. والحديث في "مسند أبي يعلى الكبير" من رواية الأصبهانيين. وأخرجه مسلم (748) (143) في صلاة المسافرين: باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال، عن أبي خيثمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/367 و372، ومسلم (748) (143)، والبيهقي 3/49 من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (155)، وابن خزيمة 2/230، وأبو عوانة 2/270 من طريقين عن أيوب السختياني، به. وأخرجه أحمد 4/366 و374-375، والطيالسي (687)، ومسلم (748) (144)، وابن خزيمة (1227)، والطبراني في "الكبير" (5108) و(5109) و(5110) و(5111) و(5112) و(5113)، وأبو عوانة 2/271، والبيهقي 3/49، والبغوي (1010) من طريقين عن القاسم الشيباني، به.

2540- إسناده قوي على شرط مسلم. وقد تقدم برقم (1643).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): فِی الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا، عَلٰی کُلِّ مَفْصِلٍ صَدَقَةٌ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَنْ یُطِیْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُنَحِّی الْاَذٰی، وَاِلَّا فَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان میں تین سو ساٹھ (**360**) جوڑ ہوتے ہیں اور ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم تکلیف دہ چیز کو پرے کر دو ورنہ چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرلو''۔

فَصْلٌ فِي التَّرَاوِيحِ

تراویح کا بیان

2541 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ: نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابُوْا، اَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ مسجد کے ایک گوشے میں رمضان کے مہینے میں نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں عرض کی گئی: یہ کچھ لوگ ہیں، جنہیں قرآن نہیں آتا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں وہ لوگ ان کے نماز کی پیروی کر رہے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) انہوں نے جو کیا ہے وہ عمدہ ہے۔

2542 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

2541- إسناده ضعيف، مسلم بن خالد -وهو الزنجي المكي الفقيه- سيّء الحفظ . وهو عند ابن خزيمة (2208) . وأخرجه أبو داوُد (1377) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، ومن طريقه البيهقي 2/495 عن أحمد بن سعيد الهمداني، حدثنا عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد . ثم قال أبو داوُد: ليس هٰذا الحديث بالقوى، مسلم بن خالد ضعيف . وأخرجه البيهقي 2/495 من طريقين عن ابن وهب .

2542- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 1/113. ومن طريق مالك أخرجه: البخاري (1129) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، ومسلم (761) (177) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، وأبو داوُد (1373) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان والنسائي 3/202 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبيهقي 2/492-493، والبغوي (989) . وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اگلی رات جب آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تیسری یا چوتھی رات میں بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے' صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کیا (یعنی تم لوگ جو نماز ادا کرنے آئے تھے) وہ میں نے دیکھ لیا تھا لیکن میں اس لئے تمہاری طرف نہیں آیا مجھے یہ اندیشہ تھا' یہ تم پر فرض ہو جائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى النَّاسُ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَكَثُرَ النَّاسُ حَتّٰى عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ، فَطَفِقَ النَّاسُ يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْ ذٰلِكَ ، وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، يَقُولُ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَذٰلِكَ كَانَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، حَتّٰى جَمَعَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَامَ بِهِمْ فِي رَمَضَانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ فِي رَمَضَانَ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لے گئے۔آپ نے مسجد میں نماز ادا کی لوگوں نے بھی (آپ کی اقتداء میں) نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت

2543- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، عن زكريا بن يحيى، عن إسحاق، بهٰذا الإسناد - بأخصر مما هنا. وأخرجه بهٰذا اللفظ ابنُ خزيمة (2207)

www.islamicurdubooks.com

کی تو (دوسری رات) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ تیسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی یہاں تک کہ مسجد ان کے لئے کم پڑ گئی۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے لوگ کہتے رہے: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''امابعد! گزشتہ رات تمہاری حالت مجھ سے مخفی نہیں تھی لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' رات کی نماز تم پر فرض قرار دے دی جائیگی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے) نبی اکرم ﷺ رمضان میں لوگوں کو نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ عزیمت کے ساتھ انہیں حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش کر دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے ابتدائی دور میں معاملہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے اکٹھا کیا' تو وہ رمضان میں انہیں تراویح پڑھایا کرتے تھے یہ لوگوں کا وہ پہلا اجتماع تھا جو رمضان میں کسی قاری کے پیچھے ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ گے'' اس سے آپ کی مراد رات کے نوافل ادا کرنا ہے

2544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى،

2543–عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه البيهقي 2/493 من طريق محمد بن عبيد بن عبد الواحد، عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، عن عقيل عن الزهري، به . وأخرجه البخاري (924) في الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء : أما بعد، و (2012) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، به مختصرًا.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُوْنَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز ادا کی سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو پہلے سے زیادہ لوگ اکٹھے ہوگئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اگلی رات لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات تعداد زیادہ چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے انہیں پڑھائی لوگوں نے آپ کے پیچھے اقتداء میں نماز ادا کی جب چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے کچھ لوگوں نے عرض کرنا شروع کیا: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے گی اور تم اس سے عاجز آجاؤ گے (یعنی اسے ادا نہیں کر پاؤ گے)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ النَّاسِ التَّرَاوِيْحَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْسَتْ سُنَّةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کا تراویح کی نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے

2545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2544- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (761) (178) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2545- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُوْنَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ يُصَلِّيْ بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے وقت مسجد تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بارے میں بات چیت کی تو زیادہ تعداد میں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رات بھی تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات اہل مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے انہیں نماز پڑھائی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ارشاد فرمایا:

''اما بعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' تم پر رات کے نوافل فرض کر دیئے جائیں گے اور تم اس سے عاجز آ جاؤ گے (یعنی انہیں ادا کر پاؤں گے)''۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذَا قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرتا ہے

2546 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلِاحْتِسَابُ: قَصْدُ الْعَبِيْدِ اِلٰى بَارِئِهِمْ بِالطَّاعَةِ رَجَاءَ الْقَبُوْلِ

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے بارے میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احتساب سے مراد یہ ہے کہ بندہ اطاعت کے ہمراہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کا قصد کرے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہوئے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ كُلِّهٖ لِمَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ التَّرَاوِيحَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے تمام رات نوافل ادا کرنے کے اجر کو نوٹ کر لینا جو امام کے ہمراہ تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے

2547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

2546- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائى 4/155 فى الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، والبيهقى 2/492 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/113 عن الزهرى، به. ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق (7719)، وأبو داوٗد (1371) فى الصلاة: باب فى قيام شهر رمضان، والنسائى 3/201-202 فى قيام الليل: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، و4/156 فى الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه، و 8/118 فى الإيمان: باب قيام رمضان، وابن خزيمة (2202)، والبيهقى 2/492. وأخرجه أحمد 2/281 و289، والبخارى (2008) فى صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم (759) (174) فى صلاة المسافرين: باب الترغيب فى قيام رمضان، وأبو داوٗد (1371)، والترمذى (808) فى الصوم: باب الترغيب فى قيام رمضان، والنسائى 4/156، والبيهقى 2/492 من طرق عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 2/408 و423، والدارمى 2/26، والنسائى 4/157 و8/118، وابن ماجه (1326) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قيام شهر رمضان، والبغوى (1707) من طريقين عن أبى سلمة، به. وأخرجه البخارى (2009)، ومسلم (759) (173)، والنسائى 3/201 و4/156 و8/117 و118، وابن خزيمة (2203)، والبيهقى 1/492-492، والبغوى (988) من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (7720) من طريق الزهرى، عن حميد مرسلًا. (1) إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، والوليد بن عبد الرحمٰن: هو الجرشى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (2206). وأخرجه النسائى 3/202-203 فى قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، عن هنّاد، عن محمد بن الفضيل، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/159-160 و163، والدارمى 2/26-27، وأبو داوٗد (1375) فى الصلاة: باب فى قيام شهر رمضان، والنسائى 3/83-84 فى السهو: باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، وابن ماجه (1327) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى قيام شهر رمضان، وابن الجارود (403) من طرق عن داوٗد بن أبى هند، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ يَنْتَظِرُ اللَّيْلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَجَمَعَ اَهْلَهُ وَنِسَائَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُوْرُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِي ذَرٍّ: لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ، يُرِيْدُ: مِمَّا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ لَا مِمَّا مَضٰى مِنْهُ، وَكَانَ الشَّهْرُ الَّذِي خَاطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ بِهٰذَا الْخِطَابِ فِيْهِ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، فَلَيْلَةُ السَّادِسَةِ مِنْ بَاقِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ، وَلَيْلَةُ الْخَامِسَةِ مِنْ بَاقِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِيْنَ

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں چھٹی رات میں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے ہمیں پانچویں رات میں نوافل پڑھائے تھے یہاں تک کہ آپ رات کا انتظار کرنے لگے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس باقی رہ جانے والی رات میں نفل پڑھائیں (تو یہ مناسب ہوگا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ نماز ادا کرے یہاں تک کہ اسے مکمل کرے تو اسے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک اس مہینے میں تین دن باقی رہ گئے' تو آپ نے ہمیں تیسری رات میں نماز پڑھائی۔ آپ نے اپنے اہل خانہ اور اپنی ازواج کو بھی اکٹھا کیا آپ نے ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا' ہماری فلاح رہ جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: فلاں سے مراد کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: سحری۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ چھٹی رات میں آپ نے ہمیں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے پانچویں رات میں ہمیں نوافل پڑھائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو عشرہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کی چھٹی یا پانچویں رات۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ جو مہینہ گزر چکا تھا۔ اس کی پانچویں یا چھٹی رات' کیونکہ وہ مہینہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خطاب کیا تھا۔ اس میں انتیس دن تھے۔ تو انتیس دنوں والے مہینے کے باقی حصے کی چھٹی رات چوبیسویں رات تھی۔ اور 29 دن والے مہینے کے باقی حصے کی پانچویں رات پچیسویں رات ہوگی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

www.islamicurdubooks.com

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ؟ فَقُلْنَا: مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِىَ ثَمَانٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِىَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، فَالْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کا کتنا حصہ گزر چکا ہیں ہم نے عرض کی: بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' بلکہ بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں مہینہ کبھی انتیس (29) کا ہوتا ہے' تو تم اس رات کو تلاش کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْقَارِءِ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّؤُمَّ بِالنِّسَاءِ التَّرَاوِيحَ جَمَاعَةً

رمضان کے مہینے میں امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' کہ وہ تراویح کی نماز باجماعت میں خواتین کی امامت کرے

2549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ مِنِّى اللَّيْلَةَ شَىْءٌ فِىْ رَمَضَانَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَىُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِىْ دَارِىْ قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّىْ بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات رمضان کے حوالے سے مجھے کچھ مشکل پیش آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا تھی؟ اے ابی! انہوں نے عرض کی: ہمارے گھر کی کچھ خواتین تھی۔ انہوں نے یہ کہا ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں ہم آپ کی نماز کی پیروی کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

2548- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/251، وابن ماجه (1656) فى الصيام: باب ما جاء فى "الشهر تسع وعشرون"، والبيهقى 4/310 من ثلاثة طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى 4/310 من طريق أبى مسلم عبيد الله بن سعيد قائد الأعمش، عن الأعمش، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن أبى هريرة.

2549- إسناده ضعيف، لضعف عيسى بن جارية الأنصارى المدنى. يعقوب القمى: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعرى أبو الحسن القمى، قال النسائى: ليس به بأس، وقال أبو القاسم الطبرانى: ثقة، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال الدارقطنى: ليس بالقوى، وقال الإمام الذهبى فى " الكاشف ": صدوق، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق يهم. وهو فى "مسند أبى يعلى" (1801). وأورده الحافظ الهيثمى فى "المجمع" 2/74 وقال: رواه أبو يعلى والطبرانى بنحوه فى "الأوسط" وإسناده حسن.

www.islamicurdubooks.com

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِمَامَةِ الرَّجُلِ النِّسْوَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ جَمَاعَةً

مرد کا رمضان کے مہینے میں باجماعت نماز میں خواتین کی امامت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2550 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ - قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِي دَارِي قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّي بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گزشتہ رات مجھے کچھ پریشانی ہوئی یعنی رمضان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابی! وہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: میرے گھر کی خواتین نے کہا: ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں' تو ہم آپ کی نماز کی پیروی کریں گی۔ حضرت ابی نے بتایا: میں نے ان خواتین کو آٹھ رکعات نماز پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا تاہم آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

2550- إسناده ضعيف. وهو مكرر ما قبله

www.islamicurdubooks.com

فَصْلٌ فِىْ قِيَامِ اللَّيْلِ

فصل: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

2551 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ جَارًا لَهُ، اَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ: اَخْبِرِيْنِىْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ ، قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ وَلَا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ

فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: (يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) (المزمل: 1) ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا افْتَرَضَ الْقِيَامَ فِىْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا فِى السَّمَاءِ ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا التَّخْفِيْفَ فِىْ آخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَتِهِ

❀❀ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کی تلاوت نہیں کی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق' قرآن تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' اب میں اٹھ جاتا ہوں اب اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

تو میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے اس سورۃ کی تلاوت نہیں کی ہے؟ ''اے چادر اوڑھنے والے'' میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آغاز میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا فرض قرار دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال

2551- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف" عبد الرزاق برقم (4714)، وصححه ابن خزيمة (1078) و (1127). وتقدم تخريجه عند الحديث (2420).

www.islamicurdubooks.com

تک رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے اختتامی حصے کو بارہ ماہ تک آسمان میں روکے رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کر دیا تو رات کے وقت نوافل ادا کرنا نفل قرار پایا جو پہلے فرض تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ جُعِلَتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا بَعْدَ اَنْ كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي الْبِدَايَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رات کے نوافل نبی اکرم ﷺ کے لئے نفل قرار دیئے گئے تھے اس سے پہلے آغاز میں یہ آپ پر فرض تھے

2552 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ، اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ سعد بن ہشام' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اس بات کو پسند کرتے تھے' اسے باقاعدگی سے ادا کریں اور اگر آپ نیند یا بیماری یا تکلیف وغیرہ جیسی کسی مصروفیت کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ حَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ الَّتِي عَلٰى قَافِيَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ نَوْمِهِ بِانْتِبَاهِهِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت بیدار ہونے پر نوافل ادا کر کے شیطان کی لگائی ہوئی ان گرہوں کو کھولنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو وہ مسلمان شخص کے سونے کے وقت اس کی گدی پر لگاتا ہے

2553 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَابِدُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ

2552- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1170)، وقد تقدم تخريجه برقم (2420).

www.islamicurdubooks.com

تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گدی پر گرہ لگاتا ہے' جب وہ بندہ سوتا ہے وہ تین گرہیں لگاتا ہے' ہر گرہ پر وہ یہ کہتا ہے' رات بہت لمبی ہے تم سوئے رہو اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز ادا کرے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگلے دن وہ شخص چاق و چوبند خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ اس کا مزاج بھی ٹھیک نہیں ہوتا اور وہ کاہل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى قَافِيَةِ رُؤُسِ النِّسَاءِ كَعَقْدِهِ عَلٰى رُؤُسِ قَافِيَةِ الرِّجَالِ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان خواتین کی گدی پر بھی گرہیں لگاتا ہے جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2554 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، انْحَلَّتِ الْعُقَدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو بھی مرد یا عورت (سوتے ہیں) تو ان کے سونے کے وقت ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' تو گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔

2553- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان المدني، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز المدنيّ. وهو في "الموطأ" 1/176. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1142) في التهجد: باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصلّ بالليل، وأبو داؤد (1306) في الصلاة: باب قيام الليل. وأخرجه أحمد 2/243، ومسلم (776) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/203-204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1131) من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3269) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبيهقي 3/15-16 من طريق يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

2554- إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1133) وأخرجه أحمد 3/315، وابن خزيمة 2/176 من طرق عن الأعمش، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِهِ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر وضو کے مقام پر گرہ لگاتا ہے

2555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهُ اِلَى الطَّهُوْرِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ لِيَسْاَلَنِيْ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ

❀ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آج تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اس کو جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے''۔

تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اٹھتا ہے وہ وضو کرنے کے لئے جاتا ہے اس پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ حجاب کے پیچھے سے فرماتا ہے: تم لوگ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے آپ کو اس لئے تیار کر رہا ہے تاکہ مجھ سے

2555- إسناده صحيح . أبو عُشَّانة: هو حيُّ بن يؤمن المصري. وأخرجه أحمد 4/201 عن هارون، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/159 عن حسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 17/ (743) من طريق عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. وأخرج القسم الأول منه الطبراني 17/ (832) من طريق أحمد بن صالح، عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أبي عشانة، به. وأخرجه كذلك أحمد 4/156، والطحاوي في "مشكل الآثار" (416)، وأبو يعلى (1751)، والطبراني 17/904 من طريق هشام بن أبي رقية، عن عقبة بن عامر. وأورده المؤلف برقم (1052) بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

مانگے آج یہ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ عَلٰى تَهَجُّدٍ كَانَ مِنْهُ بِاللَّيْلِ

ایسے شخص کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جو ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس نے رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کی ہوتی ہے

2556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُّسْلِمٍ، ذَكَرٍ وَّلَا اُنْثٰى، يَنَامُ اِلَّا وَعَلَيْهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ هُوَ تَوَضَّا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَصْبَحَ نَشِيْطًا قَدْ اَصَابَ خَيْرًا، وَقَدِ انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، وَاِنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ اَصْبَحَ وَعُقَدُهُ عَلَيْهِ، وَاَصْبَحَ ثَقِيْلًا كَسْلَانًا لَمْ يُصِبْ خَيْرًا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سوتا ہے اس پر گرہیں لگ جاتی ہیں وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر کے نماز کے لئے اٹھتا ہے تو وہ چاق و چوبند حالت میں صبح کرتا ہے اس نے بھلائی حاصل کر لی ہوتی ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں اور اگر وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اس کی سب گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ بوجھل ذہن کے ساتھ کاہلی کے عالم میں صبح کرتا ہے اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِجْتِهَادُ فِيْ لُزُوْمِ التَّهَجُّدِ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، وَالثَّبَاتُ عِنْدَ اِقَامَةِ كَلِمَةِ اللّٰهِ الْعُلْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی تاریکی میں تہجد کی ادائیگی میں بھرپور اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے میں ثابت قدم رہے

2557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

2556- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث (2554). وقوله "كسلانًا": هذا على لغة بني أسد، فإنهم يصرفون كل صفة على فعلان، لأنهم يؤنثون بالتاء، ويستغنون فيه بفعلانة عن فَعْلَى، وغيرهم لا يصرفه فيقولون: كسلان.

2557- إسناده قوي. حماد بن سلمة سَمِعَ من عطاء قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 252. وأخرجه البيهقي 9/164 من طريق يوسف بن يعقوب، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/416، وأبو داود (2536) في الجهاد: باب في الرجل يشرى نفسه، وابن أبي عاصم في "السنة" (569)، والبيهقي 9/46 من طرق عن حماد بن سلمة، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض. وصححه الحاكم 2/112.

www.islamicurdubooks.com

سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ مِنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوا اِلَى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ النَّاسُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الِانْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى اُهْرِيقَ دَمُهُ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوا اِلَى عَبْدِي، رَجَعَ رَجَاءً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى اُهْرِيقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہمارا پروردگار دو بندوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو (رات کے وقت) اپنے بستر اور لحاف میں سے اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو یہ اپنے بستر اور لحاف میں اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے۔

دوسرا شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے لوگ پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص بھی جانتا ہے پسپا ہونے کی صورت میں اس پر کیا وبال ہوگا اور واپس آنے کی صورت میں اسے کیا اجر و ثواب ملے گا تو وہ واپس (میدانِ جنگ میں) آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے جو میرے پاس ہے یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ تَعْجِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ مِنَ الثَّائِرِ عَنْ فِرَاشِهِ وَاَهْلِهِ يُرِيدُ مُفَاجَاةَ حَبِيبِهِ

اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ایسے شخص پر خوشی کا اظہار کرنے کا تذکرہ جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے اپنی بیوی اور بستر سے الگ ہوتا ہے

2558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلَى صَلَاتِهِ،

2558- حديث صحيح، لكن في هذا الإسناد روح بن أسلم وهو ضعيف. وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ، ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ، وَرَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ، رَجَعَ رَجَاءً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے بستر اور لحاف میں سے' اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے بستر سے اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص جانتا ہے پسپا ہونے پر اسے کیا وبال ہوگا اور واپس (جنگ میں) آنے پر کیا اجر وثواب ملے گا' تو وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے' جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے' جو میرے پاس ہے یہاں تک کے اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْقَائِمِ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ يَتَمَلَّقُ اِلٰى مَوْلَاهُ

رات کی تاریکی میں نوافل ادا کرنے والا شخص' جو اپنے پروردگار کی خوشامد کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

2559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِيْ، وَقَرَّتْ عَيْنِيْ، اَنْبِئْنِيْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اِذَا عَمِلْتُ بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: اَطْعِمِ الطَّعَامَ، وَاَفْشِ السَّلَامَ، وَصِلِ الْاَرْحَامَ، وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنْبِئْنِيْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، اَرَادَ بِهٖ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا جَوَابُ الْمُصْطَفٰى اِيَّاهُ، حَيْثُ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ، فَهٰذَا جَوَابٌ

2559- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة. وقد تقدم عند المؤلف برقم (508). وفي الباب ما يشهد له من حديث عبد الله بن سلام، وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم (489) من الجزء الثاني.

www.islamicurdubooks.com

خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهٖ، لَا اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَخْلُوقًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو دیکھا' تو میرا نفس پاکیزہ ہوگیا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتا دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جب میں اس پر عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام کو پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت نوافل ادا کرو' جب لوگ سو رہے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''مجھے ہر چیز کے بارے میں بتا دیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز کے بارے میں بتائیں جو پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیا جانے والا جواب ہے کہ آپ نے یہ فرمایا: ''ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے'' تو یہ جواب اسی طرح صادر ہوا ہے جس طرح سوال تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر چیز کو پیدا ہی پانی سے کیا گیا ہے۔ خواہ وہ مخلوق نہ بھی ہو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ رَجَاءَ تَرْكِ الْمَحْظُورَاتِ

ممنوع چیزوں کے ارتکاب کو ترک کرنے کی اُمید رکھتے ہوئے آدمی کا رات کے قیام میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ سُحَيْمٌ حَرَّانِيٌّ ثَبْتٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهٗ، فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ، قَالَ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهٖ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، اَرَادَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ اِذَا كَانَتْ عَلَى الْحَقِيقَةِ فِي الِابْتِدَاءِ وَالِانْتِهَاءِ، يَكُوْنُ الْمُصَلِّيْ مُجَانِبًا لِلْمَحْظُورَاتِ مَعَهَا، كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ) (العنکبوت: **45**)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص ساری رات نفل پڑھتا رہتا ہے جب صبح ہوتی ہے' تو وہ چوری کر لیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز عنقریب اسے اس عمل سے روک دے

2560– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن القاسم سحيم، فقد روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 8/66: سئل أبى عنه، فقال: صدوق، وذكره المؤلف فى "الثقات" 9/82. وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، والبزار (720) من طريق محاضر، كلاهما عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال الهيثمى فى "المجمع" 2/258: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البزار (721) و (722) من طريقين عن الأعمش، عن أبى صالح، عن جابر. قال الهيثمى: ورجاله ثقات.

www.islamicurdubooks.com

گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز اسے عنقریب روک دے گی'' یہ اس نوعیت کے الفاظ ہیں۔ جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی فعل کی نسبت اس فعل کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کر دیتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب نماز اپنے آغاز اور اختتام کے حوالے سے حقیقت پر مبنی ہو۔ تو نمازی شخص اس نماز کے ہمراہ ممنوعہ چیزوں سے مجتنب رہتا ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''بے شک نماز فحاشی اور گناہوں سے روکتی ہے۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَجَاءً لِمُصَادَفَةِ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمَرْءِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

رات کی نماز میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اس گھڑی کو پالے جس میں آدمی کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے

2561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اس میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ كَثْرَةِ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَتَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى النَّوْمِ

2561- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "مسند أبي يعلى" (1911). وأخرجه مسلم (757) (166) في صلاة المسافرين: باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/313 و331، وأبو يعلى (2281)، وأبو عوانة 2/289 و290 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/348، ومسلم (757) (167) من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے اور نیند پر تکیہ کرنے کو ترک کرے

2562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِىْ اُذُنِهٖ اَوْ فِىْ اُذُنَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا عِنْدَنَا يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ نَامَ عَنِ الْفَرِيضَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو سوتا ہے یہاں تک کہ وہ صبح کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) دونوں کانوں میں کیا ہے؟

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہوگا' وہ شخص فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے فرض کے بعد (نفل نماز) ادا کرنے سے افضل ہے

2563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

2562- إسناده صحيح . أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه أحمد 1/375 و427، والبخاري (1144) في التهجد: باب إذا نام ولم يصلّ بال الشيطان في أذنه، و (3270) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم (774) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن ماجه (1330) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، والبيهقي 3/15 من طريق منصور بن المعتمر، عن أبي وائل، عن ابن مسعود. وانظر "الفتح" 3/28-29.

2563- إسناده صحيح . موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين . الحسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي الكوفي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي، وابن المنتشر: محمد بن المنتشر بن الأجدع الهمداني الكوفي، وحميد: هو ابن عبد الرحمٰن الحميري . وأخرجه أحمد 2/329 عن الحسين بن علي، بهٰذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/42، وعنه مسلم (1163) في الصيام: باب فضل صوم المحرّم، وابن ماجه (1742) في الصيام: باب صيام أشهر الحرم، عن الحسين بن علي، به - بقصة الصيام. وأخرجه أحمد 2/303، وأبو عوانة 2/290 من طرق عن زائدة، به . وأخرجه أحمد 2/342، والدارمي 2/21، ومسلم (1163) (203) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به -مختصرًا ومطولًا . وأخرجه الدارمي 2/22، ومسلم (1163) (202)، وأبو داوٗد (2429) في الصوم: باب في صوم المحرم، والترمذي (438) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة الليل، و (740) في الصوم: باب ما جاء في صوم المحرم، والنسائي 3/206-207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، من طريق أبي بشر، عن حميد، به مختصرًا ومطولًا.

www.islamicurdubooks.com

الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: فَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِي يَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف رات میں ادا کی جانے والی نماز' اس نے دریافت کیا: رمضان کے مہینے کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کا روزہ جسے لوگ محرم کہتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَجَوْفِهِ اَفْضَلُ مِنْ اَوَّلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں اور درمیانے حصے میں نوافل ادا کرنا اس کے ابتدائی حصے میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے

2564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ: اَيُّ قِيَامِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَبُو ذَرٍّ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: نِصْفُ اللَّيْلِ، اَوْ جَوْفُ اللَّيْلِ شَكَّ عَوْفٌ

❀❀ ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رات کے وقت کونسا قیام افضل ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات کے وقت کا' یا شاید رات کے درمیان کا''۔

یہ شک عوف نامی کو ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ تَكُونُ مَحْضُورَةً بِحَضْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں نماز ادا کرنے میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے

2565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

2564- إسناده ضعيف. المهاجر أبو مخلد: هو ابن مخلد، قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: لين الحديث ليس بذاك، وليس بالمتقن يُكتب حديثه، وباقي السند رجاله ثقات. عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري أبو سهل البصري المعروف بالأعرابي، وأبو العالية: هو رفيع بن مهران الرياحي، وأبو مسلم: هو الجذمي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات." وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/196 عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، عن إسحاق بن يوسف الأزرق، عن عوف الأعرابي، عن أبي خالد -قال المزي: واسمه عند مهاجر، وغيره يقول: أبو مخلد- عن أبي العالية، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَشِیَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ، فَلْیُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ یَقُوْمَ آخِرَ اللَّیْلِ، فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ، فَاِنَّ قِرَائَةَ آخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لے اور تم میں سے جس شخص کو یہ امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے گا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنا چاہئے کیونکہ رات کے آخری وقت میں کی جانے والی قرأت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہیں اور یہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَهْلَهٗ بِصَلَاةِ اللَّیْلِ

آدمی کا اپنی بیوی کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

2566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ فَقَالَ: اَلَا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰهِ، فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلَمْ

2565- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وأخرجه عبد الرزاق (4623)، وأحمد 3/315 و389، ومسلم (755) (162) في صلاة المسافرين: باب من خاف أن لا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أوله، والترمذي 2/318 في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل الوتر، وابن ماجه (1187) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر آخر الليل، وابن خزيمة (1806)، وأبو يعلى (1905) و (2106) و (2279)، والبيهقي 3/35، والبغوي (969)، وأبو عوانة 2/290-291 من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/300 و337 و348، ومسلم (755) (163)، وأبو عوانة 2/291، والبيهقي 3/35 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

2566- إسناد. صحيح رجاله رجال الصحيحين غير عبد بن حميد فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري (4724) في التفسير: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، وأبو عوانة 2/292 من طريقين عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد ورواية البخاري مختصرة، وفي الحديث عندهم "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة." وأخرجه أحمد 1/91 و112، وابنه عبد الله في زياداته على "المسند" 1/77، والبخاري (1127) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، و (7347) في الاعتصام: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، و (7465) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (775) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/205 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1139) و (1140)، وأبو عوانة 2/292، والبيهقي 2/500 من طرق عن الزهري، به. وقع عند ابن خزيمة في الرواية الثانية "عن الحسن بن علي" وهو وهم، والصواب "عن الحسين بن علي."

www.islamicurdubooks.com

يَرْجِعُ اِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ (ص:): (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54)

❁❁ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) نے انہیں یہ بتایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں وہ جب ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے وہ بیدار کر دیتا ہے (تو آج اس نے بیدار نہیں کیا' تو ہم بھی نہیں اٹھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے یہ گزارش کی تو آپ واپس مڑ گئے آپ نے مجھے کوئی ارشاد نہیں فرمایا: پھر میں نے آپ کو سنا' آپ اپنا ہاتھ مارتے ہوئے یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

''انسان سب سے زیادہ بحث کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اِيقَاظِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ بِالنَّضْحِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ آدمی رات کی نماز کے لئے اپنی بیوی کو بیدار کرے اگرچہ اس پر پانی چھڑک دے

2567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ، وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَاِنْ اَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ بات نہیں مانتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو اس وقت نوافل ادا کرتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتا تو وہ عورت اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُوقِظَ اَهْلَهُ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ بَعْدَ اَنْ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ

2567- إسناده قوى . أبو قدامة: هو عبيد الله بن سعيد بن يحيى بن برد اليشكرى السرخسى، والقعقاع: هو ابن حكيم الكنانى المدنى . وهو فى "صحيح ابن خزيمة " (1148) وفى السند عنده متابع لأبى قدامة، هو محمد بن بشار . وأخرجه أحمد 2/250 و436، وأبو داوُد (1308) فى الصلاة: باب قيام الليل، و (1450) باب الحث على قيام الليل، والنسائى 3/205 فى قيام الليل: باب الترغيب فى قيام الليل، وابن ماجه (1336) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، والبيهقى 2/501 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/309 ووافقه الذهبى.

www.islamicurdubooks.com

اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کیلئے اپنی بیوی کو بیدار کرنیوالے شخص کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنیوالے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرنے کا تذکرہ اس کے بعد کے وہ دو رکعات ادا کرے

2568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، فَقَامَا فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کرے تو ان دونوں کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین میں لکھ دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْقَظَ اَهْلَهُ اَرَادَ بِهِ امْرَاَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو اپنی اہل کو بیدار کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے

2569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2568– إسناده صحيح. محمد بن عثمان: هو ابن كرامة العجلي ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير الأغر –وهو أبو مسلم المديني نزيل الكوفة– فمن رجال مسلم. شيبان: هو ابن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي. وأخرجه أبو داوٗد (1309) في الصلاة: باب قيام الليل، و (1451) باب الحث على قيام الليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/331، والبيهقي 2/501 من طرق عن عبيد الله بن موسى، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/316 على شرطهما ووافقه الذهبي، وليس كذلك فإن الأغر لم يخرج له البخاري. وأخرجه أبو يعلى (1112) من طريق محمد بن جابر، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ أبي سعيد. لم يقل فيه "وأيقظ امرأته." وأخرجه أبو داوٗد (1309)، ومن طريقه البيهقي 2/501 من طريق سفيان، عن مسعر، عن علي بن الأقمر، به موقوفًا على أبي سعيد الخدري.

2569– إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجه (1335) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، عن العباس بن عثمان الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کریں تو ان دونوں کا (نام) اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ تَزَيُّنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُسْنِ الثِّيَابِ عِنْدَ خَلْوَتِهِ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهِ جَلَّ وَعَلَا بِاللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رات کے وقت مناجات کے لئے خلوت میں عمدہ لباس کے ذریعے آراستہ ہونے کا تذکرہ

2570 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ، مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، كِلَاهُمَا حَدَّثَنِي عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحَهُ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے رات کے وقت اپنی حضرمی چادر کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر نفل ادا کیے آپ کے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَّحْتَجِرَ بِالْحَصِيرِ، أَوْ بِمَا يَقُومُ مَقَامَهُ عِنْدَ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی کے ذریعے حجرہ بنالے یا کوئی ایسی چیز (استعمال) کرلے جو اس کی قائم مقام ہو اس وقت جب وہ رات کے وقت تہجد ادا کرنے لگے

2571 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

2570- إسناده قوي، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد 1/265 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي إِلَيْهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتّٰى كَثُرُوا، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیتے تھے اور اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنے عمل کو اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوتا' جیسے تم تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْغَفْلَةِ عَمَّنْ قَامَ اللَّيْلَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مَعَ كِتْبَةِ مَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَهَا بِأَلْفٍ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ

جو شخص رات کے وقت نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس سے غفلت کی نفی کا تذکرہ

جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ

2572 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا سُوَيْدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2571- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخارى (5861) فى اللباس: باب الجلوس على الحصير ونحوه، عن محمد بن أبى بكر، عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (782) (215) فى صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، من طريق عبد الوهاب الثقفى، وابن ماجه (942) فى إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلى، من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن عبيد الله، به. ورواية ابن ماجه مختصرة. وأخرجه النسائى 2/68-69 فى القبلة: باب المصلى يكون بينه وبين الإمام سترة، من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به، بتمامه. وأخرجه البخارى (730) فى الأذان: باب صلاة الليل، وأبو داؤد (1368) فى الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد فى الصلاة، من طريقين عن سعيد المقبرى، به مختصرًا. وانظر الحديث (353) عند المؤلف.

2572- إسناده حسن. عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصارى مولاهم المصرى، وابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن بن حجيرة المصرى القاضى. وأخرجه ابن السنى (701) عن أحمد بن داؤد الحرّانى، حدثنا حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. ووقع فى المطبوع منه "أن أبا الأسود" وهو تحريف. وأخرجه أبو داؤد (1398) فى الصلاة: باب تحزيب القرآن، عن أحمد بن صالح، وابن خزيمة (1144) عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، به. وفيهما "أن أبا سويّة".

www.islamicurdubooks.com

اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو سُوَيْدٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَقَدْ وَهِمَ مَنْ قَالَ: اَبُوْ سَوِيَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا جو شخص نوافل میں ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار قانتین میں ہوتا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار مقنطرین میں ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسوید نامی راوی کا نام حمید بن سوید ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جس نے ان کا نام ابوسویہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ كِمِّيَّةِ الْقَنَاطِرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اُوتِيَ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

قناطر کی مقدار کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ جس شخص کو اتنا اجر مل جائے' تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے' جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے

2573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوقِيَّةٍ، كُلُّ اُوقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک اوقیہ آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قِرَائَةِ سُورَةِ يس لِلْمُتَهَجِّدِ فِي كُلِّ

2573- إسناده حسن. وأخرجه أحمد 2/263، والدارمي 2/467، وابن ماجه (3660) في الأدب: باب بر الوالدين، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وتابع حماد بن سلمة عند الدارمي أبانُ العطار. وأخرجه البيهقي 7/233 من طريق حماد بن زيد، عن عاصم بن بهدلة، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 226: هذا إسناد صحيح ورجاله ثقات.

www.islamicurdubooks.com

لَيْلَةٍ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ مَا قَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِهِ بِهَا

رات کے وقت تہجد ادا کرنے والے کے لئے سورۃ یٰسین کی تلاوت کے مستحب ہونے کا تذکرہ اس بات کی اُمید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا

2574 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّكُوْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ يٰس فِیْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ

❀❀ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِكْتِفَاءِ لِقَائِمِ اللَّيْلِ بِقِرَائَةِ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا عَجَزَ عَنْ غَيْرِهِ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کا سورۃ البقرہ کے آخری حصے کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جب وہ اس کے علاوہ کچھ اور تلاوت نہ کر سکتا ہو

2575 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ لَقِیَ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِی الطَّوَافِ فَسَاَلَهٗ، فَحَدَّثَهٗ بِهٖ

2574– رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة الحسن. وفي الباب عن أبي هريرة عند الدارمي 2/457، والطبراني في "الصغير" (417) من طريقين عن الحسن، عنه، بلفظ حديث الباب، زاد الدارمي "في تلك الليلة".

2575– إسناده صحيح على شرطهما . سليمان: هو الأعمش، وأبو مسعود هذا: هو عقبة بن عمرو الأنصاري البدري، وقد تصحف في المطبوع من "الجامع الصغير" إلى: ابن مسعود، وتبعه على ذلك الشيخ ناصر الألباني في "صحيح الجامع". وقد تقدم الحديث عند المؤلف (782). (2) في البخاري (5051) من طريق سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أخبره علقمة عن أبي مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت فذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البخاري (5040) عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ،

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لیتا ہے یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوتی ہیں"۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن یزید نے یہ روایت علقمہ کے حوالے سے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنی ہے۔ پھر ان کی ملاقات حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کے دوران ہوئی۔ انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کر دی

ذِكْرُ الِاقْتِصَارِ لِلْمُتَهَجِّدِ عَلٰى قِرَائَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1)، اِذْ هُوَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ اِذَا كَانَ عَاجِزًا عَنْ قِرَائَةِ مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْهُ

تہجد ادا کرنے والے کا سورۃ اخلاص کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ کیونکہ یہ ایک تہائی قرآن (کے برابر) ہے جبکہ وہ اس سے زیادہ تلاوت کرنے کے قابل نہ ہو

2576 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ كُلَّ لَيْلَةٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الإخلاص: 1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات سے عاجز ہے وہ ہر رات تہائی قرآن کی تلاوت کیا کرے ہم نے عرض کی:

2576- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الربيع بن خُثَيم -بضم الخاء المعجمة وفتح الثاء المثلثة- ابن عائذ بن عبد الله الثورى أبو يزيد الكوفى، ثقة عابد مخضرم، قال له ابن مسعود: لو رآك رسول الله صلى الله عليه وسلم لأحبّك. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (675) عن محمد بن عبيد الله بن عبد العظيم، والطبرانى (10484) عن عبد الله بن الإمام أحمد، كلاهما عن عبيد الله بن معاذ العنبرى، بهذا الإسناد. وقع فى المطبوع من "عمل اليوم والليلة": أخبرنى محمد بن عبد الله بن معاذ، وهو خطأ يصحح من "تحفة الأشراف" 7/20، ووقع فى "المعجم الكبير" للطبرانى: عن إبراهيم بن خثيم، وهو خطأ أيضًا. وأخرجه البزار (2298) من طريق عبد الرحمٰن بن عثمان البكراوى، عن شعبة، به. وأخرجه الطبرانى (10485) من طريق هلال بن يساف، عن الربيع بن خثيم، به. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (676) و (677) من طريقين عن الأعمش، عن إبراهيم، عن النبى صلى الله عليه وسلم ... مرسلًا. وأخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة" (673) عن قتيبة بن سعيد، والطبرانى (10245) من طريق هاشم بن محمد الربعى، كلاهما عن حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -رفعه هاشم الربعى، ووقفه قتيبة. وأخرجه الطبرانى (10318)، والبزار (2297)، وأحمد 3/8، وعن أبى الدرداء عند مسلم (811)، والدارمى 2/460، وأحمد 6/442 و 447، والنسائى (701).

www.islamicurdubooks.com

یارسول اللہ ﷺ کون ایسا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنا (ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے)''

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ لِمَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ لِلتَّهَجُّدِ وَهُوَ مُسَافِرٌ

وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' یہ اس شخص کے لئے ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہو سکے گا اور وہ شخص مسافر ہو

2577 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جُهْدٌ وَثُقْلٌ، فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ سفر مشقت اور بوجھ کا باعث ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو اسے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے اگر وہ (فجر کی نماز کے وقت) بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَهَجِّدَ بِالْقُرْآنِ الَّذِیْ آتَاهُ اللّٰهُ وَالنَّائِمَ عَلَيْهِ لِنَيْلِهٖ بِمَا مَثَّلَ لَهٗ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی مثال بیان کرنا جو قرآن کی (تہجد کی نماز میں) تلاوت کرتا ہے اور جس شخص کو قرآن کا علم حاصل ہوا اور وہ اس علم کے ہمراہ سویا رہتا ہے' اس کی مثال بیان کرنا

2578 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

2577– إسناده قوى. شريح: هو ابن عبيد بن شريح الحضرمي الحمصي. وقد جاء في هامش أصل "الموارد" (انظر المطبوعة ص 176): من خط شيخ الإسلام ابن حجر رحمه الله: "سقط (عن أبيه) من الأصل ولا بد منه، وكذلك رويناه في حديث حرملة رواية ابن المقرء عن ابن قتيبة عنه." قلت: وهي قد وردت في جميع المصادر التي خرجت الحديث. وأخرجه الدارمي 1/374، وابن خزيمة (1106)، من طريقين عن عبد الله بن وهب، عن معاوية بن صالح، عن شريح، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن ثوبان. وأخرجه الطبراني (1410)، والطحاوي 1/341، والبزار (292)، والدارقطني 2/36 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بالإسناد السابق.

2578– رجاله ثقات رجال الصحيح غير عطاء مولى أبي أحمد، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 3/77: معدود في التابعين لا يعرف، روى سعيد المقبري عنه عن أبي هريرة حديثاً في فضل القرآن، ومع ذلك فقد حسّن له الترمذي حديثه هذا. أبو عمار: هو الحسين بن حريث الخزاعي مولاهم أبو عمار المروزي. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (2124).

www.islamicurdubooks.com

بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاهُمْ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، هُوَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: مَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ أَشْرَفُهُمْ: وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا مَنَعَنِي أَنْ لَا أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ إِلَّا خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقُومَ بِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاهُ وَارْقُدْ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاهُ وَقَامَ بِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيَ عَلٰى مِسْكٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ لوگ تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ ان سے قرأت کے بارے میں دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا گزر ان میں سے ایک ایسے شخص پر ہوا جوان میں سب سے کم سن تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے فلاں‘ فلاں سورتیں اور سورۃ بقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ تم ہی ان لوگوں کے امیر ہو‘ تو ایک صاحب جو ان میں بڑے معزز تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس میں یہ یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا‘ میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کر سکوں گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت بھی کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر (نوافل میں) ان کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے مشکیزے کی مانند ہے‘ جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرلے اور سو جائے وہ قرآن اس کے ذہن میں ہو‘ تو اس کی مثال ایسے مشکیزے کی طرح ہے‘ جس میں مشک موجود ہو لیکن اس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کیلئے بیدار ہوتے تھے تو کیا تلاوت کرتے تھے؟

2579 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی۔ نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد کا وقت تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے اور آپ نے اس سے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُرَتِّلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَتَهُ فِىْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے تھے

2580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِىُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ السَّهْمِىِّ، عَنْ حَفْصَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا، فَيَقْرَاُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُونَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا کرنا شروع کرتے تھے آپ جس سورت کی تلاوت کرتے تھے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے طویل سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ جَهْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے

2581 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ كُرَيْبًا اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: مَا صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: كَانَ

2579- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو فى "الموطأ" 1/121-122 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4708)، وأحمد 1/242 و358، والبخارى (183) فى الوضوء: باب قراءة القرآن بعد الحديث وغيره، و(992) فى الوتر: باب ما جاء فى الوتر، و(1198) فى العمل فى الصلاة: باب استعانة اليد فى الصلاة، و(4570) فى التفسير: باب (الذين يذكرون الله قيامًا وقعودًا) و(4571) باب (ربنا إنك مَن تدخل النار فقد أخزيته)، و(4572) باب (ربنا إننا سمعنا مناديًا ينادى للإيمان)، ومسلم (763) (182) فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد (1367) فى الصلاة: باب فى صلاة الليل، والنسائى 3/210-211 فى قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، والترمذى فى "الشمائل" (262)، وابن ماجه (1363) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى كم يصلى بالليل، وأبو عوانة 2/315-316، والطبرانى (12192)، والبيهقى 3/7. وسيعيده المؤلف برقم (2592) و(2626).

2580- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم (2508).

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ، فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا

کریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کیسے نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تلاوت کررہے ہوتے تھے اور حجرے کے باہر موجود شخص اسے سن سکتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَجْهَرُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ بِقِرَائَتِهٖ كُلِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

2582 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِصَلَاتِهٖ، أَوْ يُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهٖ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کیا کہتی ہیں؟ آپ نماز پڑھتے وقت بلند آواز میں قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں کرتے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کرتے تھے' تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ بِالنَّوْمِ عِنْدَ غَلَبَتِهٖ إِيَّاهُ عَلٰى وِرْدِهٖ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کے اس وقت سو جانے کا تذکرہ جب اس کو شدید نیند آرہی ہو

2583 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2581- إسناده قوي. سعد بن عبد الله مترجم في الجرح والتعديل 4/92 وقال ابن أبي حاتم وأبوه: صدوق، ووثقه الخليلي في "الارشاد"، وأبوه عبد الله من رجال "التهذيب" وثقه أبو زرعة والعجلي والمؤلف وابن عبد البر والخليلي، وقال ابوحاتم: صدوق، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1157). وأخرجه ابن خزيمة، والبيهقي 3/11 من طريقين عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، وأبو داؤد (1327) في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراء ة في صلاة الليل، ومن طريقه البيهقي 3/10-11 من طريقين عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ قراء ة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه مَن في الحجرة، وهو في البيت.

2582- إسناده صحيح. وهو مكرر (2447)، وقد وقع في السند هنا "ابن وهب" بدل "وهيب" والمثبت من السند المتقدم.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے وقت نیند آ جائے' تو اسے سو جانا چاہیے' یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے' کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوگا اور وہ اونگھ رہا ہو اور اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اُمِرَ بِهِ النَّاعِسُ فِيْ صَلَاتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّوْمُ غَلَبَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جسے نماز کے دوران اونگھ آ جاتی ہے اگرچہ نینداس پر غالب نہیں آتی ہے

2584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ، لَعَلَّهٗ يَكُوْنُ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے وہ اپنی طرف سے نماز کے دوران دعا مانگ رہا ہو حالانکہ درحقیقت اپنے لئے دعائے ضرر کر رہا ہو اور اسے اس بات کا علم بھی نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ قِرَائَتُهٗ بِاللَّيْلِ مِنَ النُّعَاسِ

2583- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/118 برواية يحيى الليثي، وفيه "إذا نعس أحدكم ...."ومن طريق مالك أخرجه البخاري (212) في الوضوء: باب الوضوء من النوم، ومسلم (786) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته بأن يرقد، وأبو داوُد (1310) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297. وأخرجه عبد الرزاق (4222)، وأحمد 6/56 و202 و205 و259، والدارمي 1/321، والحميدي (185)، والترمذي (355) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند النعاس، وابن ماجه (1370) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297، والبيهقي 3/16، والبغوي (940) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

2584- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن هلال الصواف فمن رجال مسلم وأخرجه النسائي 1/99-100 في الطهارة: باب النعاس، عن بشر بن هلال، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

اَوِ النَّهَارِ كَانَ عَلَيْهِ الْاِنْفِتَالُ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت یا دن کے وقت اونگھنے کی وجہ سے جس شخص کے لئے تلاوت کرنے میں دشواری ہو اس پر یہ بات لازم ہے وہ (نفل) نماز کو ختم کردے

2585 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو اور قرآن کی تلاوت اس کی زبان پر دشوار ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے وہ کیا کہہ رہا ہے' تو اسے سو جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

2586 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا، وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، زَعَمُوْا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْاَمُوْا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس موجود تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: یہ حولاء بنت تویت ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں یہ رات کے وقت سوتی

2585– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4221). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/318، ومسلم (787) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاة أو استعجم عليه القرآن بأن يرقد، وأبو داؤد (1311) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297، والبغوي (941). وأخرجه ابن ماجه (1372) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، من طريق حاتم بن إسماعيل، عن أبي بكر بن يحيى بن النضر، عن أبيه، عن أبي هريرة.

2586– إسناده صحيح على شرط مسلم، من فوق حرملة من رجال الشيخين. والحولاء: قرشية أسدية من المهاجرات. وأخرجه مسلم (785) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته ... عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/247 عن عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم (359) من طريق شعيب، عن الزهري، به، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

نہیں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ رات کے وقت سوتی نہیں ہے تم لوگ اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةَ بِاللَّيْلِ مَا لَمْ تَغْلِبْهُ عَيْنُهُ عَلَيْهِ

آدمی کے لئے اس وقت تک رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جب تک اس کی آنکھ نہیں لگ جاتی ہے

2587 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَبْلٍ مَمْدُودٍ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوا: فُلَانَةٌ تُصَلِّی، فَاِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ اَخَذَتْ بِهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّی مَا عَقَلَتْهُ، فَاِذَا غُلِبَتْ فَلْتَنَمْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دوستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی کے پاس سے گزرے تو آپ نے دریافت کیا: یہ رسی کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: فلاں خاتون نماز ادا کرتی ہے اسے یہ اندیشہ ہوتا ہے' اسے نیند آ رہی ہے' تو اسے پکڑ لیتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہئے جب تک وہ جاگ رہی ہو اور جب نیند آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہئے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُحَدِّثِ نَفْسَهُ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى نَامَ عَنْهُ بِكِتْبَةِ اَجْرِ مَا نَوٰى

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی نیت کرتا ہے پھر اس کی آنکھ لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ان کو ادا کئے بغیر سو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس نے جو نیت کی تھی اس کا اجر اس کے لئے نوٹ کر لے گا

2588 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِی لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ،

2587- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم الحديث برقم (2493) ، وانظر (2492) .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّهُ عَادَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ، اَوْ اَبُو الدَّرْدَاءِ - شَكَّ شُعْبَةُ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِقِيَامِ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَنَامُ عَنْهَا، اِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ، وَكُتِبَ لَهُ اَجْرُ مَا نَوَى

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: وہ زر بن حبیش کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے بتایا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے) یا شاید حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے 'یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی بندہ ذہن میں یہ طے کرتا ہے' رات کے کسی حصے میں نوافل ادا کرے گا اور وہ اس وقت میں سو یارہ جاتا ہے' تو وہ نیند صدقہ ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا ہوتا ہے اور اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر مل جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَقُوْمُ فِيهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّهَجُّدِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے

2589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ آخِرَهُ

اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

2588- إسناده جيد، محمد بن سعيد الأنصاري ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/102، فقال: من أهل حرّان، يروى عن أبي نعيم والكوفيين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات سنة أربع أو خمس وأربعين ومئتين، وله ترجمة في "التهذيب" 9/187، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن مسكين بن بكير قال عنه في "التقريب": صدوق يخطىء. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق الحسين بن علي الجعفي، عن زائدة، عن سليمان الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد بن غفلة، عن أبي الدرداء، مرفوعًا. وأخرجه عبد الرزاق (4224) عن الثوري، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء أو أبي ذر، موقوفًا. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق معاوية بن عمرو، عن زائدة، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء، من قوله.

2589- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن ماجه (1365) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/253 عن يحيى بن آدم، عن إسرائيل، به. وأرجه أحمد 6/102، ومسلم (739) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائي 3/218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، من طريق زهير بن حرب، والبخاري (1146) في التهجد: باب من نام أول الليل وأحى آخره، من طريق شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، به - وهو أطول مما هنا.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامِهِ

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے نوافل ادا کرنے اور روزہ رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان پر درود و سلام نازل کرے

2590 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ بَعْدَ نَوْمَةٍ يَنَامُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر سونے کے بعد رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تھے

2591 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ،

2590- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . وأخرجه عب[د] الرزاق (7864) ، وأحمد 2/160، والبخارى (1131) فى التهجد: باب من نام عند السحر، و (3420) فى أحاديث الأنبياء : باب أحب الصلاة إلى الله داوٗد، ومسلم (1159) (189) فى الصيام: باب النهى عن صوم الدهر، وأبو داوٗد (2448) فى الصوم: باب صوم يوم وفطر يوم، والنسائى 3/214-215 فى قيام الليل: باب ذكر صلاة نبى الله داوٗد عليه السلام بالليل، و 4/198 فى الصيام: باب صوم نبى الله داوٗد عليه السلام، وابن ماجه (1712) فى الصيام: باب ما جاء فى صيام داوٗد عليه السلام، والدارمى 2/20، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار " 2/85، من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد، مع اختلاف فى الألفاظ . وأخرجه أحم[د] 2/206، وعبد الرزاق (7864) ، والطحاوى 2/85، والبيهقى 4/295، 296 من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

2591- إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: شقيق بن سلمة. وقد تقدم الحديث (1073) و (1076) .

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ مسواک کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ رَقْدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز سونے کے بعد ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2592 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِیَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِیْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهُ، اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ آيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ

2592- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه من طريق مالك عند الحديث (2579). وأخرجه البخارى (698) فى الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، ومسلم (763)، وأبو داؤد (1364)، وأبو عوانة 2/316-317، و318، والبيهقى 3/7-8، والطبرانى (12193) و(12194) من طرق عن مخرمة بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2626) عند المؤلف. وأخرجه عبد الرزاق (4707)، وأحمد 1/284 و364، والحميدى (472)، والطيالسى (2706)، والبخارى (138) فى الوضوء: باب التخفيف فى الوضوء، و(726) فى الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام وحوله الإمام خلفه إلى يمينه تمّت صلاته، و(859) باب وضوء الصبيان، و(4569) فى التفسير: باب (إن فى خلق السماوات والأرض)، و(6215) فى الأدب: باب رفع البصر إلى السماء، و(6316) فى الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، و(7452) فى التوحيد: باب ما جاء فى تخليق السماوات والأرض وغيرهما من الخلائق، ومسلم (763)، والنسائى 2/218 فى التطبيق: باب الدعاء فى السجود، والترمذى (232) فى الصلاة: باب ما جاء فى الرجل يصلى ومعه رجل، وابن ماجه (423) فى الطهارة: باب ما جاء فى القصد فى الوضوء وكراهية التعدى فيه، وابن خزيمة (1533) و(1534)، وأبو عوانة 2/315 و317-318، والطبرانى (12165) و(12172) و(12184) و(12188) و(12189) و(12190) و(12191) من طرق عن كريب، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

www.islamicurdubooks.com

اِلٰى جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِىْ، فَاَخَذَ بِاُذُنِى الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں' وہ بیان کرتے ہیں۔ میں بستر پر چوڑائی کی سمت لیٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ جب نصف رات ہوئی یا شاید اس سے کچھ پہلے یا بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے آپ نے اس سے وضو کیا' اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھا میں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' پھر میں آیا اور آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملنے لگے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر آپ نے وتر ادا کئے۔ پھر آپ لیٹ گئے (پھر سو گئے) یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اٹھے آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ بَعْدَ نَوْمِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی تھی' آپ رات کے ابتدائی حصے میں سونے کے بعد (نصف رات کے قریب بیدار ہو کر وہ نفلی نماز) ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّىْ، فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ، فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَاِلَّا نَامَ، فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

2593- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في البخاري (1146) عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2589) عند المؤلف.

www.islamicurdubooks.com

وَثَبَ - وَمَا قَالَتْ: قَامَ - فَإِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ - وَمَا قَالَتِ: اغْتَسَلَ - وَإِلَّا تَوَضَّأَ، وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

❁❁ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے۔ پھر آپ بیدار ہو کر نماز ادا کرتے تھے جب سحری کا وقت قریب آ جاتا تھا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے اگر آپ کو اپنی اہلیہ سے کوئی حاجت ہوتی تھی' تو اسے پورا کرتے تھے ورنہ سو جاتے تھے' پھر آپ اذان کی آواز سنتے تھے' تو اٹھ جاتے تھے اگر آپ جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' تو آپ غسل کر لیتے تھے اور ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے (یہاں راوی نے کچھ الفاظ کی وضاحت کی ہے)

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ التَّهَجُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے بیدار ہو' تو وہ کیا پڑھے؟

2594 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاٰتِيهِ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ، وَكَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ " ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ

❁❁ حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' میں آپ کے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے یہ پڑھتے رہے۔

''پاک ہے میرا پروردگار اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے پاک ہے میرا پروردگار حمد اسی کے لئے مخصوص ہے''۔

2594- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري . وأخرجه الطبراني (4570) من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، والبيهقي 2/486 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، بهٰذا الإسناد. وزاد في اخره "قال: فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ لَكَ حاجة؟ " قال: فقلت: يا رسول الله، مرافقتك في الجنة . قال: " أوغير ذلك؟ " قال: فقلت: يا رسولَ الله، مرافقتك في الجنة. قال: "فأعِنِّي على نفسك بكثرة السجود ." وهذه الزيادة أخرجها مسلم (489) في الصلاة: باب فضل السجود والحث عليه، والنسائي 2/227-228 في التطبيق: باب فضل السجود، من طريق هِقْل بن زياد، عن الأوزاعي، به . وأخرجه بمثل حديث الباب: أحمد 4/57 و57-58، والترمذي (3416) في الدعوات: باب منه، وابن ماجه (3879) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، والطبراني (4571) و(4572) و(4573) و(4574) و(4575) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وقال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح. =

www.islamicurdubooks.com

آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے' پھر آپ یہ پڑھتے رہے۔

''پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار اور پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار'' آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کرنے میں امام اوزاعی منفرد ہیں

2595 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ

❀❀ حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس رات بسر کی جب آپ رات کے وقت نوافل ادا کررہے تھے' تو میں آپ کو سنتا رہا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''تمام جہانوں کا پروردگار پاک ہے۔ آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے''۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِى اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الِانْتِبَاهِ مِنْ رَقْدَتِهٖ قُبِلَتْ صَلَاةُ لَيْلِهٖ اِذَا اَعْقَبَهُ بِهَا

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی بیدار ہونے کے وقت پڑھ لے' تو اگر وہ اس کے بعد نوافل ادا کرے' تو اس کی رات کی نماز قبول ہو جاتی ہے

2596 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

2594–وأخرجه بنحوه مطولاً الطبراني (4576) من طريق محمد بن إسحاق، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نعيم المجمر، عن ربيعة بن كعب الأسلمي.

2595– إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه النسائي 3/209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/57، والطبراني (4569) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، به. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ، وَاِنْ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ قَالَ الْوَلِيدُ: قَالَ: غُفِرَ لَهُ، اَوِ اسْتُجِيبَ لَهُ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور بیدار ہونے کے بعد یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے) اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

ولید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے'' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے ''اس شخص کی دعا قبول ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْمَدُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا وَيَدْعُوهُ بِهِ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے وقت اپنے پروردگار کی حمد کس طرح بیان کرتے تھے اور اس سے دعا کیسے مانگتے تھے؟

2597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

2596- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه أبو داؤد (5060) في الأدب: باب ما يقول الرجل إذا تعارّ من الليل، وابن ماجه (3878) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري (1154) في التهجد: باب فضل مَن تعارّ من الليل فصلّى، والترمذي (3414) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، والنسائي في "اليوم والليلة" (861)، وابن السني (749)، والبيهقي 3/5، والبغوي (953) من طرق عن الوليد بن مسلم، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَهَجَّدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، اللَّهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ الْكَرِيمِ أَبَا أُمَيَّةَ، فَقَالَ: قُلْ: أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا نور ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا بادشاہ ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے تیرا وعدہ حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اے اللہ! میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا تجھ پر ہی توکل کیا تیری طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا جو پوشیدہ طور پر کیا جو علانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کردے تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے صرف تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس میں عبدالکریم نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

2597– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء أخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. سليمان الأحول: هو سليمان بن أبي مسلم المكي الأحول. وأخرجه ابن خزيمة (1151) عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2565)، وأحمد 1/358، والحميدي (495)، والدارمي 1/348–349، والبخاري (1120) في التهجد: باب التهجد بالليل، و (6317) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (769) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، والنسائي 3/209–210 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، وابن ماجه (1355) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، والطبراني (10987)، وأبو عوانة 2/299 و300، والبيهقي 3/4 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 1/366، والبخاري (7385) في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ)، و (7442) باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ (22) إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)، و (7499) باب قوله تعالى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ)، ومسلم (769)، والبيهقي 3/5 من طريق ابن جريج، عن سليمان الأحول، به. وسيرد بعده (2598) من طريق أبي الزبير المكي، عن طاووس. وبرقم (2599) من طريق قيس بن سعد، عن طاووس. فانظرهما.

www.islamicurdubooks.com

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ الفاظ عبدالکریم ابوامیہ کے سامنے بیان کئے' تو وہ بولے: تم یہ پڑھو۔

''تو میرا معبود ہے صرف تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے۔ تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے' جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ تجھ پر ہی ایمان لایا تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' تو ان سب کی مغفرت کر دے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ افْتِتَاحِهِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي عَقِبِ التَّكْبِيرِ، قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَائَةِ لَا قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

2598- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطا" 1/215-216. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/298، ومسلم (769) (199)، وأبو داود (771) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي (3418) في الدعوات: باب ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة، والنسائي في "اليوم والليلة" (868)، وابن السني (758)، وأبو عوانة 2/300-301، والبغوي (950). وانظر ما قبله وما بعده.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا کہ نبی اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے

تو آپ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے یہ دعا مانگا کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز سے پہلے (یہ دعا) مانگا کرتے تھے

2599 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' جب آپ رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے' تو حق ہے تیرا فرمان حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ہی ایمان لایا میں نے تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا میں تجھے ہی ثالث سمجھتا ہوں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو علانیہ طور پر کیا ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کردے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز کے آغاز میں اپنے پروردگار سے' حق کے حوالے سے

2599- إسناده صحيح على شرط مسلم. عمران بن مسلم: هو المنقرى أبو بكر القصير البصرى. وأخرجه مسلم (769)، والطبرانى (11012)، وأبو عوانة 2/301 من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وانظر (2597) و (2598). وأخرجه أبو داؤد (772)، وابن خزيمة (1152)، والطبرانى (11012) من طريقين عن عمران بن مسلم، به.

www.islamicurdubooks.com

اس ہدایت کا سوال کرنا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے

2600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ: بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ، وَمِيْكَائِيْلَ، وَاِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِىْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَاِنَّكَ تَهْدِىْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کے آغاز (میں یہ دعا پڑھتے تھے)

''اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے، تو اس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ دے گا، جس کے بارے میں لوگ اختلاف رکھتے ہیں۔ تو میری ہدایت اس چیز کی طرف کر جس حق کے بارے میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَكْرَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيْرَ، وَالتَّحْمِيْدَ وَالتَّسْبِيْحَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز کے آغاز میں تکرار کے ساتھ تکبیر، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا

2601 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2600- والحديث إسناده حسن على شرط مسلم، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (1153). وأخرجه مسلم (770) فى صلاة المسافرين: باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، وأبو داؤد (767) فى الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (770)، والترمذى (3420) فى الدعوات: باب ما جاء فى الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، والنسائى 3/212-213 فى قيام الليل: باب بأى شىء تستفتح صلاة الليل، وابن ماجه (1357) فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن عمر بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/156، وأبو داؤد (768)، وأبو عوانة 2/304-305 و305، والبغوى (952) من طرق عن عكرمة بن عمار، به.

www.islamicurdubooks.com

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ.

قَالَ عَمْرٌو: وَهَمْزُهُ: الْمُوْتَةُ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ

✿✿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں شیطان سے اس کے ''ہمز'' اور اس کے ''نفث'' سے اور اس کے ''نفخ'' سے پناہ مانگتا ہوں۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: ہمز سے مراد مرگی اس کے ''نفخ'' سے مراد تکبر اور اس کے ''نفث'' سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر، تحمید اور تسبیح کی جو صفت ہم نے بیان کی ہے اس میں اضافہ کر دے

2601– عاصم العنزی: هو ابن عمير، روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. ابن جبير: هو نافع بن جبير. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم (1780) و (1781). 2602– إسناده حسن. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وعاصم بن حميد: هو السكوني الحمصي، وأزهر بن سعيد: هو الحرازي الحميري الحمصي، ويقال: هو أزهر بن عبد الله. وأخرجه أبو داؤد (766) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 3/208–209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، و 8/284 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة، وابن ماجه (1356) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143، والنسائي في "اليوم والليلة" (870) من طريق يزيد بن هارون، عن الأصبغ بن زيد، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عن ربيعة الجرشي، عن عائشة. وعلّقه أبو داؤد بعد الرواية الأولى.

www.islamicurdubooks.com

2602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِهِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي: يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ عَشْرًا، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي عَشْرًا، وَيَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا

عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا وہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب رات کے نوافل پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ پہلے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر دس مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے دس مرتبہ الحمد للہ کہتے تھے' پھر دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ پھر دس مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور یہ کہتے تھے:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔ تو مجھے رزق عطا کر''۔

یہ بھی آپ دس مرتبہ پڑھتے تھے' پھر آپ قیامت کے دن کی تنگی سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْهَرَ بِصَوْتِهٖ لِيُسْمِعَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ اِلَيْهِ

تہجد پڑھنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے تاکہ بعض سننے والوں تک اپنی آواز کو پہنچا سکے

2603 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

2603- زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات. أبو خالد الوالبي: هو هرمز، ويقال: هرم. وأخرجه ابن خزيمة (1159) عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (1328) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن خزيمة (1159) من طريقين عن عمران بن زائدة، به.

www.islamicurdubooks.com

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات منقول ہے' جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے' تو وہ اپنی آواز کو کچھ بلند کیا کرتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ سُؤَالَ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ آيِ الرَّحْمَةِ وَيَعُوذُ بِهِ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

تہجد پڑھنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رحمت کے مضمون والی آیت پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے اس رحمت کا سوال کرے اور عذاب والی آیت پڑھتے وقت اس عذاب سے پناہ مانگے

2604 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا مضمون ہوتا تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ عِنْدَ قِرَائَتِهِ آيِ الرَّحْمَةِ، وَتَعْوِيذِهِ مِنَ النَّارِ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں رحمت کے مضمون والی آیت کی تلاوت کے وقت اپنے پروردگار سے وہ رحمت مانگتے تھے اور عذاب والی آیت کی تلاوت کے وقت جہنم سے پناہ مانگتے تھے

2604- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي (415)، وأحمد 5/382 و394، والدارمي 1/299، وأبو داؤد (871) في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والترمذي (262) في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح الركوع والسجود، والنسائي 2/176-177 في الافتتاح: باب تعوذ القارء إذا مر بآية عذاب، والبيهقي 2/310 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/384 و389 و397، ومسلم (772) في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل، والنسائي' 2/177 باب مسألة القارء إذا مر بآية رحمة، و224 في التطبيق: باب نوع آخر، و 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع، وابن ماجه (1351) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الليل، والبيهقي 2/309 من طرق عن الأعمش، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

www.islamicurdubooks.com

2605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ جب بھی رحمت کے مضمون والی آیت پر پہنچتے تو وہاں آپ ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی عذاب کے مضمون والی آیت پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَنْ يَبْتَدِءَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

جو شخص رات کے وقت تہجد پڑھنے کا ارادہ کرلے اسے اس بات کا حکم ہونا کہ وہ اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرے

2606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَبْدَاْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رات کے وقت بیدار ہو' تو اسے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطَوِّلَ الْقِيَامَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، اِذْ فَضْلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

2605- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

2606- إسناده صحيح. يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. محمد بن سلمة: هو محمد بن سلمة بن عبد الله الباهلي مولاهم الحراني. وأخرجه أحمد 2/232 عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/278-279، وابن أبي شيبة 2/273، ومسلم (768) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، وأبو داوٗد (1323) في الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، والترمذي في "الشمائل" (265)، وأبو عوانة 2/304، والبيهقي 3/6، والبغوي (907) من طرق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/273، وأبو عوانة 2/303-304، والبغوي (908) من طريق أبي خالد الأحمر، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أبي هريرة، فجعله من فعله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/272-273 عن هشيم، عن هشام، به موقوفًا.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی نماز میں طویل قیام کرے کیونکہ طویل قیام والی نماز فضیلت رکھتی ہے

2607 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَاَذِنَ لَنَا، فَمَكَثْنَا هُنَيْهَةً، فَخَرَجَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: اَلَا تَدْخُلُوْنَ؟ قَالَ: فَدَخَلْنَا، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا، اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ، قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً، ثُمَّ اَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ، قَالَ: يَا جَارِيَةُ، انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا، قَالَ مَهْدِيٌّ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، اِنِّي لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے انہیں دروازے پر سلام کہا اور انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ خادمہ باہر آئی انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ اندر کیوں نہیں آتے؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اندر گئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور تسبیح پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب تم لوگوں کو اجازت مل گئی تھی' تو تم لوگ اندر کیوں نہیں آئے۔ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں ہم یہ گمان کررہے تھے' اہل خانہ میں سے کچھ لوگ سوئے ہوئے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم نے ام عبد کے گھرانے کے بارے میں غفلت کا گمان کیا تھا' پھر وہ تسبیح پڑھنے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ گمان کیا' سورج نکل آیا ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی تم جاکر دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اس لڑکے نے دیکھا تو وہ نکل چکا تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں یہ دن بھی عطا کیا ہے''

''مہدی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں''

''ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا ہے''

2607- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. واصل الأحدب: هو ابن حيان الأسدي الكوفي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي. وأخرجه مسلم (822) (278) في صلاة المسافرين: باب ترتيل القراءة واجتناب الهذ، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5043) في فضائل القرآن: باب الترتيل في القرآن، عن أبي النعمان، عن مهدي بن ميمون، به مختصرًا.

www.islamicurdubooks.com

حاضرین میں سے ایک صاحب نے گزارش کی گزشتہ رات میں نے تمام مفصل آیتوں کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شعر پڑھنے کی طرح تیزی سے پڑھنا ہوا مجھے ایک دوسرے کے قریب قریب کی وہ سورتیں یاد ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کیا کرتے تھے وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی اٹھارہ سورتیں ہیں اورال حم سے تعلق رکھنے والی دو سورتیں ہیں۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُطَوِّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ عَلَى اللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دو مختصر رکعات کے بعد والی پہلی دو رکعات کتنی طویل ادا کرتے تھے؟

2608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، اَوْ فُسْطَاطَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ سوچا' آج رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا۔ وہ کہتے ہیں میں آپ کی چوکھٹ پر (شاید یہ الفاظ ہے) آپ کے خیمہ کے باہر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو لمبی تھیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو اس سے پہلے کی

2608- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 1/122، وزاد فيه "ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما" وهذه الزيادة ليست في المصادر التي خرجت الحديث من طريقه. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4712)، وعبد الله بن أحمد في زياداته على "المسند" 5/193، ومسلم (765) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد (1366) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي في "الشمائل" (266)، وابن ماجه (1362) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/232، والطبراني (5245)، والبيهقي 3/8 ولفظ الحديث عند عبد الرزاق "فصلى ركعتين خفيفتين، ثم صلى ركعتين طويلتين، ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما، ثم أوتر، فتلك ثلاث عشرة ركعة." وأخرجه أحمد 5/193 عن عبد الرحمٰن، عن مالك، عن عبد الله بن أبي بكر، أن عبد الله بن قيس .. فذكره، ولم يقل فيه "عن أبيه"، وذكر عبد الله بن الإمام أحمد أن عبد الرحمٰن قد وهم فيه. وأخرجه الطبراني (5246) من طريق زهير بن محمد، عن عبد الله بن أبي بكر، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو ان سے پہلے کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو ان کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' تو یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطْوِيلِ فِي الرُّكُوعِ، وَالْقِيَامِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کیلئے رکوع اور قیام کو طول دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2609 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ: يَقْرَاُ مِائَةَ آيَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى حَتّٰى قَرَاَ سُورَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ تَعْظِيمٍ اِلَّا ذَكَرَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرۃ کی تلاوت شروع کی میں نے سوچا آپ ایک سو آیات کی تلاوت کر کے رکوع میں چلیں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا دو رکعات میں یہ سورۃ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا آپ یہ سورۃ مکمل کر کے پھر رکوع میں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی پھر آپ نے سورہ ال عمران بھی پڑھ لی۔ پھر آپ رکوع میں گئے اور تقریباً اتنی دیر رکوع میں رہے جتنا آپ نے قیام کیا تھا آپ اس میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ سمع اللّٰه لمن حمده، ربنا ولك الحمد پڑھا پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا' پھر آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے سجدے کو طول دیا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے (اس تلاوت کے دوران) آپ جب بھی خوف دلانے یا عظمت کے اظہار والی کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے' تو آپ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے؟

2610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ،

2609– إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2605).

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً، تُرِيدُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سجدے میں ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی آپ رات کی نفل نماز میں ایسا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

ان رکعات کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ادا کیا کرتے تھے

2611 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي تُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ تَهَجُّدُهُ بِهَا

رکعات کی اس تعداد کا تذکرہ جس کے بارے میں آدمی کیلئے یہ مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت انہیں ادا کرے

2612 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

2610- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم. وانظر الحديث (2431).

2611- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو حمزة: هو نصر بن عمران بن عصام الضُّبعي البصري. وأخرجه أحمد 1/324 و338، والطيالسي (2741)، والبخاري (1138) في التهجد: باب كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، وكم كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي من الليل؟ ومسلم (764) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي (442) في الصلاة: باب منه، وفي "الشمائل" (263)، والنسائي في الصلاة، كما في "التحفة" 5/262، والطحاوي 1/286، وابن خزيمة (1164)، والطبراني (12964) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

2612- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (736) (122) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، عن حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2431).

www.islamicurdubooks.com

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ، وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، وَاضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں سے فارغ ہونے سے لے کر فجر تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیا کرتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی اور مؤذن آ جاتا تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے آ جاتا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى غَيْرِ النَّعْتِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی صفت کا تذکرہ جو اس صفت کے علاوہ ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،
(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهِ، عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کیسے ہوتی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں یا رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

2613- إسناده صحيح على شرطهواقد تقدم بأطول مما هنا، عند المؤلف (2430) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك.

2614- إسناده قوي. وأخرجه البخاري (994) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1123) في التهجد: باب طول السجود في قيام الليل، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2431) و (2610).

www.islamicurdubooks.com

عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ، يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَدْرِ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی نماز یہی ہوتی تھی۔ آپ اس میں اتنا (طویل) سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے اور آپ فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِغَيْرِ النَّعْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو اس کے علاوہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2615 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِيهَا بِوَاحِدَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس نماز کے بارے میں ہم نے جو تعداد ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے

2616 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ،

2615– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم . وهو في "مسند أبي يعلى" (4737) و (4793) . وأخرجه الترمذي (443) في الصلاة: باب منه، والنسائي 3/242–423 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1360) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن هناد بن السري، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي 1/284 من طريق الحسن بن الربيع، عن أبي الأحوص، به . وأخرجه الترمذي (444) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/360، وأبو يعلى (4791) ، والطحاوي 1/284 من طريقين عن الأعمش، به.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعات (نفل) ادا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى تَبَايُنِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى حَسَبِ مَا تَاَوَّلْنَا الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز میں اختلاف ہوتا تھا جو اس کے مطابق ہے جو ہم نے ان روایات کی تاویل ذکر کی ہے

2617 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ مُصَلِّيًا، وَمَا كُنَّا نَشَاءُ نَرَاهُ نَائِمًا مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا رَاَيْنَاهُ نَائِمًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر ہم یہ چاہتے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھیں' تو ہم آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے تھے اور اگر ہم یہ چاہتے' کہ ہم آپ کو رات کے وقت سویا ہوا دیکھیں تو ہم آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2618 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ

2616– رجاله ثقات رجال الصحيح. وانظر (2634).

2617– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (3852). وأخرجه النسائي 3/213–214 في قيام الليل: باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، عن إسحاق بن إبراهيم، والبغوي (932) من طريق عبد الرحيم بن منيب، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/104 و236 و264، والبخاري (1141) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ونومه، و (1972) و (1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره، والبيهقي 3/17 من طرق عن حميد، به وبأطول مما هنا. وصححه ابن خزيمة (2134)، وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَيُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں نفلی روزے رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور بعض اوقات کسی مہینے میں کوئی بھی نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں رکھیں گے اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو تم آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ تَفْضِيلَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مِنْ تَهَجُّدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ ثَابِتَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَضَادٍّ بَيْنَهَا أَوْ تَهَاتُرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے بارے میں ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں ان تمام نمازوں میں فضیلت پائی جاتی ہے

اور یہ تمام روایات مستند ہیں اور ثابت شدہ ہیں اور ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے

2619 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ إِنَّهُ صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ آخِرَ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ إِلٰى فِرَاشِي هٰذَا، فَيَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آپ

2618- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (769) في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، وفي "الشمائل" (292) عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2619- رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1168).

www.islamicurdubooks.com

گیارہ رکعات ادا کرنے لگے آپ نے دو رکعات کو ترک کر دیا جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی رات کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتے تھے' پھر بعض اوقات آپ میرے بستر پر تشریف لے آتے پھر بلال آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ بِاللَّيْلِ وَكَيْفِيَّةِ وِتْرِهِ فِي آخِرِ تَهَجُّدِهِ

آدمی کی رات کی نماز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس کے نوافل کے اختتام پر وتر کی کیفیت کا تذکرہ

2620 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، وَابْنِ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: يُصَلِّي اَحَدُكُمْ مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو' دو کر کے نماز ادا کرو' جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کر لو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهِ عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نماز ادا کر رہا ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کرنے پر اکتفاء کرے

2620- إسناده صحيح على شرط الشيخين. والحديث من طريق عبد الله بن دينار تقدم عند المؤلف (2426). وأخرجه أحمد 2/9، وابن أبي شيبة 2/273 و291، ومسلم (749) (146) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/22، والبغوي (955) من طريق سفيان، عن الزهري، عن سالم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (749) (147)، والنسائي 3/227 و228 في قيام الليل، باب: كيف صلاة الليل، من طرق عن الزهري، عن سالم، به. وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني (13184) و(13215) من طرق عن سالم، به. وأخرجه مسلم (749) (146)، وابن ماجه (1320)، والبيهقي 3/22 من طريقين عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/141، والنسائي 3/227، والطبراني (13461) من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/10، والنسائي 3/227، وابن ماجه (1320) من طريق سفيان، عن ابن أبي لبيد، عن أبي سلمة، به. وصححه ابن خزيمة (1072) من طرق عن ابن عمر.

www.islamicurdubooks.com

2621 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهٖ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَكُوْنُ وِتْرَهٗ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت ادا کرے تاکہ اس کی نماز طاق ہو جائے

2622 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً اَوْتَرَتْ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا اس نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت دو دو رکعت کر کے نماز ادا کرو اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر ایک رکعت ادا کرلو اس طرح تم اپنی ادا کی ہوئی رات کی نماز کو طاق کرلو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَهَجِّدَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُّوْتِرَ بِرَكْعَةٍ آخِرَ صَلَاتِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ لَا بَعْدَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نماز کو ایک رکعت کے ذریعے وتر صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کرے اس کے بعد نہیں

2623 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ *، عَنْ *

2621- إسناده صحيح وقد تقدم برقم (2424).

2622- إسناده صحيح على شرط البخارى. وأخرجه أحمد 2/5 عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (473) فى الصلاة: باب الحلق والجلوس فى المسجد، من طريق حماد، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/49 و66 و102 و119، والبخارى (472)، والنسائى 3/227-228 و228 و233، فى قيام الليل، وابن أبى شيبة 2/292، والبغوى (956) و (957) من طرق عن نافع، به.

www.islamicurdubooks.com

خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا بَيْنَهُمَا، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ وَاحِدَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں مخاطب کیا میں اس وقت ان دونوں کے درمیان تھا' اس نے دریافت کیا: رات کے وقت کی نماز کیسی ہونی چاہیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو' دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کر لو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهٖ رَكْعَةً تَكُوْنُ وِتْرَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَخْشَ الصُّبْحَ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے جو طاق ہو اگرچہ اسے صبح صادق ہونے کا اندیشہ نہ ہو

2624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ وَاحِدَةً تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت ادا کر لو تم نے جو نماز ادا کی ہے وہ طاق ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرَ رَكْعَةً وَاحِدَةً

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے

2623- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه أحمد 2/40 و79، وابن أبي شيبة 2/273 و291 من طرق عن خالد الحذّاء، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/71 و81، ومسلم (749) (148)، وأبو داوٗد (1421) في الصلاة: باب كم الوتر، والنسائي 3/232-233 في قيام الليل: باب كم الوتر، والبيهقي 3/22 من طرق عن عبد الله بن شقيق، به. وصححه. ابن خزيمة (1072).

2624- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاري (993) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، والنسائي 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والطبراني (13096) من طرق عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

2625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے جبکہ ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ اَنْ يَّؤُمَّ بِصَلَاتِهِ تِلْكَ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی اس نماز میں (کسی دوسرے کی) امامت کرے

2626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَاَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ،

2625- إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في "مسند ابن الجعد " (1467) ، ومن طريقه أخرجه البغوي في "شرح السنة" (559) . وأخرجه أحمد 2/43، والنسائي 3/232 في قيام الليل: باب كم الوتر، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (752) (153) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والبيهقي 3/22 من طريق عبد الوارث، عن أبي التياح، به . وأخرجه أحمد 2/51، ومسلم (752) (154) ، والنسائي 3/232 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي مجلز، به . وأخرجه ابن ماجه (1175) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، من طريق عاصم، عن أبي مجلز، به - بأطول مما هنا، وفي أخره "صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة قبل الصبح."

2626- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري (698) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، عن أحمد -قيل: هو ابن صالح- ومسلم (763) (184) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، عن هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر (2579) و (2592) .

www.islamicurdubooks.com

فَصَلّٰى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ، وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثْتُ بِهٰذَا بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا' تو آپ نے مجھے پکڑا اور دائیں طرف کر دیا اس رات آپ نے چار رکعات ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے جب آپ سوتے تھے' تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ تشریف لے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَسْوِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامِ فِي الرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا مِنْ قِيَامِهِ بِاللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعات میں قیام میں برابری رکھنے کا تذکرہ جو ہم نے آپ کے رات کے نوافل کی صفت بیان کی ہے

2627 - حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَرَّنِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، قِيَامُهُ فِيهِنَّ سَوَاءٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں اٹھا میں نے وضو کیا' اور آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی ان میں آپ کا قیام برابر تھا۔

2627- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج، وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه أحمد 1/252، والطحاوي 1/286 من طريقين عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق في "المصنف" (4706)، ومن طريقه أحمد 1/365-366، وأبو داؤد (1365) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والبيهقي 3/8 عن معمر، عن ابن طاووس، به. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ بِاللَّيْلِ جَمَاعَةً

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرے

2628 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى نَزَلْنَا السُّقْيَا، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَنْ يَسْقِينَا؟ قَالَ: جَابِرٌ، فَخَرَجْتُ فِي فِتْيَانٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَاءَ الَّذِي بِالْاُثَايَةِ، وَبَيْنَهُمَا قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِيلًا، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ عَتَمَةٍ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى بَعِيرٍ يُنَازِعُهُ بَعِيرُهُ اِلَى الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهُ: اَوْرِدْ، فَاَوْرَدَ، فَاَخَذْتُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِهِ فَاَنَخْتُهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَجَابِرٌ اِلٰى جَانِبِهِ، فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَجْدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے ہم نے ''سقیا'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون ہمیں پانی پلائے گا' تو انہوں نے (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جابر! میں انصار کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ روانہ ہو''اثایہ'' کے مقام پر ہم پانی کے پاس آئے ان دونوں جگہوں کے درمیان تقریباً 23 میل کا فاصلہ تھا وہاں سے ہم نے خود بھی پانی پیا اپنے جانوروں کو بھی پلایا یہاں تک کہ شام ہو جانے کے بعد ایک شخص اپنے اونٹ پر آیا اس کا اونٹ حوض کی طرف جانے کے لئے اس سے مقابلہ کر رہا تھا اور وہ اس سے کہہ رہا تھا آگے آؤ پھر وہ آگے آیا میں نے اس کی سواری کی لگام پکڑی اور اس کے اونٹ کو بٹھا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَضَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران رات کے وقت نوافل اسی طرح ادا کیا کرتے تھے جس طرح آپ انہیں حضر میں ادا کیا کرتے تھے

2629 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالسِّنْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

2628- إسناده ضعيف، شرحبيل بن سعد يُكتب حديثه للاعتبار وباقي السند رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى (2216) عن أبي خيثمة، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/380، وعبد الرزاق (4705)، والبزار (729) من طريق يحيى بن سعيد، به. ورواية البزار مختصرة عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم صلّى بعد العتمة ثلاث عشرة ركعة. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَي الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر آپ نیچے اترے اور آپ نے دس رکعات دو' دو کر کے ادا کی پھر آپ نے ایک رکعت وتر ادا کئے پھر آپ نے فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کئے پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اِذَا عَجَزَ عَنِ الْقِيَامِ لِتَهَجُّدِهِ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ جب وہ رات کے نوافل میں قیام کرنے سے عاجز ہو' تو وہ ان کو بیٹھ کر ادا کرلے

2630 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ كَانَ يَقْرَاُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ سَجَدَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو پھر آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب تلاوت میں تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہوکر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَاعِدًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرنے کا تذکرہ

2631 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، فَاِذَا

2629- رجاله ثقات رجال الشيخين غير شرحبيل بن سعد، وهو ضعيف يكتب حديثه كما سبق، يحيى بن حسان: هو ابن حيان التنيسي. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1261) عن محمد بن مسكين، بهذا الإسناد.

2630- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2509).

www.islamicurdubooks.com

صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہوکر بھی ادا کرتے تھے اور طویل نماز بیٹھ کر بھی ادا کرتے ہیں جب آپ کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے تھے' تو کھڑے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَطَمَهُ السِّنُّ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تھی تو آپ رات کے نوافل بیٹھ کر ادا کرتے تھے

2632 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ، فَاِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً، قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے نفل کبھی بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے تھے یہاں تک کہ جب کسی سورۃ کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہوکر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2633 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ صَلَاتِهِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ،

2631- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (730) (106/107) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داود (955) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريقين عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (730) (108) من طريق شعبة، عن بديل، به. وانظر (2510).

2632- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

2633- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

www.islamicurdubooks.com

فَكَانَ يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نفل نماز میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے اور جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں، تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ فِي عَقِبِ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آخر میں وتر کے بعد دو رکعات (نفل) ادا کرے جو فجر کی دو رکعات (سنت) کے علاوہ ہوں

2634 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر آپ وتر ادا کرتے تھے پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے پھر آپ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَأُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

2634- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/371 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البغوي (964) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وأخرجه مسلم (738) (126) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داؤد (1340) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/251 في قيام الليل: باب إباحة الصلاة بين الوتر وبين ركعتي الفجر، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به نحوه. وأخرجه بنحوه البخاري (1159) في التهجد: باب المداومة على ركعتي الفجر، وأبو داؤد (1361) في الصلاة: باب في صلاة الليل، من طريق عراك بن مالك، عن أبي سلمة، عن عائشة. وانظر (2616).

www.islamicurdubooks.com

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (نفل) میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے

2635 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا، وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ

✿✿ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتی تھیں پھر آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے تھے' نماز ادا کرتے تھے' دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا کرتے جن میں ایک جتنی قرأت کرتے تھے' پھر آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جن میں آپ سورہ الکفرون اور سورہ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِضْطِجَاعِ لِلْمُتَهَجِّدِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِرْدِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

رات کے نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے اپنے ورد سے فارغ ہونے کے بعد اور صبح صادق سے پہلے لیٹ جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2636 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

2635- إسناده ضعيف، أبو حرة، قال البخاري: يتكلمون في روايته عن الحسن، وقال يحيى بن معين: صالح، وحديثه عن الحسن ضعيف، يقولون: لم يسمعها من الحسن، وباقي السند رجاله ثقات، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1104). وأخرجه بمعناه أبو داؤد (1352) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/220-221 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريق هشام، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/242 باب كيف الوتر بتسع، من طريق قتادة عن الحسن، به مختصرًا.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَإِذَا بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ: فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ وَذَكَرَ: عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ سو گئے پھر آپ بیدار ہوئے آپ مشکیزے کے پاس آئے آپ نے اس کا منہ کھولا پھر آپ نے وضو کیا جو درمیانے درجے کا تھا آپ نے اس میں زیادہ مرتبہ اعضاء کو نہیں دھویا آپ نے پورا وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کرنے لگے میں بھی اٹھا میں نے یوں ظاہر کیا جیسے ابھی بیدار ہوا ہوں' اس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے' آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا میں اٹھا میں نے وضو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ نے میرے کان پکڑے اور مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات میں پوری ہوئی آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے آپ سوتے تھے' تو خراٹے لیا کرتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا' اور اس (نماز) میں یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! تو میرے دل میں نور کر دے میری بصارت میں نور کر دے۔ میری سماعت میں نور کر دے میرے دائیں طرف نور کر دے میرے بائیں طرف نور کر دے میرے اوپر نور کر دے میرے نیچے نور کر دے میرے آگے نور

2636- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (763) في المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي -مختصرًا- في "الشمائل" (255) من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3862) و (4707)، وأبو داوٗد (5043) في الأدب: باب في النوم على طهارة، وابن ماجه (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، من طريق سفيان، به -مطولًا ومختصرًا . وأخرجه النسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود، من طريق مسروق عن سلمة بن كهيل، به. وانظر (2579) و (2592) و (2626). إسناده صحيح، محمد بن خالد الواسطي -وإن كان ضعيفًا- مقرون بجمعة بن عبد الله البلخي، وهو من رجال البخاري، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1133) في التهجد: باب من نام عند السحر، وأبو داوٗد (1318) في الصلاة: باب وقت قيام النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (742) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، وابن ماجه (1197) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الضجعة بعد الوتر وبعد ركعتي الفجر، والبيهقي 3/3 .

www.islamicurdubooks.com

کر دے میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لئے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی سے ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ بھی بیان کئے۔

''میرے پٹھوں میرے گوشت میرے خون میرے بالوں اور میری کھال میں (نور) کر دے''۔

انہوں نے دو خصلتوں کا ذکر بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ آخِرَ صَلَاتِهٖ بِاللَّيْلِ نَوْمَةً خَفِيفَةً قَبْلَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ بَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آخر میں صبح صادق ہونے سے پہلے تھوڑی سی جو نیند لیتے تھے تو ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، وَجُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَا اَلْفَاهُ السَّحَرَ عِنْدِي اِلَّا نَائِمًا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کو سحری کے وقت اپنے ہاں ہمیشہ سوئے ہوئے پایا ہے۔

ان کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ كَانَ يَنَامُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اللَّيْلِ النَّوْمَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ

2638- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه الترمذي في "الشمائل" (261) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/230 في قيام الليل: باب وقت الوتر، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، به. وانظر (2593).

www.islamicurdubooks.com

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ، فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةُ الْمَرْءِ بِأَهْلِهِ كَانَ، فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْأَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ، وَإِنْ تَبَايَنَتْ أَلْفَاظُهَا وَمَعَانِيهَا مِنَ الظَّاهِرِ، لِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ عَلَى الْأَوْصَافِ الَّتِي ذُكِرَتْ عَنْهُ، لَيْلَةً بِنَعْتٍ وَأُخْرَى بِنَعْتٍ آخَرَ، فَأَدَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا رَأَى مِنْهُ، وَأَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمًا لِأُمَّتِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا، فَدَلَّنَا تَبَايُنُ أَفْعَالِهِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَأْتِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ دُونَ أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ لَهُ فِي الْاسْتِنَانِ بِهِ فِي نَوْعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَنْوَاعِ لَا الْكُلِّ

❁❁ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے (نفل) نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے' پھر آپ نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سحری کا وقت قریب آتا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ اپنے بستر پر آتے اگر آپ کو وہ خواہش ہوتی جو کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ہوتی ہے' تو آپ اسے پوری کرتے تھے جب آپ اذان کی آواز سنتے تو جلدی سے اٹھ جاتے اگر جنابت کی حالت میں ہوتے تو غسل کر لیتے ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے' اگرچہ بظاہر اور معانی میں اختلاف محسوس ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مختلف (تعداد میں) نوافل ادا کرتے تھے' ایک رات میں ایک طریقے کے مطابق اور دوسری رات میں دوسرے طریقے کے مطابق ادا کرتے تھے' تو صحابہ کرام میں سے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اسے آگے بیان کر دیا اور جو مشاہدہ کیا' اس کے بارے میں خبر دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ان کی اُمت کے لئے زبانی اور عملی طور پر معلم بنا کر بھیجا تھا تو رات کے نوافل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا اختلاف اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رات کے نوافل کے بارے میں جو طریقہ بھی اختیار کیا' آدمی ان میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق نوافل ادا کر لے' ایسا نہیں ہے کہ اس کے لئے یہ حکم ہو کہ وہ ان میں سے کسی ایک طریقے کی ہی پیروی کر سکتا ہے' تمام طریقوں کی پیروی نہیں کر سکتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُضَادُّ الْأَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2639 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يَعْلَى بْنُ مَمْلَكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّى بَعْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا يُصَلِّى، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمَتِهِ تِلْكَ، فَيُصَلِّى مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهٗ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ

یعلیٰ مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ تسبیح پڑھتے رہتے تھے' پھر اس کے بعد رات کے وقت جب اللہ کو منظور ہوتا تھا نماز ادا کرتے رہتے تھے' پھر آپ نماز ختم کر کے اتنی ہی دیر کے لئے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ نماز ادا کرتے رہے تھے' پھر آپ اپنی اس نیند سے بیدار ہو کے اتنی دیر نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر سوئے رہتے تھے آپ کی آخری نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ فِى الظَّاهِرِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو بظاہر غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2639- إسناده ضعيف لجهالة يعلى بن مملك. وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند أحمد. وأخرجه أحمد 6/297 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4709)، ومن طريقه أحمد 6/297 و308، والطبراني في "الكبير" 23/ (645) عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 6/300، والطبراني 23/ (646) من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، به.

2640- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري (1152) في التهجد: باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، والنسائي 3/253 في قيام الليل: باب ذم من ترك قيام الليل، من طريق عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (1331) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1159) (185) في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، والبغوي (939) من طريق عمرو بن أبي سلمة، والنسائي 3/253 من طريق بشر بن بكر، كلاهما عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عمر بن الحكم، عن أبي سلمة، به. زادوا في إسناده عمر بن الحكم بين يحيى وأبي سلمة. وقال البخاري بعد روايته الأولى: وقال هشام: حدثنا ابن أبي العشرين، قال: حدثنا الأوزاعي، قال: حدثنا يحيى، عن عمر بن الحكم بن ثوبان، قال: حدثنا أبو سلمة.. مثله، وتابعه عمرو بن أبي سلمة عن الأوزاعي.

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُورُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُومُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَائَةِ، ثُمَّ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا، وَيُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَإِذَا زُلْزِلَتْ

سعد بن ہشام انصاری بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے تو دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتے تھے' پھر آپ بیدار ہو کے مسواک کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے آپ پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے جن میں تقریباً ایک جتنی تلاوت کرتے تھے آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی آپ کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے آٹھ رکعات کی جگہ چھ ادا کرنا شروع کر دیں اور ساتویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جس میں آپ سورۃ الکفرون اور سورۃ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ مَا اعْتَادَ مِنْ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے معمول کو ترک کر دے

2641 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى إِبَاحَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فِي الْإِنْسَانِ مَا إِذَا سَمِعَهُ اغْتَمَّ بِهِ، إِذَا أَرَادَ هٰذَا الْقَائِلُ بِهِ إِنْبَاهَ غَيْرِهِ دُونَ الْقَدْحِ فِي هٰذَا الَّذِي قَالَ فِيهِ مَا قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبداللہ بن عمرو! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے کسی دوسرے شخص کی

2641- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (747) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل، ومن نام عنه أو مرض، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (747)، وأبو داود (1313) في الصلاة: باب من نام عن حزبه، وابن ماجه (1343) في إقامة الصلاة: باب فيمن نام عن حزبه من الليل، والبيهقي 2/484 و485، وأبو عوانة 2/271.

www.islamicurdubooks.com

غیر موجودگی میں اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہنا جائز ہے کہ اگر وہ شخص خود اس بات کو سن لے تو غمگین ہو جائے' جبکہ کہنے والے شخص کا مقصد اس کی برائی بیان کرنا نہ ہو بلکہ کسی اور شخص کو کسی حوالے سے تنبیہ کرنا مقصود ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنْ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کے رات کے نوافل میں سے جو چیز فوت ہوگئی ہو اس کو دن میں ادا کر لے

2642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَصَلّٰى مِنَ النَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اگر آپ رات کے وقت سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ کبھی آپ کو مسلسل (پورا مہینہ) روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ فرض ہوتے تو آپ دن کے وقت اپنی رات کے وقت رہ جانے والی **13** رکعات ادا کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَهُ مَا بَيْنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ اَجْرُ حِزْبِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص (رات کے نوافل کے) وظیفے کے وقت سو یا رہ جائے اور پھر وہ فجر اور ظہر کے درمیان ان کی مانند ادا کرے تو اسے اپنے معمول کے مطابق وظیفے کا ثواب ملے گا

2643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا

www.islamicurdubooks.com

ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ مِنْ بَنِي قَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ بِاللَّيْلِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو سرانجام دینے سے پہلے سو جائے یا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے' تو وہ اگر اسے (اگلے دن) فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی حصے میں پڑھ لے' تو اس کے نامہ اعمال میں یہ اسی طرح نوٹ کیا جائے گا' جس طرح اس کے رات کے وقت پڑھنے کو نوٹ کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا فَاتَهُ تَهَجُّدُهُ مِنَ اللَّيْلِ بِسَبَبٍ مِنَ الْاَسْبَابِ اَنْ يُصَلِّيَهَا بِالنَّهَارِ سَوَاءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب کسی بھی سبب کی وجہ سے آدمی کے رات کے نوافل رہ جائیں تو وہ ان کو دن کے وقت ادا کر لے تو یہ برابر ہے

2644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو فِرَاسٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعِيشَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَقَالَتْ: كَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلَّى بِالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (نوافل) ادا کئے بغیر سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (انہیں ادا نہ کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ کو رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور پورے مہینے میں روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُصَلِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنْ وِرْدِهٖ بِاللَّيْلِ

2644- إسناده صحيح، إبراهيم بن أحمد بن يعيش: هو إبراهيم بن أحمد بن عبد الله بن يعيش أبو إسحاق، ترجمه الخطيب في "تاريخه" 3/6-5 وقال: كان ثقة فهمًا، صنف المسند وجوّده، وكانت وفاته بهمذان سنة 257، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر (2420) و (2642).

www.islamicurdubooks.com

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے رات کے معمول میں سے جو چیز رہ جاتی تھی آپ اسے دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، مَنَعَهُ عَنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے نیند کی وجہ سے آپ ادا نہیں کرتے تھے یا آپ کی آنکھ لگ جاتی تھی' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا مَرِضَ بِاللَّيْلِ صَلّٰى وِرْدَ لَيْلِهِ بِالنَّهَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیمار ہوتے تو آپ اپنے رات کے ورد کو دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت سو جاتے' یا بیمار ہو جاتے (اس وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ اگلے دن بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ آپ کو کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

2645- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2420)، وانظر (2642) و (2644).

2646- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2642).

www.islamicurdubooks.com

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى النَّاسِى صَلَاتَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا اَنَّهُ يَاْتِىْ بِهَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو بھول جانے والے شخص کو نماز کے یاد آنے پر صرف یہی بات لازم ہے کہ وہ اسے ادا کرلے

2647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَسِىَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کسی ایک شخص کی نماز کسی دوسرے کی طرف سے درست نہیں ہوتی

2648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِىُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِىَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ .

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ : فِىْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا

2647– إسناده قوى. عبد الواحد بن غياث: صدوق روى له أبو داوُد، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (1556).

2648– إسناده صحيح على شرطهما. وهو فى "مسند أبى يعلى" (2856) وانظر (1556) و (1557).

www.islamicurdubooks.com

ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ لَوْ اَدَّاهَا عَنْهُ غَيْرُهُ لَمْ تُجْزِ عَنْهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ، يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ صَلَوَاتٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى اَدَائِهَا فِيْ عِلَّتِهٖ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُّعْطَى الْفُقَرَاءَ عَنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ الْحِنْطَةَ، وَلَا غَيْرَهَا مِنْ سَائِرِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْيَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے تو جب اسے (نماز) یاد آئے' تو اسے ادا کرلے اس کا کفارہ صرف یہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کرلے اس کا کفارہ صرف یہی ہے''اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے اس کی نماز کو ادا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے'' کیونکہ اس کا کفارہ صرف یہ ہی ہے''اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب وہ اسے یاد آجائے تو خود اس کو ادا کرے۔اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے اگر کوئی شخص فوت ہوجائے۔ اس کے ذمے کچھ نمازیں ہوں جنہیں وہ اپنی بیماری کے دوران ادا نہ کرسکا ہو۔تو اب یہ بات جائز نہ ہوگی کہ ان نمازوں کے عوض میں غریبوں کو گندم دے دی جائے۔یا اس کے علاوہ دیگر اناج یا کوئی اور چیز دے دی جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْاَخْبَارِ وَالتَّفَقُّهِ فِيْ مُتُوْنِ الْاٰثَارِ اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ تُعَادُ فِي الْوَقْتِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِ مِنْ غَدِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور روایات کے متون کا فہم نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو اس کے اگلے دن اس کے مخصوص وقت میں دہرایا جائے گا

2649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْهَا الْغَدَ لِوَقْتِهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رات کے وقت سوتے رہ گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کل اسے اس کے وقت پر ادا کرلینا۔

2649- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو داؤد: هو سليمان بن داوُد الطيالسي، وثابت: هو ابن أسلم البناني أبو محمد البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (990) . وأخرجه أحمد 5/309، والنسائي 1/295 في المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق أبي داوُد الطيالسي، بهذا الإسناد. وانظر (1461) .

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِى وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ فَضِيلَةٍ لِمَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ، لَا اَنَّ كُلَّ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ يُعِيدُهَا مَرَّتَيْنِ اِذَا ذَكَرَهَا وَالْوَقْتُ الثَّانِى مِنْ غَيْرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

یہ حکم فضیلت کے حوالے سے ہے اور اس شخص کیلئے ہے جو اسے پسند کرتا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے وہ اسے دو مرتبہ دہرائے گا اس وقت جب وہ اسے یاد آجائے اور دوسرے وقت میں جو اس کے علاوہ ہے

2650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى غَزَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ، فَمَا اسْتَيْقَظَ حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُومُ دَهِشًا فَزِعًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبُوا، فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا، فَسَارَ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَفَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ حَاجَاتِهِمْ، وَتَوَضَّؤُوا، وَصَلَّوا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ قَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کر لیا آپ بیدار نہیں ہوئے' یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہم لوگوں کو بیدار کیا ہر شخص گھبرا کر پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوار ہو جاؤ پھر آپ سوار ہوئے ہم بھی سوار ہوئے۔ آپ کچھ دیر چلتے رہے' جب سورج بلند ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ لوگ اپنی حاجات پوری کر کے فارغ ہوئے انہوں نے وضو کیا انہوں نے دو رکعات (سنت) ادا کی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم کل اس کے وقت میں اس کی قضا نہ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہیں سود سے منع کیا ہے' تو کیا وہ خود اسے قبول کرے گا''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا رَكِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِى انْتَبَهَ فِيهِ اِلَى الْمَوْضِعِ الْاٰخَرِ لِاَدَاءِ الصَّلَاةِ الَّتِى فَاتَتْهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے سوار (ہو کر آگے روانہ) ہو گئے تھے

2650- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن رواية هشام -وهو ابن حسان- عن الحسن يتكلمون فيها. عبد الأعلى: هو ابن حماد بن نصر الباهلي مولاهم البصري المعروف بالنرسي. وقد تقدم عند المؤلف (1462) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وزاد في اخره بعد قوله "ويقبله منكم": "إنما التفريط في اليقظة."

www.islamicurdubooks.com

جہاں آپ بیدار ہوئے تھے اور دوسری جگہ چلے گئے تھے تاکہ آپ وہاں فوت شدہ نماز کو ادا کر سکیں

2651 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ، فَاِنَّ هٰذَا لَمَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا۔ ہم بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کا سر پکڑ لے (اور یہاں سے روانہ ہو جائے) کیونکہ یہ ایک ایسی پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا ہم نے ایسا ہی کیا (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے وضو کیا آپ نے دو رکعت (سنت) ادا کی اور پھر نماز ادا کی گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِي هُرَيْرَةَ: ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ''پھر انہوں نے دو سجدے ادا کئے'' اس سے مراد وہ دو رکعات ہیں جو فجر کی نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں

2652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

2651– إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي الكوفي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (988). وأخرجه أحمد 2/428–429، ومسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يُقضى الفائت من الصلاة، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (1460).

2652– إسناده ضعيف وهو حديث صحيح، محفوظ بن أبي توبة ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/204، فقال: محفوظ بن الفضل بن أبي توبة من أهل بغداد، يروي عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وغيره، مات سنة سبع وثلاثين ومئتين. ونقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 8/423 عن الإمام أحمد قوله: محفوظ بن أبي توبة كان معنا باليمن لم يكن يكتب، كان يسمع مع إبراهيم أخي أبان وغيره، وضعف أمره جدًا. قال الذهبي في "الميزان" 3/444 بعد أن نقل مقالة أحمد: قلت: وهو محفوظ بن الفضل. روى عن معن، وضمرة بن ربيعة، حدث عنه إسماعيل القاضي، وعمر بن أيوب السقطي، لم يترك ومن فوقه ثقات. وأخرجه ابن ماجه (1155) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيهما، عن عبد الرحمن بن إبراهيم ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلاهما عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، و (1460).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات کی ادائیگی کے وقت سوئے رہ گئے تھے' تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الظُّهْرِ اِلٰى اَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَتُهُمَا، وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً دُوْنَ اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کی ظہر کی دو رکعات رہ جائیں یہاں تک کہ وہ عصر کی نماز ادا کر لے

تو اب اس شخص پر ان کو دہرانا لازم نہیں ہے یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے یہ حکم اُمت کے لئے نہیں ہے

2653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ، فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اَرْكَعُهُمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَنَقْضِيهِمَا اِذَا فَاتَتَنَا؟ قَالَ: لَا .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے نماز ادا کرنے کے بعد میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دو رکعات ادا کی۔ میں نے عرض کی: آج آپ نے یہ کیسی نماز ادا کی ہے' جو آپ نے اس سے پہلے ادا نہیں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کچھ مال آیا تھا تو میں مصروفیت کی وجہ سے ان دو رکعات کو عصر سے پہلے ادا نہیں کر سکا جیسے پہلے ادا کرتا تھا ان دونوں کو میں نے اب ادا کر لیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم سے یہ رکعات فوت ہو جائیں' تو ہم ان کی قضاء کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

2653- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. ذكوان: هو أبو صالح السمّان . وهو في "مسند أبي يعلى " 2/ورقة 326، وفيه فشغلني عن ركعتين كنت أركعهما بعد الظهر." وأخرجه أحمد 6/315 عن يزيد، بهٰذا الإسناد. وانظر (1577) .

www.islamicurdubooks.com

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

2654 - حَدَّثَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حصرت خرباق نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک رکعت ادا کی پھر آپ نے دومرتبہ سجدۂ سہو کیا' اور پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کے دوسجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام لینا

2655 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ

2654- إسناده صحيح على شرط مسلم، خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: عبد اللّٰه بن زيد الجرمي، وأبو المهلب: هو الجرمي عم أبي قلابة، مختلف في اسمه. وقد كتب هٰذا الحديث في هامش الأصل، وذهب منه بعض سنده، واستدرك من (2671) فقد أعاده المصنف هناك. وأخرجه أحمد 4/427، ومسلم (574) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد (1018) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والنسائي 3/26 في السهو: باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدتين، و 66 باب السلام بعد سجدتي السهو، وابن ماجه (1215) في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وابن خزيمة (1054)، والبيهقي 2/359 .

2655- إسناده ضعيف . عبد اللّٰه بن كيسان هو المروزي كثير الخطأ، ضعفه غير واحد من الأئمة . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1063) . وأخرجه أبو داوُد (1025) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقي الشك، والطبراني (12050) من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، بهٰذا الإسناد له حديث أبي سعيد الخدري، وسيرد عند المؤلف (2663) .

www.islamicurdubooks.com

اَبِی رِزْمَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ عِکْرِمَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمَّی سَجْدَتَیِ السَّہْوِ: الْمُرْغِمَتَیْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دوسجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دوچیزوں کا نام دیا ہے۔

2656 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ زُہَیْرٍ بِتُسْتُرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاہِیمَ النَّخَعِیِّ، عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً زَادَ فِیہَا، اَوْ نَقَصَ مِنْہَا، فَلَمَّا اَتَمَّ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَحَدَثَ فِی الصَّلَاۃِ شَیْءٌ؟ قَالَ: فَثَنٰی رِجْلَہٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلَاۃِ شَیْءٌ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ، وَلٰکِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِیتُ فَذَکِّرُوْنِی، وَاِذَا اَحَدُکُمْ شَکَّ فِی صَلَاتِہٖ فَلْیَتَحَرَّی الصَّوَابَ وَلْیَبْنِ عَلَیْہِ، ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے اس میں کچھ اضافہ کیا یا شاید کچھ کمی کردی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ٹانگ بچھائی آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتادیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں' میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو اور جب میں بھول جاؤں' تو تم مجھے یاد کروادو اور جب کسی انسان کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست چیز کے بارے میں اندازہ لگانے کی کوشش کرے اسی پر بنیاد قائم کرے اور پھر (آخر میں) دومرتبہ سجدہ سہو کرلے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّۃِ مَا ذَکَرْنَاہُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2657 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیمُ بْنُ الْمُغِیرَۃِ، قَالَ: حَدَّثَنِی مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاہِیمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

2656- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد 1/419 و438، والحميدی (96)، والبخاری (6671) فی الأيمان: باب إذا حنث ناسيًا فی الأيمان، ومسلم (572) (90) فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له، وابن ماجه (1211) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن شك فی صلاته فتحری الصواب، وابن خزيمة (1028)، وأبو عوانة 2/201 و201-202 و202، والبيهقی 2/14-15 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد مختصرًا ومطولًا. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ، اَوْ نَقَصَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا خَتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَلٰى ابْنَتِهٖ، ثِقَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کر دیا یا شاید کمی کی آپ کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو تم میں سے جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور پھر اسی کی بنیاد پر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابراہیم بن مغیرہ نامی راوی عبداللہ بن مبارک کا داماد ہے۔ اور یہ ثقہ ہے۔

2657- صحیح. عمرو بن صالح: هو الصائغ المروزی أبو حفص ذكره المؤلف فی "الثقات" 8/486، وقال: حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وعبد الله بن محمود، وباقی السند رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (572) (90)، وابن ماجه (1212)، والدارقطنی 1/376 من طرق عن مسعر، بهٰذا الإسناد. مختصرًا ومطولًا. وأخرجه من طرق وبألفاظ أخرى مسلم (572) (93) و (94) و (95) و (96)، وأبو داؤد (1021)، والترمذی (393)، والنسائی 3/33، وابن ماجه (1203)، وأبو عوانة 2/203 و 204 و 205، والبیهقی 2/342. (2) انظر "ثقات المؤلف" 6/25.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز میں سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اس سے پہلے نہیں کیا تھا

2658 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: زِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھادیں آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں کچھ اضافہ ہوگیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلتَّحَرِّي فِيْ شَكِّهٖ فِي الصَّلَاةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِهَا بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سجدہ سہو کا حکم اس شخص کیلئے ہے جو نماز کے بارے میں اپنے شک میں تحری کرتا ہے اور اس شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد تحری کرے گا اس سے پہلے نہیں کرے گا

2659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2658- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحكم: هو ابن عتيبة الكندى مولاهم الكوفي. وأخرجه البخارى (404) فى الصلاة: باب ما جاء فى القبلة، و (1226) فى السهو: باب إذا صلى خمسًا، و (7249) فى أخبار الآحاد: باب ما جاء فى إجازة خبر الواحد، ومسلم (572) (91)، وأبو داوُد (1019) فى الصلاة: باب إذا صلى خمسًا، والترمذى (392) فى الصلاة: باب ما جاء فى سجدتى السهو بعد السلام والكلام، والنسائى 3/31 فى السهو: باب ما يفعل من صلى خمسًا، وابن ماجه (1205) فى إقامة الصلاة: باب من صلى الظهر خمسًا وهو ساهٍ، والبيهقى 2/341، والبغوى (756) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد، وسيكرره المؤلف برقم (2682).

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو تو وہ درست صورت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرے اور پھر سلام پھیرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّي الصَّوَابَ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا سَهَا فِيْهَا عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ الْاَوَّلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنی نماز کے بارے میں درست نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے شخص کو اگر اس بارے میں سہو تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پہلے سلام کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ، وَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کر دیا یا کچھ کمی کر دی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' لیکن میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو' تو تم میں سے جس کسی کو بھی اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور وہ اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر وہ سلام پھیرے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُصَلِّيَ الظُّهْرِ خَمْسًا سَاهِيًا مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِي الرَّابِعَةِ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَةَ الصَّلَاةِ بِفِعْلِهٖ ذٰلِكَ

2659- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بهذا اللفظ مختصرًا ابن ماجه (1212) ، وأبو يعلى (5002) من طريق مسعر، عن منصور، بهذا الإسناد.

2660- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2657) .

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ظہر کی نماز ادا کرنے والا وہ شخص جو چار رکعات کے بعد بھول کر بیٹھتا نہیں ہے اور پانچویں رکعت ادا کر لیتا ہے تو اپنے اس فعل کی وجہ سے اس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا

2661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ: وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ حَدَّثَ عَلْقَمَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

❀❀ ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں: علقمہ نے ہمیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دی تو ابراہیم نے ان سے کہا: (آپ نے غلطی کی ہے) انہوں نے فرمایا: اے کانے! کیا تم بھی یہ کہتے ہو ابراہیم نے جواب دیا: جی ہاں! تو راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ شَكِّهِ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر تحری کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2662 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا اَدْرِي اَزَادَ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَثَنَى رِجْلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ

2661- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بنحوه مطولاً مسلم (572) (92)، وأبو داوُد (1022)، والنسائي 3/32 و33، وأبو عوانة 2/203 من طريق الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سويد، بهذا الإسناد.

2662- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 1/379، وابن أبي شيبة 2/25، والبخاري (401) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، ومسلم (572) (89)، وأبو داوُد (1020)، وأبو عوانة 2/202، والبيهقي 2/335، والدارقطني 1/375 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ، وَلْیُتِمَّ عَلَیْهِ، ثُمَّ لِیُسَلِّمْ، ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں مجھے نہیں معلوم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اضافہ کیا تھا یا کوئی کمی کی تھی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس' اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگ کو بچھایا آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی تم لوگوں کی طرح ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔ تو جب میں بھول جاؤں' تو تم لوگ مجھے یاد کروا دیا کرو۔ جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست اندازہ لگانے کی کوشش کرے۔ اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِیَ عَلَی الْاَقَلِّ فِیْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ شَكِّهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر' کم ترین (تعداد) پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہ کرے

2663 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ ثَالِثَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ

2663– رجاله ثقات رجال الشيخين غير صفوان بن صالح وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 1/95 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا. وأخرجه أبو داوٗد (1026) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقي الشك، والطحاوی 1/433، والبيهقی 2/331، والبغوی (754) من طريق مالك، وأبو داوٗد (1027) من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن القاری، كلاهما عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا. وأخرجه أحمد 3/72 و84 و87، والدارمی 1/351، ومسلم (571) فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له، والنسائی 3/27 فی السهو: باب إتمام المصلی علی ما ذكر إذا شك، والطحاوی 1/433، وأبو عوانة 2/193، والبيهقی 2/331، وابن الجارود (241)، والدارقطنی 1/375 من طرق عن زيد بن أسلم، به موصولًا.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چلے اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار رکعات ادا کی ہیں' تو وہ ایک رکعت ادا کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر وہ تین رکعات تھیں' تو دو سجدے انہیں جفت کر دیں گے اور اگر وہ چار تھیں' تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهٖ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ مِنْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ التَّحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ التَّحَرِّيَ هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَا يَدْرِيْ مَا صَلّٰى، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَحَرَّى الصَّوَابَ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهٗ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْيَقِيْنِ: هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، اَوِ الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّبْنِيَ عَلَى الْيَقِيْنِ وَهُوَ الْاَقَلُّ، وَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، سُنَّتَانِ غَيْرُ مُتَضَادَّتَيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2664- إسناده قوى على شرط مسلم. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندى الكوفى، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدى. وأخرجه ابن خزيمة (1023) عن أبى سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1024)، وابن ماجه (1210) فى إقامة الصلاة: باب فيمن شك فى صلاته فرجع إلى اليقين، من طريق محمد بن العلاء، وابن أبى شيبة 2/25 كلاهما (محمد بن العلاء وابن أبى شيبة) عن أبى خالد الأحمر، به. وصححه ابن خزيمة (1023). وأخرجه النسائى 3/27، والطحاوى 1/433 من طريقين عن محمد بن عجلان، به. وصححه ابن خزيمة (1024).

www.islamicurdubooks.com

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے اگر اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی' تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے اور اگر اس کی نماز نامکمل تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا' وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ نماز کے بارے میں تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تحری یہ ہے کہ آدمی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو' تو یہ بات لازم ہوگی کہ وہ درست صورت کے بارے میں تحری کرے جو اس کے نزدیک غالب گمان ہو۔ اس پر بناء قائم کر لے اور سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے۔ اور یقین پر بناء قائم کرنے کی صورت یہ ہے کہ آدمی کو دو یا تین رکعات' یا تین یا چار رکعات کے بارے میں شک ہوتا ہے۔ تو جب اس طرح کی صورتحال ہوگی تو وہ یقین پر بناء قائم کرے اور وہ سب سے کم مقدار ہے پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے یہ دونوں طریقے سنت ہیں۔ اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ لَفْظَةِ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

ان الفاظ کا تذکرہ جو ''امر'' کے الفاظ ہیں لیکن اس سے مراد دل کے ذریعے ان پر عمل کرنا ہے زبان کے ذریعے انہیں بولنا نہیں ہے

2665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَاِذَا اَتٰى اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ، اِلَّا مَا سَمِعَ صَوْتَهُ بِاُذُنِهِ، اَوْ وَجَدَ رِيْحَهُ بِاَنْفِهِ

2665- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض، فإنه لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/265 ولم يَرْوِ عنه غير يحيى بن أبي كثير، وفي "التقريب": عياض بن هلال، وقيل: ابن أبي زهير الأنصاري، وقال بعضهم: هلال بن عياض وهو مرجوح: مجهول من الثالثة، تفرد يحيى بن أبي كثير بالرواية عنه .وأخرجه أبو داوُد (1029) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والترمذي (396) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، والطحاوي 1/432، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے' کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں؟ تو وہ جب بیٹھا ہوا ہو' تو اس وقت دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے کیونکہ شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اس آدمی کو یہ کہنا چاہئے تم جھوٹ کہہ رہے ہو البتہ اگر وہ اپنے کانوں کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن لے یا اپنی ناک کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) بو محسوس کر لے (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ اَرَادَ بِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ لَا بِلِسَانِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہنا چاہئے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' زبان کے ذریعے یہ نہیں کہنا چاہئے

2666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِيْ نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيْحًا بِاَنْفِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آئے اور یہ کہے' تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اسے اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' تم جھوٹ کہہ رہے ہو جب تک آدمی اپنے کان کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا یا اپنی ناک کے ذریعے اس کی بو کو محسوس نہیں کرتا (اس وقت تک اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ اِذَا شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر سب سے کم تر پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ نماز سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2666- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض بن هلال وهو مجهول كما تقدم في الحديث السابق.

www.islamicurdubooks.com

2667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا بِصَلَاتِهِ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی' تو وہ ایک رکعت نفل ہوگی دو سجدے بھی نفل ہوں گے اور اگر اس کی نماز ناقص تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا قُلْنَا: اِنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ فِي صَلَاتِهِ يَجِبُ اَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے وہ صحیح ہے پھر نماز میں کم تر پر بنیاد قائم کرنیوالے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ سلام سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے' اس کے بعد نہیں

2668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ، وَاِنْ كَانَتْ خَامِسَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَهِمَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَيْثُ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَكَانَ اِسْحَاقُ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ كَثِيرًا، فَلَعَلَّهُ مِنْ وَهْمِهِ اَيْضًا

2667- إسناده قوي على شرط مسلم. وانظر (2665).

2668- إسناده صحيح، لكن ذكر ابن عباس بدل أبي سعيد فيه وهم كما قال المصنف، ونبه على هذا الوهم كذلك الحافظ في "التلخيص" 2/5. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/106 عن عمران بن يزيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چل سکے اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو اسے ایک رکعت ادا کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے اگر وہ چوتھی رکعت ہوگی تو دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے اور اگر وہ پانچویں رکعت ہوگی تو دو سجدے اسے جفت بنا دیں گے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دراوردی نامی راوی کو اس کی سند میں وہم ہوا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ حالانکہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ سعد بن ابراہیم نامی راوی کیونکہ اکثر اپنے حافظے کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتے تھے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ان کو وہم ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا شَكَّ فِيْهَا اَنْ يُحْسِنَ رُكُوْعَ تِلْكَ الرَّكْعَةِ وَسُجُوْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر کم تر عدد پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رکعت کے رکوع اور سجود کو اچھے طریقے سے ادا کرے

2669 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَ بِالسَّجْدَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، مِمَّا قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ التَّحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاحِدٌ، وَحُكْمَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، لِاَنَّ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي ذِكْرِ التَّحَرِّي اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَفِي خَبَرِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِيْنِ: اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَالْفَصْلُ بَيْنَ التَّحَرِّي وَالْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِيْنِ: اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهٖ، فَلَا يَدْرِي ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ وَهُوَ

2669- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أبو عوانة 2/192-193 عن عباس الدوري، عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/83، ومسلم (571) (88) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو عوانة 2/192-193، والبيهقي 2/331 من طريق موسى بن داوٗد، عن سليمان بن بلال، به.

www.islamicurdubooks.com

الثَّلاثُ، وَيُتِمَّ صَلاتَهُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلامِ، وَاَمَّا التَّحَرِّي: فَهُوَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اشْتَغَلَ بِقَلْبِهِ بِبَعْضِ اَسْبَابِ الدِّيْنِ اَوِ الدُّنْيَا حَتّٰى مَا يَدْرِي اَيَّ شَيْءٍ صَلّٰى اَصْلًا، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ تَحَرّٰى عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهُ، وَيَبْنِيْ عَلٰى مَا صَحَّ لَهُ مِنَ التَّحَرِّي مِنْ صَلَاتِهِ، وَيُتِمُّهَا، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَبَرَيْنِ مَعًا

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے'اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو اسے اٹھ کر ایک رکعت ادا کرنی چاہیے اس میں رکوع اور سجدے کو مکمل ادا کرے پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعات ادا کی تھیں' تو دو سجدے انہیں جفت بنا دیں گے اور اگر وہ چار رکعات ادا کر چکا تھا تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت وہ روایت ہے جس نے عالم شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے۔ حالانکہ ان دونوں کا حکم مختلف ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں تحری کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یقین پر بناء قائم کرنے کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو تحری کرنے اور یقین پر بناء قائم کرنے کے درمیان فرق ہے۔ کیونکہ یقین پر بناء قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں کہ چار رکعات؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو۔ پھر وہ اس چیز پر بناء قائم کرے گا جس کا اس کو یقین ہو۔ اور وہ تین رکعات ہوں۔ پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے گا' جہاں تک تحری کا تعلق ہے۔ تو اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی نماز شروع کرتا ہے پھر اس کا ذہن کسی دنیاوی یا دینی معاملے میں مشغول ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو' تو وہ غالب گمان کے مطابق تحری کر لے گا اور تحری کے نتیجے میں جو چیز اس کے لیے ثابت ہو گی اس پر بناء قائم کرے اور پھر اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے گا۔ اس صورت میں ان دونوں روایات پر ایک ساتھ عمل ہو جائے گا۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّاجِدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوبارہ تشہد پڑھے اور پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرے

2670 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ، اَبُوْ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَنْصَارِيُّ، مَا رَوَى ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَخَالِدٌ تِلْمِيذُهُ

﴾﴿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں انصاری نامی راوی منفرد ہے ابن سیرین نے خالد کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی ہے ویسے خالد ان کے شاگرد ہیں۔

2671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ.

فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

2670- إسناده قوى ومتنه شاذ، سعيد بن محمد بن ثواب ترجمه المؤلف فی "الثقات" 8/272، فقال: سعيد بن محمد بن ثواب الحصرى من أهل البصرة، يروى عن أبی عاصم وأهل العراق، حدثنا عنه عبد الكبير بن عمر الخطابی وغيره: مستقيم الحديث، كنيته أبو عثمان، وهو مترجم فی "تاريخ بغداد" 9/94-95، ومن فوقه ثقات رجال الصحيح غير أشعث -وهو ابن عبد الملك الحمرانی- فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. محمد بن عبد الله الأنصارى: هو ابن المثنى، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد، وأبو المهلب: هو الجرمی عم أبی قلابة. وأخرجه أبو داوُد (1039) فی الصلاة: باب سجدتی السهو فيهما تشهد وتسليم، والترمذی (395) فی الصلاة: باب ما جاء فی التشهد فی سجدتی السهو، والنسائی 3/26 فی السهو: ذكر الاختلاف على أبی هريرة فی السجدتين، والبغوی (761) من طريق محمد بن يحيى الذهلی، عن محمد بن عبد الله الأنصارى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/323 ووافقه الذهبی.

2671- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم (2655).

www.islamicurdubooks.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ کھڑے ہوئے آپ نے ایک رکعت ادا کی آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ بَعْدَهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اس حالت میں دو مرتبہ سجدہ کرتا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یعنی سلام کے بعد ایسا کرتا ہے اس کے بعد اس پر تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا لازم ہے

2672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھاتے ہوئے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا آپ نے تشہد پڑھا پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَا فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سجدہ سہو ہر حال میں سلام پھیرنے سے پہلے ہوگا

2673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ خَتَنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

2672– إسناده قوي. وهو مكرر (2670).

2673– إسناده صحيح. بكر بن خلف: صدوق روى له أبو داوُد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وانظر (2655).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، فَقِیلَ لَهُ، فَقَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰی رَكْعَةً، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) آپ کی خدمت میں اس بارے میں گزارش کی گئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیرا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں

(اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت سے متضاد ہے جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

2674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِی حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِی قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيلَ لِی: تَعْرِفُهُ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، وَمَرَّ بِی رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا اور آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ آپ نے نماز مکمل کی تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سہو ہو گیا ہے آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا ہے' تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک رکعت کو مکمل کیا۔

2674- إسناده قوی، رجاله رجال الشیخین غیر سوید بن قیس، فقد روی له أصحابُ السُّنن وهو ثقة. یحیی بن أیوب: هو الغافقی المصری، قال الحافظ فی "التقریب": صدوق ربما أخطأ، إلا أنه قد توبع. وأخرجه الحاکم 1/261 و323، وعنه البیهقی 2/359 من طریق علی بن إبراهیم الواسطی، حدثنا وهب بن جریر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/401، وأبو داوٗد (1023) فی الصلاة: باب إذا صلی خمسًا، والنسائی 2/18 فی الأذان: باب الإقامة لمن نسی رکعة من صلاة، والبیهقی 2/359 من طریق اللَّیْثُ بْن سعد، عن یزید بن أبی حبیب، به. وصححه الحاکم 1/261.

www.islamicurdubooks.com

میں نے لوگوں سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے یہ عرض کی تھی: یارسول اللہ ﷺ آپ کو سہو ہو گیا ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا: آپ اسے جانتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اگر میں انہیں (دیکھوں گا تو پہچان جاؤں گا) تو پھر ایک صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے بتایا: یہ وہ صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ

اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَخَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے ان دونوں روایات کو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں

2675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَاَظُنُّ اَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، وَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ اِمَّا قَصِيْرُ الْيَدَيْنِ - وَاِمَّا طَوِيْلُهُمَا - يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ: بَلْ نَسِيْتَ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ قَالَ: وَنُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الثَّلَاثَةُ قَدْ تُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ هُوَ الَّذِيْ اَعْلَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ الْخِرْبَاقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ خَبَرَ ذِي الْيَدَيْنِ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّهُ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ: اَنَّهُ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ

2675- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2263).

www.islamicurdubooks.com

الْمَغْرِبِ، فَدَلَّ مِمَّا وَصَفْنَا عَلٰى اَنَّهَا ثَلَاثَةُ اَحْوَالٍ مُتَبَايِنَةٍ فِي ثَلَاثِ صَلَوَاتٍ لَا فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو پہر کی نماز میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی۔ میرا خیال ہے' وہ ظہر کی نماز تھی۔ آپ نے اس میں دو رکعات پڑھائیں (اور پھر سلام پھیر دیا) پھر آپ مسجد میں قبلہ کی سمت رکھی ہوئی لکڑی کے پاس آ کر کھڑے ہوئے' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیے ان دونوں میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا جلد باز لوگ۔ (مسجد) سے باہر چلے گئے' وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن انہوں نے رعب کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش نہیں کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب تھے جن کے ہاتھ شاید چھوٹے تھے یا شاید لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور آپ نے اپنے عام سجدوں کی مانند یا شائد اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند تھا یا شاید اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ تینوں روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی تھی جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تھی۔ جبکہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تھا۔ حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں تیسری رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا جبکہ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ تو جو چیز ہم نے ذکر کی ہے وہ اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ تین مختلف مواقع پر تین مختلف نمازوں کے واقعات ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی نماز کے بارے میں یہ تینوں روایات مذکور ہیں۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کے سجدہ سہو کرنے کا تذکرہ

2676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر نماز پڑھائی (دو رکعات ادا کرنے کے بعد) جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا تو آپ بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے نماز کے آخر میں جب آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا اِتْمَامَ صَلَاتِهٖ وَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2677 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اَرْبَعٍ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ، كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

❀❀ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے جب آپ چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے ایسا آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہوا۔

2676- إسناده صحيح على شرطهما. الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البخاري (830) في الأذان: باب التشهد في الأولى، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وانظر (1937).

2677- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أحمد بن عمرو بن السرح، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وانظر (1935) و (1936) و (1937) و (1938).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي سَجَدَ فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلْحَالِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا قَبْلَ السَّلَامِ

اس نماز کے طریقے کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ سجدہ سہو اس حالت میں کیا تھا جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ سلام پھیرنے سے پہلے تھا

2678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں (دو رکعات ادا کرنے کے بعد) کھڑے ہو گئے۔ جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا یہ اس کے بدلے میں تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِيَامَ الْمَرْءِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فِي صَلَاتِهِ سَاهِيًا لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ غَيْرَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی نماز کے دوران دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہو جانے پر سجدہ سہو کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوتی

2679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي ثِنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى

2678- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو مكرر (1935) .

2679- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (1935) .

www.islamicurdubooks.com

صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ آپ بیٹھے نہیں آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرحمٰن اعرج نامی راوی منفرد ہے

2680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، وَابْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَجْلِسَ، فَسَبَّحْنَا فَمَضٰى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' جب آپ نے بیٹھنا تھا ہم نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا سَهَا فِي صَلَاتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى التَّحَرِّي

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو نماز کے دوران سہو لاحق ہو جائے اور پھر وہ تحری کی طرف رجوع کرے تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے

2681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

2680- إسناده على شرط البخاري. ابن حبان: هو محمد بن يحيى بن حبان بن منقذ الأنصاري. وانظر (1935).

2681- إسناده صحيح. حكيم بن سيف. صدوق روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وانظر (2658).

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ رکعات پڑھا دیں' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی: تو آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور بیٹھنے کے دوران ہی دومرتبہ سجدہ سہو کرلیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ: صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، اَرَادَ بِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں زید بن ابوانیسہ نامی راوی کے یہ الفاظ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ نمازیں پڑھا دیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں

2682 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: زِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھادی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ الْمُجْمَلِ الَّذِىْ فَسَّرَتْهُ اَفْعَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس مجمل حکم کا تذکرہ جسکی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال کرتے ہیں جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، اَنَّ

2682- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2658).

2683- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ". 1/100 ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1232) في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، ومسلم (389) (82) في المساجد: باب السهو في الصلاة، وأبو داؤد (1030) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والبيهقي 2/330 و353، والبغوي (753).

www.islamicurdubooks.com

اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ لِيُلْبِسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے وہ شخص اس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہے شیطان اس لئے آتا ہے' تاکہ اس کی نماز اس کے لئے مشتبہ کر دے یہاں تک کہ آدمی کو یہ پتہ نہیں چلتا' اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

2684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اَحَدِهِمَا، فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی جو بنوزہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں بھولا ہوں اور یہ بھی مختصر نہیں ہوئی ہے' تو حضرت ذوشمالین نے عرض کی: ان میں سے کچھ تو ہوا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوشمالین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز کو مکمل کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ

نماز مکمل کرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے یونس ایلی سے منقول روایت میں کیا ہے

2684- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو مكرر (2252) . وقع في الرواية هنا "ذو الشمالين"، قال الحافظ في "الفتح" 3/96: اتفق أئمة الحديث كما نقله ابن عبد البر وغيره على أن الزهري وهم في ذلك، وسببه أنه جعل القصة لذي الشمالين، وذو الشمالين هو الذي قُتل ببدر، وهو خزاعي واسمه عميرُ بن عبد عمرو بن نضلة، وأما ذو اليدين فتأخر بعد النبي صلى الله عليه وسلم بمدة، لأنه حدّث بهذا الحديث بعد النبي صلى الله عليه وسلم كما أخرجه الطبراني وغيره، وهو سلمي واسمه الخِرباق.

www.islamicurdubooks.com

2685 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ: اَخُفِّفَتِ الصَّلَاةُ، اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَهُمَا، ثُمَّ سَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ هٰذَا قَبْلَ بَدْرٍ، ثُمَّ اسْتَحْكَمَتِ الْاُمُورُ بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو جو بنوزہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہ دو رکعات پڑھائیں جو رہ گئی تھیں اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ اس کے بعد امور مستحکم ہو گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ صَلَاتَهُ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کے ذریعے مکمل کیا جس کی صفت ہم نے پہلے بیان کی ہے

2686 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ اَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

2685- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (3441)، ومن طريقه أخرجه البيهقي 2/341، وانظر (2252).

2686- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/93. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (714) في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و (1228) في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و (7250) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داود (1009) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي (399) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلّم. وانظر (2255).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے باقی دو رکعات بھی ادا کیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر اپنے (سر کو) اٹھایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے

2687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ الْهِفَّانِيُّ،

(متن حدیث): قَالَ لِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا صَلَّيْتَ بِنَا رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ وَاَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ تُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

❀❀ ضمضم بن جوس ہفانی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) ایک صاحب نے جن کا نام ذوالیدین تھا جن کا تعلق خزاعہ قبیلے سے تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2687- إسناده قوی. قال ابن عدی: عكرمة بن عمار مستقيم الحديث إذا روى عنه ثقة. وأخرجه أبو داؤد (1016) فی الصلاة: باب السهو فی السجدتين، عن هارون بن عبد الله، عن هاشم بن القاسم، عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی 3/66 فی السهو: باب السلام بعد سجدتی السهو، من طريق عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به نحوه.

www.islamicurdubooks.com

نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے۔ آپ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور آپ نے باقی رہ جانے والی دو رکعات ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَاهَدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں موجود تھے

2688 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - اِمَّا قَالَ: الظُّهْرَ، وَاِمَّا قَالَ: الْعَصْرَ، قَالَ: وَاَكْبَرُ ظَنِّیْ اَنَّهَا الْعَصْرُ - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَقَدَّمَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يَّسْاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ قَالَ: مَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَا نَسِيْتُ، قَالَ: بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ اَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاُنْبِئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ،

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَارُ ذِی الْيَدَيْنِ مَعْنَاهَا: اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فِیْ صَلَاتِهٖ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ لَهٗ، وَاَنَّهٗ قَدْ اَدّٰى فَرْضَهُ الَّذِیْ عَلَيْهِ، وَذُو الْيَدَيْنِ قَدْ تَوَهَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ رُدَّتْ اِلَى الْفَرِيضَةِ الْاُوْلٰى، فَتَكَلَّمَ عَلٰى اَنَّهٗ فِیْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَاَنَّ صَلَاتَهٗ قَدْ تَمَّتْ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتَ

2688– إسناده صحيح على شرطهما . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داؤد العتكي، ومحمد: هو ابن سيرين . وأخرجه مسلم (573) (98) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الاسناد . وأخرجه أبو داؤد (1008) و (1011) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357 من طرق عن حماد بن زيد، به. وانظر (2246) .

www.islamicurdubooks.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ، كَانَ مِنَ اسْتِثْبَاتِهِ عَلٰى يَقِيْنٍ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ صَلَاتَهُ.

وَاَمَّا جَوَابُ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَهُ اَنْ: نَعَمْ، فَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُجِيْبُوْهُ، وَاِنْ كَانُوْا فِيْ نَفْسِ الصَّلَاةِ، لِقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ) (الأنفال: 24) ، فَاَمَّا الْيَوْمَ، فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، وَاُقِرَّتِ الْفَرَائِضُ، فَاِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ وَعِنْدَهُ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ بَعْدَ السَّلَامِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ، وَاِنْ سَاَلَ الْمَامُوْمِيْنَ فَاَجَابُوْهُ بَطَلَتْ صَلَاتُهُمْ، وَاِنْ سَاَلَ بَعْضَ الْمَامُوْمِيْنَ الْاِمَامَ عَنْ ذٰلِكَ، بَطَلَتْ صَلَاتُهُ لِاسْتِحْكَامِ الْفَرَائِضِ، وَانْقِطَاعِ الْوَحْيِ، وَالْعِلَّةُ فِيْ سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ مُعَلِّمًا قَوْلًا وَفِعْلًا، فَكَانَتِ الْحَالُ تَطْرَاُ عَلَيْهِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ، وَالْقَصْدُ فِيْهِ اِعْلَامُ الْاُمَّةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ حُدُوْثِ تِلْكَ الْحَالَةِ بِهِمْ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوپہر کی ایک نماز پڑھائی (راوی کہتے ہیں) شاید انہوں نے ظہر کی نماز کا ذکر کیا تھا یا عصر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن میرا غالب گمان یہ ہے' وہ عصر کی نماز تھی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد میں آگے کی طرف رکھی ہوئی لکڑی کی طرف بڑھ گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے ان میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا۔ جلد باز لوگ (مسجد سے) باہر نکل گئے وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی ایک صاحب جن کا نام ذوالیدین تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا جو آپ کے عام سجدوں جتنا طویل تھا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' پھر آپ نے دوسری مرتبہ سجدہ کیا آپ نے عام سجدوں جتنا طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

محمد بن سیرین نامی راوی سے دریافت کیا گیا: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی اطلاع کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کلام کیا تھا۔ اس بنیاد پر کہ ان کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔ اور آپ نے وہ فرض ادا کرلیا ہے۔ جو آپ کے ذمے لازم تھا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید نماز اپنے پہلے والے فرض کی طرف لوٹا دی گئی ہے۔ انہوں نے اس صورت میں کلام کر دیا کہ وہ نماز کی حالت میں نہیں ہیں اور نماز مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے تصدیق چاہی اور آپ کو اس بات کا

www.islamicurdubooks.com

یقین ہوگیا تو پھر آپ نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا۔ جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کو جواب دینے کا تعلق ہے۔ کہ انہوں نے جی ہاں کہا تو اب ان لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے اگر چہ وہ نماز ادا کر رہے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں تا کہ یہ چیز تم کو زندگی دے۔''

جہاں تک آج کے دن کا تعلق ہے۔ تو اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور فرض برقرار ہو چکے ہیں۔ تو جب امام کلام کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ سلام پھیرنے کے بعد اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ لیکن اگر وہ مقتدیوں سے سوال کرتا ہے۔ مقتدی اس کو جواب دیتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر امام نے بعض مقتدیوں سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو امام کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ اب فرائض مستحکم ہو چکے ہیں۔ اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے دوران سہو لاحق ہونے میں علت یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دینے والا بھیجا گیا ہے۔ آپ قولی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی تعلیم دیتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ جس کا مقصد آپ کی امت کو اطلاع دینا ہوتا تھا۔ کہ اس طرح کی صورتحال درپیش ہونے پر ان پر کیا چیز لازم ہوگی؟ یعنی وہ صورت حال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کو پیش آئے گی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کا دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کے نام دینا

2689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

www.islamicurdubooks.com

بَابُ الْمُسَافِرِ

مسافر کا بیان

2690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ اَبَا عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدُ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں مختلف جگہ بکھر جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ ایک جگہ یوں اکٹھے رہتے تھے' اگر ان پر کوئی کپڑا اچھایا جائے' تو وہ ان سب پر آ جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ التَّزَوُّدِ لِلْاَسْفَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے سفر کے لئے زادِ سفر اختیار کرنے کے جواز کی نفی کی ہے

2691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

2690- إسناده صحيح. اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ: وثقه الدارقطني، وقال ابوحاتم: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير مسلم بن مشكم فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/193، وأبو داود (2628) في الجهاد: باب ما يؤمر من انضمام العسكر وسعته، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/133، والحاكم 2/115، والبيهقي 9/152 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي! مع أن مسلم بن مشكم لم يخرج له الشيخان ولا أحدهما.

www.islamicurdubooks.com

الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى) (البقرة: 197)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج پر جاتے تھے تو زادِ راہ ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم زادِ راہ بھی ساتھ رکھو بے شک سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ لِأَخِيهِ إِذَا عَزَمَ عَلٰى سَفَرٍ يُرِيدُ الْخُرُوجَ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کا کوئی بھائی سفر کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو وہ اس کے لئے کیا دعا کرے؟

2692 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، حَتّٰى إِذَا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان کر دے۔

2691- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ فمن رجال البخاري. شبابة: هو ابن سوار المدائني، وورقاء: هو ابن عمر اليشكري. وأخرجه ابن جرير في "جامع البيان" (3730)، وأبو داوُد (1730) في المناسك: باب التزود في الحج، من طريق المخرّمي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1523) في الحج: باب قول الله تعالى: (وتزوّدوا فإن خير الزاد التقوى)، وابن أبي حاتم في "تفسيره" فيما ذكره ابن كثير 1/246 من طريق ورقاء، به. وأخرجه النسائي في السير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/154 من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس، وأخرجه سفيان بن عيينة عن عكرمة مرسلًا كما في البخاري، والطبري (3733) و (3759)، وابن أبي حاتم.

2692- إسناده حسن. أسامة بن زيد: هو الليثي، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم، وقال ابن عدي: يروي عنه الثوري وجماعة من الثقات، ويروي عنه ابن وهب نسخة صالحة ... وهو حسن الحديث، وأرجو أنه لا بأس به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/517، وأحمد 2/325 و331 و443 و476، والنسائي في "اليوم والليلة" (505)، والترمذي (3445) في الدعوات: باب رقم (46)، وابن ماجه (2771) في الجهاد: باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، والحاكم 2/98 وصححه، والبيهقي 5/251، والبغوي (1346) من طرق عن أسامة بن زيد، بهٰذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2702).

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ لِاَخِيهِ عِنْدَ الْوَدَاعِ فَيَحْفَظُهُ اللّٰهُ فِيْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کو رخصت کرتے وقت کیا پڑھے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کے دوران اس کی حفاظت کرتا ہے

2693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اِلَى الْعِرَاقِ اَنَا وَرَجُلٌ مَعِي، فَشَيَّعَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَنَا، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مَعِي شَيْءٌ اُعْطِيكُمَا، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتُوْدِعَ اللّٰهُ شَيْئًا حَفِظَهُ، وَاِنِّي اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمَا وَاَمَانَتَكُمَا، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكُمَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں عراق کے لئے روانہ ہونے لگا تھا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں رخصت کرنے کے لیے ہمارے ساتھ آئے جب وہ ہم سے جدا ہونے لگے' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز ودیعت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے' تو میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تم دونوں کے عمل کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کو ودیعت کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ لِمَنْ اَرَادَ رُكُوبَ الْاِبِلِ لِيُنَفِّرَ الشَّيَاطِينَ عَنْ ظُهُورِهَا بِهَا

جو شخص اونٹ پر سوار ہونے لگے اسے بسم اللہ پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ وہ اونٹ کی پشت سے شیاطین کو دور بھگا دے

2694 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2693– إسناده قوى. أبو زرعة الرازى: هو عُبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" (509) عن أحمد بن إبراهيم بن محمد، عن ابن عائذ، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقى 9/173 من طريق محمد بن عثمان التنوخى، عن الهيثم بن حميد، به. وأخرجه أحمد 2/7 و25 و38 و136 و358، والنسائى (506)، وابن ماجه (2826)، والترمذى (3442) و (3443)، والحاكم 2/97 من طرق عن ابن عمر.

2694– إسناده حسن. وهو مكرر (1704).

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): عَلٰی ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہو' تو اللہ کا نام لو اور اپنی حاجت کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہ کرو''۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ عِنْدَ الرُّكُوبِ لِسَفَرٍ يُرِيدُ الْخُرُوجَ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کیلئے سوار ہوتے وقت کیا پڑھے؟ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرے

2695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ) (الزخرف: 13)، يَقْرَاُ الْآيَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ فِي سَفَرِي هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ لَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا فَاخْلُفْنَا فِي اَهْلِنَا، وَكَانَ اِذَا رَجَعَ قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس (سواری کو) مسخر کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آیات تلاوت کرتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! میں اپنے اس سفر کے دوران نیکی اور پرہیزگاری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا بھی جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور (ہماری غیر موجودگی میں) گھر والوں کا نگران ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آتے تھے' تو یہ کہتے تھے۔

''ہم رجوع کرنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

2695- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم غير إبراهيم بن الحجاج السامي فمن رجال النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/144، والترمذي (3447) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، والدارمي 2/285، والحاكم 2/254 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ اَبِي الزُّبَيْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابوزبیر کے حوالے سے منقول روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں

2696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا الْاَسَدِيَّ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13)، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ، فَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

✿✿ علی اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ تعلیم دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کے وقت اپنی سواری پر سوار ہوتے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے (اس سواری کو) ہمارے لئے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے''۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے ہمارے لئے اس کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں' تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا تو ہی نگران ہے اے اللہ! میں سفر کی مشقت (سفر کے دوران یا واپسی پر) کسی ناپسندیدہ منظر کو دیکھنے اور واپسی پر اپنے اہل خانہ' مال یا اولاد کے بارے میں کسی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تھے' تو یہی کلمات پڑھتے تھے اور ان میں یہ الفاظ زائد پڑھتے تھے۔

2696- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله . علي الأسدي: هو علي بن عبد الله البارقي الأزدي، قال أبو عبيد وابن السكيت: الأسد بالسين والأزد بالزاي: وهم أزدُ شنوءة. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/16، و"اليوم والليلة" (548)، والبيهقي 5/251-252 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (9232) -ومن طريقه أحمد 2/150، وأبو داوُد (2599) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا سافر- ومسلم (1342) في الحج: باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، وابن خزيمة (2542) من طريق ابن جريج، به.

(ہم) رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اوراپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِي هٰذَا الدُّعَاءِ كَلِمَاتٍ اُخَرَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس دعا میں دوسرے کلمات کا بھی اضافہ کرے

2697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نَوْفَلٍ عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ عَلِيٌّ دَابَّةً، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَنَا، وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَهُ تَفْضِيلًا: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) (الزخرف: 14) ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ، ثُمَّ قَالَ: فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا، وَاَنَا رِدْفُهُ

❀❀ علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوں گے تو آپ نے بسم اللہ پڑھی تو جب آپ اس پر سوار ہو گئے' تو آپ نے یہ پڑھا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں عزت عطا کی ہمیں خشکی اور سمندری راستوں پر چلنے کا موقع دیا۔ ہمیں پاکیزہ رزق عطا کیا' اور ہمیں اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فضیلت دی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ تکبیر کہی پھر یہ کہا:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے بے شک تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا میں اس وقت آپ کے پیچھے سوار تھا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الرُّكُوبِ لِسَفَرٍ يُرِيدُهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے ارادے سے سوار ہوتے وقت اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرے؟

2698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا

2697- إسناده حسن، وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13) اِلٰى قَوْلِهٖ: (وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14)، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، قُلْتُ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ، قَالَ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِیْ

❀❀ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب ایک جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو بسم اللہ پڑھی جب وہ اس جانور کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے تو انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا پھر یہ پڑھا:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے'' یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا ''(اے اللہ) تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

پھر وہ مسکرا دیئے میں نے دریافت کیا: امیر المومنین آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

پھر آپ مسکرا دیئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اس بندے سے خوش ہوتا ہے' جب وہ یہ کہتا ہے' اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے' میرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَعْوَةَ الْمُسَافِرِ لَا تُرَدُّ مَا دَامَ فِیْ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر جب تک سفر کرتا رہتا ہے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

2698- رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو الأحوص: هو سلام بن سُليم الحنفي، وقد أخرج الشيخان حديث أبي إسحاق برواية أبي الأحوص عنه. وأخرجه الترمذي (3446) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (2602) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا ركب، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 471 من طريقين عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 1/97 و115 و128، والطيالسي (132)، والنسائي في السِّير كما في "التحفة" 7/436، والحاكم 2/99 وصححه، من طريقين عن أبي إسحاق، به. وأخرجه الحاكم 2/98 من طريق المنهال بن عمرو، عن علي بن ربيعة، به.

www.islamicurdubooks.com

2699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْمُ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین طرح کی دعاؤں کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی دعا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابوجعفر نامی راوی کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہے یعنی (یہ امام باقر ہیں)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَ الْمُسَافِرُ فِي مَنْزِلِهٖ اَمِنَ الضَّرَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جب مسافر اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اسے پڑھ لے تو وہ وہاں سے روانہ ہونے تک ہر چیز سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہتا ہے

2700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2699- حديث حسن، رجال إسناده ثقات إلا أن فيه انقطاعًا إن كان أبو جعفر هو محمد بن علي كما قال المؤلف، فإنه لم يدرك أبا هريرة، وإن كان غيره، فهو مجهول، فقد جاء في "الميزان" 4/11: أبو جعفر اليمامي عن أبي هريرة، وعنه عثمان بن أبي العاتكة مجهول. أبو جعفر عن أبي هريرة، أراه الذي قبله، روى عنه يحيى بن أبي كثير وحده، فقيل: الأنصاري المؤذن، له حديث النزول، وحديث "ثلاث دعوات"، ويقال: مدني، فلعله محمد بن علي بن الحسين، وروايته عن أبي هريرة وعن أم سلمة فيها إرسال، لم يلحقهما أصلًا. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (32) و (481)، وأبو داؤد (1536) في الصلاة: باب الدعاء بظهر الغيب، والترمذي (1905) في البر والصلة: باب ما جاء في دعوة الوالدين، و (3448) في الدعوات: باب رقم (48)، وابن ماجه (3862) في الدعاء: باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، والطيالسي (2517)، وأحمد 2/258 و348 و478 و517 و523، والقضاعي في "مسند الشهاب" (306)، والبغوي (1394) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وله شاهد يتقوى به عند أحمد 4/154 من طريق زيد بن سلام، عن عبد الله بن زيد بن الأزرق (لم يوثقه غير ابن حبان) عن عقبة بن عامر الجهني قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ثلاثة تستجاب دعوتهم: الوالد والمسافر والمظلوم."

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِی حَبِيبٍ، وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَیْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ هُوَ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ مِصْرِیٌّ

حضرت سعد بن ابی وقاص سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے اور یہ کلمات نماز پڑھ لے جاتا'' میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو جب تک وہ شخص وہاں سے روانہ نہیں ہوا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یعقوب بن عبداللہ نامی راوی بکیر بن عبداللہ بن اشج کے بھائی ہیں۔ اور حارث نامی راوی حارث بن یعقوب بن عبداللہ بن اشج ہے حارث بن یعقوب نامی راوی عمرو بن حارث مصری کا باپ ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمُسَافِرُ اِذَا اَسْحَرَ فِی سَفَرٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسافر سفر کے دوران سحری کرے تو کیا پڑھے؟

2701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَافَرَ وَجَاءَ سَحَرًا يَقُولُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ، رَبَّنَا

2700- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2708) (55) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، وابن ماجه (3547) في الطب: باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، وابن خزيمة (2567) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/377، والنسائي في "اليوم والليلة" (560) -وعنه ابن السني (533) - ومسلم (2708)، والترمذي (3437) في الدعوات: باب ما جاء ما يقول الرجل إذا نزل منزلاً، وابن خزيمة (2566)، والبيهقي 5/253 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 6/377 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد، به. وأخرجه مالك 2/978 -وعنه عبد الرزاق (9261) - وأحمد 6/377، والنسائي (561)، والدارمي 2/287 من طرق عن خولة بنت حكيم. وأخرجه عبد الرزاق (9260)، والنسائي (561) من طريق ابن عجلان، عن يعقوب بن عبد الله، عن سعيد بن المسيب مرسلاً.

www.islamicurdubooks.com

صَاحِبْنَا، فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سحری کے وقت آپ تشریف لاتے تو یہ کہتے تھے۔

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کو سن لیا اور اس کی آزمائش کی خوبی کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر اپنا فضل کر! ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ لِلْمُسَافِرِ فِي سَفَرِهِ

مسافر کیلئے سفر کے دوران ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کی تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوْصِنِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کر دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْرَاعِ فِي السَّيْرِ عَلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ اِذَا سَافَرَ الْمَرْءُ فِي السَّنَةِ عَلَيْهَا

2701- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2718) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، وأبو داود (5086) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في السير كما في "التحفة" 9/406، وابن خزيمة 1/446، وابن السني في "اليوم والليلة" (515) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخطأ الحاكم فاستدركه على مسلم، وخرجه 1/446 من الطريق التي أخرجها مسلم. وأخرجه عبد الرزاق (9236) و (9237)، وابن أبي شيبة 10/360 من طريق مجاهد عن ابن عمر موقوفًا عليه. قوله: "سمع سامع"، قال النووي في "شرح مسلم" 17/39: رُوي بوجهين: أحدهما: فتح الميم من "سمّع" وتشديدها، ومعناه: بلّغ سامع قولي هذا لغيره وقال مثله، تنبيهًا على الذكر في السحر والدعاء، والوجه الثاني: ضبط "سمِع" بكسر الميم وتخفيفها، أي: شهد شاهد على حمدنا لله تعالى على نعمه وحسن بلائه.

www.islamicurdubooks.com

جانوروں پر تیزی سے سفر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی خشک علاقے میں سفر کر رہا ہو

2703 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ عَلَيْهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم شادابی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو اس کا حق دو (یعنی اس کو چرنے کا موقع دو) اور جب تم قحط سالی کے زمانے میں سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو' تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتے ہیں"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت تنہا سفر کرے

2704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ اَبَدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے' اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے) تو کبھی کوئی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے"۔

2703- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/337 و378، ومسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، والترمذي (2858) في الأدب: باب رقم (75)، وأبو داود (2569) في الجهاد: باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، وابن خزيمة (2550) و (2556)، والطحاوي في "مشكل الآثار" بتحقيقنا (115) و (116)، والبيهقي 5/256 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2705).

2704- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عاصم بن محمد: هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري. وأخرجه أحمد 2/24 و60، وابن أبي شيبة 9/38 و12/521- 522 وعنه ابن ماجه (3768) في الأدب: باب كراهية الوحدة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/23 و86 و120، والدارمي 2/287، والبخاري (2998) في الجهاد: باب السير وحده، والترمذي (1673) في الجهاد: باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، وابن خزيمة (2569)، والحاكم 2/101، والبيهقي 5/257 من طرق عن عاصم، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!! وأخرجه أحمد 2/112، والنسائي في السير كما في "التحفة" 6/38 من طريق عمر بن محمد - أخي عاصم بن محمد، عن أبيه، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيسِ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت راستے کے درمیان پڑاؤ کرلے

2705 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم شادابی کے علاقے میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی انہیں چرنے کا موقع دو) جب تم بنجر جگہ پر سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتا ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ فِيْ سَفَرِهٖ اِذَا صَعُبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ وَالْمَشَقَّةُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے سفر کے دوران کیا عمل کرنا مستحب ہے؟

اس وقت جب اس کے لئے چلنا دشوار ہو اور مشقت کا باعث ہو

2706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، قَالَ: فَصَامَ النَّاسُ وَهُمْ مُشَاةٌ وَرُكْبَانٌ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ، اِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ مَا تَفْعَلُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ، ثُمَّ شَرِبَ، فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَعْضَهُمْ صَامَ، فَقَالَ: اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ، وَاجْتَمَعَ الْمُشَاةُ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالُوْا: نَتَعَرَّضُ

2705- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (2703)، جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/396، وابن خزيمة (2557)، والبيهقي 5/256، والبغوي (2684) من طرق عن جرير، بهٰذا الإسناد.

2706- إسناده صحيح على شرط مسلم. جعفر: هو ابن محمد بن علي الصادق. وهو في "مسند أبي يعلى" (1880). وأخرجه ابن خزيمة (2536) عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن جعفر بن محمد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2537)، والحاكم 1/443 وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي 5/256 من طرق عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، عن جعفر بن محمد، به. وانظر (3541) (3543). والنَّسل: هو الإسراع في المشي.

www.islamicurdubooks.com

لِدَعَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اشْتَدَّ السَّفَرُ، وَطَالَتِ الْمَشَقَّةُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا بِالنَّسْلِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ عَلَمَ الْاَرْضِ، وَتَخِفُّوْنَ لَهُ، قَالَ: فَفَعَلْنَا، فَخَفَفْنَا لَهُ *

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ ''کراء الغمیم'' کے مقام پر پہنچے تو راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا کچھ پیدل چل رہے تھے کچھ سوار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث ہو رہا ہے اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں، آپ کیا کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ منگوایا اور اس کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے دیکھ لیا تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد کچھ لوگوں نے روزہ ختم کر دیا۔ کچھ لوگ بدستور روزے کی حالت میں رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پیدل چلنے والے لوگ اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے درپے ہو رہے ہیں جبکہ سفر شدت اختیار کر چکا ہے مشقت طویل ہو گئی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیزی سے چلنے کے ذریعے مدد حاصل کرو کیونکہ وہ زمین کے نشان کو منقطع کر دیتی ہے یہ تم لوگوں کے لئے آسان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا، تو ہمارے لیے یہ آسان ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ قُفُوْلِهٖ مِنَ الْاَسْفَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھے؟

2707 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ، كَبَّرَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فِى الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے یا حج یا عمرے سے واپس آتے تھے، تو

2707- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/980. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخاري (1797) في العمرة: باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ومسلم (1344) في الحج: باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، وأبو داؤد (2770) في الجهاد: باب في التكبير على كل شرف في المسير، والنسائي في السير كما في "التحفة" 6/210، والبيهقي 5/259. وأخرجه عبد الرزاق (9235)، وأحمد 2/21، وابن أبي شيبة 10/361 و12/519، ومسلم (1344) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (950) في الحج: باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، والنسائي في "اليوم والليلة" (539) من طريقين عن نافع، به.

www.islamicurdubooks.com

آپ ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہیں (ہم) رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا پسپا کر دیا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ لِلْمَرْءِ عِنْدَ طُولِ سَفْرَتِهِ سُرْعَةَ الْأَوْبَةِ إِلٰى وَطَنِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ طویل سفر کرے تو اسے وطن جلدی واپس جانے کی کوشش کرنی چاہئے

2708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ، فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے یہ آدمی کو (صحیح طریقے سے) سونے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے' تو جب کوئی شخص سفر کے حوالے سے اپنے مقصد کو پورا کرلے' تو اسے جلدی اپنے گھر واپس آ جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمُسَافِرُ اِذَا رَاٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کوئی ایسی بستی دیکھے جس میں وہ داخل ہونا چاہتا ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟

2709 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِالَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ،

2708- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/980. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236 و445، والدارمي 2/284، والبخاري (1804) في العمرة: باب السفر قطعة من العذاب، و (3001) في الجهاد: باب السرعة في السير، و (5429) في الأطعمة: باب ذكر الأطعمة، ومسلم (1927) في الإمارة: باب السفر قطعة من العذاب، وابن ماجه (2882) في المناسك: باب الخروج إلى الحج، وأبو الشيخ في "الأمثال" (205)، والقضاعي في "الشهاب" (225)، والبيهقي 5/259، والبغوي (2687). وأخرجه أحمد 2/496 من طريق سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

www.islamicurdubooks.com

وَرَبَّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضْلَلْنَ، نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا

❀❀ عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب الاحبار نے ان کے سامنے اس ذات کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی جس ذات نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے دریا کو چیر دیا تھا' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے' تو جیسے ہی اس بستی کو دیکھتے تو اسے دیکھ کر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جن پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے ان سب چیزوں کے پروردگار! اے سات زمینوں اور جن کے نیچے وہ ہیں ان کے پروردگار! اے ہواؤں اور جنہیں وہ اڑتی ہیں ان کے پروردگار! اے شیاطین اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں ان کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اس بستی کے رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم اس بستی کے شر اس بستی کے رہنے والوں کے شر اس میں موجود شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِيضَاعُ إِذَا دَنَا مِنْ بَلَدِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو اس کے لئے سواری کو تیز کرنا مستحب ہے

2710 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ اِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَاِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے تھے اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تھے' تو اسے حرکت دیتے تھے ایسا آپ مدینہ

2709- إسناده حسن كما قال الحافظ فيما نقله عنه صاحب "الفتوحات الربانية"، وأبو مروان والد عطاء ذكره المؤلف فى "الثقات"، وروى عنه جمع. وأخرجه ابن السنى فى "عمل اليوم والليلة" (525) عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى "اليوم والليلة" (544)، وابن خزيمة (2565)، والحاكم 1/446 و2/100-101، والبيهقى 5/252 من طريق عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وأخرجه الطبرانى (7299) من طريق سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، به. قال الهيثمى فى "المجمع" 10/135: رجاله رجال الصحيح غير عطاء بن أبى مروان وأبيه، وكلاهما ثقة. وأخرجه النسائى (543) من طريق سليمان، عن أبى سهل بن مالك، عن أبيه، عن كعب. وفى الباب عن عائشة عند ابن السنى (528).

2710- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/159، والبخارى (1802) فى العمرة: باب من أسرع ناقته إذا بلغ المدينة، و(1886) فى فضائل المدينة، والترمذى (3441) فى الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 1/174، والبيهقى 5/260 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (1802)، والبيهقى 5/260 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد، به.

www.islamicurdubooks.com

منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقُدُومِ مِنْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھنا چاہئے؟

2711 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
"(ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ شعبہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ "معلول" ہے

2712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

2711– رجاله ثقات رجال الشيخين غير الربيع –وهو ابن البراء – ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: كوفي ثقة، وروى له الترمذي والنسائي. وأخرجه أحمد 4/281 و289 و298، والطيالسي (716)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (550)، وفي السير كما في "التحفة" 2/15، والترمذي (3440) في الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (9240)، وابن أبي شيبة (9662) و(15475)، وأحمد 4/300 من طرق عن أبي إسحاق، به. وقال الترمذي بإثره: هذا حديث حسن صحيح، وروى الثوريُّ هذا الحديث عن أبي إسحاق، عن البراء ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء، ورواية شعبة أصح.

2712– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير فطر –وهو ابن خليفة القرشي المخزومي– فقد روى له البخاري مقرونًا وأصحاب السنن، ووثقه غير واحد من الأئمة، محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (549) من طريق يحيى بن آدم، عن منصور، وإسرائيل وفطر، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
''(ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

2713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا، فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ طُرُوقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی شخص رات کے وقت (اپنے شہر میں) داخل ہو تو وہ رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے

2714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا قَالَ: اَمْهِلُوا حَتّٰى تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے جب ہم واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رک جاؤ تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں میں کنگھی کرلے اور جس عورت (کا شوہر کافی عرصے سے گھر سے دور تھا) وہ خود کو بنا سنوار لے''۔

2713– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نبيح العنزى –وهو نبيح بن عبد الله العنزى أبو عمرو الكوفي– فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة، والعجلى، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وصحح حديثه الترمذى وابن خزيمة والمؤلف والحاكم. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/523، وأحمد 3/399، والترمذى (2712) فى الاستئذان: باب ما جاء فى كراهية طروق الرجل أهله ليلًا، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/523، والطيالسى (1724)، وأحمد 3/302، ومسلم (715) (184) فى الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داؤد (2776) فى الجهاد: باب الطروق، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/265، والبيهقى 5/260 من طريقين عن محارب بن دثار، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/310 من طريق أبى الزبير، عن جابر. وانظر ما بعده.

2714–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند غير المصنف. سيار: هو أبو الحكم العنزى. وقد تحرفت "المغيبة" فى الأصل إلى " المعتدة". وأخرجه أحمد 3/303، والدارمى 2/146، والبخارى (5079) فى النكاح: باب تزويج الثيبات، و (5247) باب تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة، ومسلم 3/1527 (181) فى الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داؤد (2778) فى الجهاد: باب الطروق، والنسائى فى عشرة النساء كما فى "التحفة" 2/205 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (1786)، وأحمد 3/355، ومسلم، والبيهقى 5/260 من طريق شعبة، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ دُخُولِهِ مَنْزِلَهُ

سفر سے واپس آنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعات ادا کرے

2715 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، قَالَ: فَلَمَّا اَتَى الْمَدِيْنَةَ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی' وہ مسجد میں آ کر دو رکعات ادا کر لیں'۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ بَيْتَهُ اِذَا رَجَعَ قَافِلًا مِنْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

2716 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فِيْ سَفَرِهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ، اللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، فَاِذَا اَرَادَ الرُّجُوْعَ، قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ، فَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، قَالَ: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا اَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! سفر میں' تو ہی ساتھی ہے غیر موجودگی میں گھر والوں کا تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت واپسی پر کسی پریشان صورحال سے سامنا کرنے کی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے"۔

2715- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وأخرجه الطيالسي (1727)، ومسلم (715) (72) في صلاة المسافرين: باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد.

2716- رجاله ثقات غير سماك فإنه صدوق، لكن روايته عن عكرمة فيها اضطراب. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (532) عن أبي يعلى، به. وأخرجه أحمد 1/256 و299-300، وابن أبي شيبة 10/358-359 و12/517، والبيهقي 5/250 من طريق أبي الأحوص، بهٰذا الإسناد. ورواية ابن أبي شيبة مختصرة.

www.islamicurdubooks.com

جب آپ واپسی کا ارادہ کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرنے والے ہیں''۔

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''توبہ کرتے ہوئے' توبہ کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہوئے (ہم گھر آتے ہیں) وہ ہمارا کوئی گناہ نہ باقی رہنے دے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِرْضَاءِ الْمَرْءِ اَهْلَهٗ عِنْدَ قُدُومِهٖ مِنْ سَفَرِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اپنی بیوی کو راضی کرنے کا حکم ہے

2717 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: اِنَّ لِیْ اَخَوَاتٍ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتُمَشِّطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْكَيْسُ اَرَادَ بِهِ الْجِمَاعَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوا آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ خوش مغلیاں کرتے یا وہ تمہارے ساتھ خوش مغلیاں کرتی۔ میں نے عرض کی: میری بہنیں ہیں میں نے اس بات کو پسند کیا' میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کی دیکھ بھال کرے۔ ان کی کنگھی کرے ان کا خیال رکھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تم واپس جا رہے ہو' تو جب تم گھر واپس جاؤ تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ الکیس (سمجھداری کا مظاہرہ کرنے) سے مراد صحبت کرنا ہے۔

2717– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر (7094).

www.islamicurdubooks.com

فَصْلٌ فِیْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ

فصل: عورت کا سفر کرنا

2718 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ ذِی الْمَحْرَمِ الَّذِیْ زُجِرَ سَفَرُ الْمَرْاَةِ اِلَّا مَعَهٗ

محرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بغیر سفر کرنا عورت کے لئے ممنوع ہے

2719 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيْهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ اَخِيْهَا اَوْ زَوْجِهَا، اَوْ ذِیْ مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت ایسا سفر نہ کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ پر مشتمل ہو مگر یہ' وہ اپنے باپ کے ساتھ یا بیٹے کے ساتھ یا بھائی کے ساتھ یا شوہر کے ساتھ یا کسی محرم عزیز کے ساتھ (اس سے زیادہ کا سفر کرسکتی ہیں)''۔

2718- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما بعده.

2719- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (1340) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (1726) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن ماجه (2898) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، وابن خزيمة (2519)، والبيهقي 3/138، والبغوي (1850) من طرق عن وكيع. به. وأخرجه الدارمي 2/286، ومسلم (1340)، والترمذي (1169) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وابن خزيمة (2520) من طرق عن الأعمش، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2720 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی ایسا محرم ہو جو اس کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت لازمی قسم کی ممانعت ہے استحباب کے طور پر نہیں

2721 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی محرم ہو"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنْ غَيْرِ ذِى مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

عورت کا کسی محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2722 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ:

2720- إسناده حسن، حسان بن إبراهيم -وإن كان روى له الشيخان- يخطىء، فلا يرقى حديثه إلى الصحة. إبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2722) و (2729) و (2730).

2721-إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة (2527) عن أحمد بن المقدام ومحمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1339) (422) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، من طريق أبي كامل الجحدري، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو داود (1725) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، من طريق جرير، عن سهيل، به.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہیں' وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ' اس کے ہمراہ محرم ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ بِذِكْرِ هٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهٖ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے تذکرے کے ہمراہ اس ممانعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم کو مباح قرار دیا جائے

2723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیٰی، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰی زِیَادٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ یَوْمَیْنِ وَلَیْلَتَیْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ، اَوْ ذِیْ مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن اور دو راتوں کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا شوہر یا کوئی محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَدَدِ فِیْ هٰذَا الزَّجْرِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيْهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهٗ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت میں مذکور تعداد سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کو مباح قرار دیا جائے

2724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

2722- إسناده قوى على شرط مسلم . ابن أبى فديك: هو محمد بن إسماعيل . وأخرجه مسلم (1338) (414) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، عن محمد بن رافع، عن ابن أبى فديك، بهٰذا الإسناد. وانظر (2729) و (2730) .

2723- إسناده صحيح على شرط الشيخين . المقدمى: هو محمد بن أبى بكر، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، وقزعة مولى زياد: هو قزعة بن يحيى البصرى. وأخرجه البخارى (1197) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، ومسلم 2/975-976 (416) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقى 3/138، والبغوى (450) من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر ما بعده.

www.islamicurdubooks.com

عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا، اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن کا سفر نہ کرے' مگر یہ' اس کا شوہر یا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الْمَذْكُورَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُبِحِ اسْتِعْمَالَهُ فِيمَا دُونَ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد میں مذکور ممانعت اس کے علاوہ تعداد میں' اس پر عمل کو مباح قرار نہیں دیتی

2725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِى مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ کہ وہ اپنے محرم کے ساتھ کر سکتی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِى خُصَّ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيهِ اِبَاحَةَ اسْتِعْمَالِهِ فِيمَا دُونَهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممانعت جو اس عدد کے ساتھ مخصوص

2724- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم 2/975-976 (415) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، من طريقين عن جرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/7 و45 من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه أحمد 3/45 و62 و77، من طرق عن قزعة، به. وأخرجه أحمد 3/45 و53 و64 و71، من طرق عن أبي سعيد الخدري.

2725- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ". 2/979 ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/285، وابن خزيمة (2524)، والبيهقي 3/139، والبغوي (1849). وأخرجه الترمذي (1170) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وأبو داؤد (1724) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2523) من طرق عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ.

www.islamicurdubooks.com

ہے اس کے ذریعے مقصود یہ نہیں ہے کہ اس کے علاوہ میں اس پر عمل کو مباح قرار دیا جائے

2726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَاحِدًا لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ ایک دن کا ایسا سفر کرے جس میں اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِي قُرِنَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت کو جو اس عدد کے ہمراہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد اس کے علاوہ کو مباح قرار دینا نہیں ہے

2727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2726- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (1088) في تقصير الصلاة: باب في كم تقصر الصلاة، ومسلم (1339) (420) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقي 3/139 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2525) من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به. وأخرجه ابن ماجه (2899) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، من طريق شبابة، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

2727- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي وهو ثقة. وأخرجه البيهقي 3/139 من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2526) من طريق خالد، عن سهيل، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ بَرِيْدًا اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت ایک برید کا سفر بھی محرم کے بغیر نہ کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اورانہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَائَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

2728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ ایک رات کا سفر کرے مگر یہ' اس کا کوئی محرم مرد اس کے ساتھ ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِي ذَكَرْنَا بِهٰذَا الْعَدَدِ قُصِدَ بِهٖ دُوْنَهُ وَفَوْقَهُ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے ہمراہ ہم نے جو یہ ممانعت ذکر کی ہے اس کے ذریعے اس سے کم اور اس سے زیادہ دونوں مراد ہیں

2729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

2728- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (1339) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، وأبو داوٗد (1723) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، والبيهقي 3/139 من طرق عن الليث، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَهَا السَّفَرُ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذَا كَانَتْ مَعَ غَيْرِ ذِى مَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ عورت کو تین دن سے کم کا سفر کرنے کی اجازت ہے جب اس کے ہمراہ کوئی محرم موجود نہ ہو

2730 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ' اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهُ اَوْ كَثُرَتْ مِنْ غَيْرِ ذِى مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سفر پر جائے جبکہ عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو خواہ اس کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

2729- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (1338) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/143، والبخاري (1087) في تقصير الصلاة: باب في كم الصلاة، وأبو داوُد (1727) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2521)، والبيهقي 3/138 من طرق عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1086) من طريق أبي أسامة، عن عبيد الله بن عمر، به. وانظر (2720) و (2722).

2730- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''(کسی نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہو اور عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ مَمْنُوعَةٌ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهُ اَمْ كَثُرَتْ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کے لئے یہ بات ممنوع ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر پر جائے خواہ اس سفر کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2732 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی عورت کے لئے سفر پر جانا جائز نہیں ہے البتہ اگر محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا اتَّهَمَتْ اَبَا سَعِيدٍ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے

2733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2731– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معبد: هو نافذ المكي، وهو مولى ابن عباس . وأخرجه مسلم (1341) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/286، وأحمد 1/222، والبخاري (3006) في الجهاد: باب من اكتتب في جيش المسلمين، و (5233) في النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، وابن خزيمة (2529) ، والطحاوي 2/112، والبيهقي 3/139 و5/226، والبغوي (1849) من طريق سفيان، به.

2732– إسناده حسن. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وابن عجلان: هو محمد. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ اُخْبِرَتْ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ عَائِشَةُ اِلٰى بَعْضِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ تَكُنْ عَائِشَةُ بِالْمُتَّهِمَةِ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِي الرِّوَايَةِ، لِاَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ عُدُولٌ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا اَرَادَتْ عَائِشَةُ بِقَوْلِ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ، تُرِيْدُ اَنْ لَيْسَ لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ تُسَافِرُ مَعَهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُسَافِرْ وَاحِدَةٌ مِّنْكُنَّ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پتہ چلی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو اس بات سے منع کیا ہے وہ سفر پر جائے البتہ اگر اس کے ہمراہ اس کا محرم ہو (تو جائز ہے)

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض خواتین کی طرف توجہ کی اور فرمایا کیا تم سب کے ہمراہ محرم نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر الزام عائد نہیں کیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل اور ثقہ ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول "کیا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہے" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہوتا کہ تم اس کے ساتھ سفر کر سکو۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور تم میں سے کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت "حتمی ممانعت" ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

2734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ: اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: مَا كُلُّهُنَّ لَهَا ذُو مَحْرَمٍ

❀❀ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا

2733- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/115 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 5/226 من طريق عباس الدوري، حدثنا عثمان بن عمر، عن يونس، به.

2734- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:
''کسی بھی عورت کے لئے تین دن سے زیادہ سفر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر اس کا محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ کی اور دریافت کیا: کیا ان سب کے ہمراہ محرم نہیں ہیں۔

www.islamicurdubooks.com

فَصْلٌ فِیْ صَلَاۃِ السَّفَرِ

فصل: سفر کی نماز کا بیان

2735 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يَفْعَلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْخَوْفِ فِيْ كِتَابِهِ حَيْثُ يَقُوْلُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، وَاَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْاَمْنِ بِغَيْرِ الشَّرْطِ الَّذِي اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ بِهِ، فَالْفِعْلَانِ جَمِيْعًا مُبَاحَانِ مِنَ اللّٰهِ، اَحَدُهُمَا اِبَاحَةٌ فِيْ كِتَابِهِ، وَالْاٰخَرُ اِبَاحَةٌ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضر کی نماز اور نماز خوف کا ذکر کر پاتے ہیں لیکن ہمیں قرآن میں سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا ہم ویسا ہی کرتے ہیں جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے خوف کی موجودگی میں نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ جس کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اس نے فرمایا ہے۔

2735- إسناده قوی. وأخرجه أحمد 2/94، والنسائی 3/117 فی تقصير الصلاة فی السفر، وابن ماجه (1066) فی إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة فی السفر، والحاكم 1/258 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: رواته مدنيون ثقات ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی. وأخرجه البيهقی فی "سنن البيهقی" 3/136 من طريق ابن وهب

www.islamicurdubooks.com

''تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم نماز کو قصر کر دیتے ہو۔ جب تم خوف کے عالم میں ہو۔ (اور خوف یہ ہو) کہ کافر لوگ تم کو آزمائش کا شکار کر دیں گے۔''

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ اس وقت جب امن کی صورت حال درپیش ہو۔ آپ نے کسی شرط کے بغیر ایسا کیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے نماز کو قصر کرنے کے لیے شرط قرار دیا تھا۔ تو یہ دونوں فعل اللہ کی طرف سے مباح ہیں۔ جن میں سے ایک کی اباحت کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اور دوسری کی اباحت کا ذکر اس کے رسول کی زبانی ذکر ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَدَدَ الصَّلَوَاتِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَ كَانَ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضر اور سفر کے دوران نمازوں کی تعداد آغاز میں دو رکعات کی شکل میں فرض ہوئی تھی

2736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي الْحَضَرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نماز حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو، دو رکعت فرض ہوئی تھی، پھر سفر کی نماز کو اپنی حالت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اَرَادَتْ بِهٖ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''نماز دو، دو رکعات فرض ہوئی تھی''

2736- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/146 في قصر الصلاة في السفر، وأخرجه من طريقه: البخاري (350) في الصلاة: باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء، ومسلم (685) في صلاة المسافرين وقصرها، وأبو داوٗد (1198) في الصلاة: باب صلاة المسافر، والنسائي 225/1-226 في الصلاة: باب كيف فرضت الصلاة. وأخرجه أحمد 6/272، والبيهقي 3/143 من طريق صالح بن كيسان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1090) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، و (3935) في مناقب الأنصار: باب التاريخ، ومسلم (685)، والدارمي 1/355، والنسائي 1/225، والبيهقي 3/143 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. وأخرج أحمد 6/234 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة قالت: فرضت الصلاة ركعتين، فزاد رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الحضر، وترك صلاة السفر على نحوها.

www.islamicurdubooks.com

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آغاز میں نماز اس طرح فرض ہوئی تھی

2737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ، وَاُقِرَّتْ فِي السَّفَرِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نماز فرض ہوئی تھی' تو حضر اور سفر کے دوران دو دو رکعت ہی فرض ہوئی تھی' پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا' اور سفر کی نماز کو اس کی اسی حالت میں برقرار رکھا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْحَضَرِ زِيدَ فِيهَا خَلَا الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ (نمازوں میں) حضر کے دوران اضافہ کر دیا گیا

2738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُولِ الْقِرَائَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِاَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سفر اور حضر کی نماز دو دو رکعت کی شکل میں فرض ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعات ادا کرتے رہے (پھر بعد میں نماز کی رکعات کی تعداد میں اضافہ ہوا لیکن) فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔ مغرب کی نماز کو اس لئے ترک کر دیا گیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ

2737- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله. النفيلي: هو سعيد بن حفص النفيلي، ذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه جمع، وقال مسلمة بن قاسم: ثقة، ومن فوقه على شرطهما. يحيى بن سعيد: هو الأنصاري.

2738- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. محبوب بن الحسن: هو محمد بن الحسن بن هلال بن أبي زينب، ومحبوب لقبه، قال ابن معين: ليس به بأس، وضعفه النسائي، وقال ابو حاتم: ليس بقوى. وأخرج له البخارى فى " صحيحه " حديثًا واحدًا فى كتاب الأحكام عن خالد الحذاء مقرونًا بغيره، وروى له الترمذى وقد توبع على هٰذا الحديث، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 10/415 من طريق مرجى بن رجاء ، عن داوٗد بن أبى هند بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا یہ اباحت کے طور پر حکم ہے حتمی حکم نہیں ہے

2739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء: 101) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مَكَّةَ

2739: یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

یعنی اس حوالے سے کہ تم اگر (دشمن کی طرف سے) اندیشے کا شکار ہو تو تم نماز کو قصر کرلو لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ چکے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوعمار نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمار ہے یہ اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

2739- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي الزعافري الكوفي، ويعلى بن أمية: هو ابن أبي عبيدة بن همام التميمي حليف قريش، وهو يعلى بن منية، و "منية" جدته نسب إليها، صحابي مشهور روى عن النبي صلى الله عليه وسلم . وأخرجه مسلم (686) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي2730- 3/116-117 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/25، ومسلم (686)، وابن ماجه (1065) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، وابن خزيمة (945)، والطبري (10310) و (10311)، والبيهقي 3/134 من طريق عبد الله بن إدريس، به . وأخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (15)، وأحمد 1/36، والترمذي (3034) في التفسير: باب سورة النساء، وأبو داؤد (1199) و (1200) في الصلاة: باب قصر المسافر، والدارمي 1/354، والبغوي (1024)، والبيهقي 3/134 و140 و141، والطبري (10312)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/415، وأبو جعفر النحاس في "الناسخ والمنسوخ" ص 116، من طرق عن ابن جريج، به. وانظر (2740) و (2741).

www.islamicurdubooks.com

اَرَادَ بِهِ الصَّدَقَةَ الَّتِیْ هِیَ الرُّخْصَةُ لِمَنْ اَتٰی بِهَا دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةَ حَتْمٍ لَا يَجُوْزُ تَعَدِّيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تو تم اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کرلو''

اس سے آپ کی مراد وہ صدقہ ہے جو اس شخص کے لئے رخصت ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اس سے مراد کوئی ایسا حتمی صدقہ نہیں ہے، جس کی خلاف ورزی کرنا جائز ہی نہ ہو

2740 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمُ الصَّلَاةَ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء: 101) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا رُخْصَتَهُ

❀❀ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے، وہ نماز قصر ادا کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

یہ اس وقت ہے، جب تم لوگوں کو اس بات کا اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کردیں گے تو اس وقت اگر تم نماز قصر کرتے ہو (تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا) لیکن اب یہ صورتحال رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے' تو تم اس کی عطا کردہ رخصت کو قبول کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَبُوْلِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِی الْاَسْفَارِ اِذْ هُوَ مِنْ صَدَقَةِ اللّٰهِ الَّتِیْ تَصَدَّقَ بِهَا عَلٰی عِبَادِهِ

سفر کے دوران قصر نماز کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے

2740- إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (945). وانظر (2739) و (2741) 2741.- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوٗد (1199) في الصلاة: باب صلاة المسافر، من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (686)، وأبو داوٗد (1199)، وأحمد 1/36 من طريق يحيى بن سعيد، به. وانظر (2739) و (2740).

www.islamicurdubooks.com

2741 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ: اِقْصَارُ النَّاسِ الصَّلَاةَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، فَقَدْ ذَهَبَ ذَاكَ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ

یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ قصر نماز پڑھتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کردیں گے''۔

تو یہ صورت حال تو اب رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا یہاں تک کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے تم اس کے صدقے کو قبول کرلو''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قَبُوْلِ رُخْصَةِ اللّٰهِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّ قَبُوْلَهَا

اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرنے کو پسند کرتا ہے

2742 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2742- إسناده قوى. حرب بن قيس روى عنه عمارة بن غزية، وعبد اللّٰه بن سعيد بن أبى هند، ونقل البخارى فى "تاريخه" 3/61 قول عمارة بن غزية فيه: إنه كان رضى، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وباقى السند على شرط مسلم. وعبد العزيز: هو الدراوردى. وسيرد عند المؤلف برقم (3560). وأخرجه أحمد 2/108 من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد إلا أنه سقط من السند: حرب بن قيس من المطبوع. وأخرجه البزار (988) و (989) من طريق أحمد بن أبان، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (1078) من طريق سعيد بن منصور كلاهما عن عبد العزيز الدراوردى، به. وأخرجه ابن منده فى "التوحيد" ورقة 125/2، والطبرانى فى الأوسط 1/104/2 من طرق عن عبد العزيز، عن موسى بن عقبة، عن حرب بن قيس، عن نافع به. وأخرجه ابن الأعرابى فى "معجمه" 223/1 عن ابن أبى مريم، حدثنا يحيى بن أيوب، حدثنى عمارة بن غزية، عن حرب بن قيس، عن نافع به، وهٰذا سند صحيح ومتابعة قوية لعبد العزيز. وله شاهد صحيح من حديث ابن عباس بلفظ "إن اللّٰه يحب أن تؤتى رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه." وقد تقدم برقم (354). وعن ابن مسعود عند الطبرانى فى "الكبير" (10030)، وأبى نعيم 2/101 مرفوعًا بلفظ "إن اللّٰه عز وجل يحب أن تقبل رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه"، وروى موقوفًا وهو أصح. وعن عائشة عند المؤلف فى "الثقات" 7/185،

www.islamicurdubooks.com

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے اس کی نافرمانی کا ارتکاب کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنَّاوِي السَّفَرَ الَّذِي يَكُوْنُ مُنْتَهٰى قَصْدِهِ ثَمَانِيَةً وَاَرْبَعِينَ مِيلًا بِالْهَاشِمِيَّةِ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ فِيْ اَوَّلِ مَرْحَلَتِهِ

سفر کی نیت کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس کی منزل ''اڑتالیس ہاشمی میلوں'' جتنی دور ہو' تو وہ سفر کے ابتدائی مرحلے میں نماز قصر کرسکتا ہے

2743 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ مُسَافِرًا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور آپ کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں آپ اس وقت سفر کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِيَ لِلسَّفَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ حَتّٰى يُخَلِّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَاءَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنیوالے جس شخص کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے اس نماز کو قصر کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی کو پیچھے نہیں چھوڑ دیتا

2744 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

2743– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4315) . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه الشافعي في "السنن" (14) ، والبخاري (1547) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، وأحمد 3/111 من طريق سفيان، والبخاري (1551) و (1714) في الحج: باب نحر البدن القائمة، من طريق وهيب، ثلاثتهم عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر (2744) و (2747) و (2748) .

2744– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (690) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب صلاة العصر في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1548) و (2951) في الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، من طريق حماد بن زيد، به. وانظر (2743) و (2747) و (2748) .

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَنَسٌ وَسَمِعَهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا تھا' انہوں نے لوگوں کو بلند آواز میں حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِىَ سَفَرًا يَكُوْنُ نِهَايَةُ قَصْدِهٖ مَا وَصَفْنَا لَهٗ قَصْرُ الصَّلَاةِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنے والے شخص کی منزل مقصود اگر اتنی ہو جتنی ہم نے ذکر کی ہے تو اسے نماز قصر کا اختیار ہوگا جب وہ شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے

2745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ، اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

❁❁ یحییٰ بن یزید ہدنائی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین فرسخ کے سفر کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے' تو دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ لِمَنْ عَزَمَ عَلَى السَّفَرِ الَّذِىْ يَجُوْزُ فِيْهِ الْقَصْرُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لئے مباح ہوگا جو اتنا سفر کرنے کا عزم کرتا ہے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو

2745- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو فى "صحيحه" (691) فى صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبى بكر بن أبى شيبة، بهٰذا الإسناد. غندر: لقب محمد بن جعفر المدنى البصرى. وأخرجه مسلم (691)، وأبو داوٗد (1201) فى الصلاة: باب متى يقصر الصلاة، من طريق محمد بن بشار، عن غندر، به. وأخرجه أحمد 3/129 من طريق غندر، به.

www.islamicurdubooks.com

2746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَصَلّٰى لَنَا عِنْدَ الشَّجَرَةِ رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کی ہیں پھر آپ سفر کے لئے روانہ ہوئے، تو آپ نے شجرہ کے قریب ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسَافِرِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَآئَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے

2747 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھائی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَارِجَ فِيْ سَفَرِهِ الَّذِيْ يُوْجِبُ لَهُ الْقَصْرَ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغْ نِهَايَةَ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر پر نکلنے والا وہ شخص جس کے لئے قصر لازم ہو جاتی ہے اسے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ نماز کو قصر کرے اگرچہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچا ہو

2748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2746- إسناده صحيح على شرطهما . وانظر (2748) . والشجرة: موضع قريب من ذى الحليفة على ستة أميال من المدينة، وهى على طريق من أراد الذهاب إلى مكة من المدينة، وكان النبى صلى الله عليه وسلم ينزلها من المدينة ويُحرم منها.

2747- إسناده صحيح. أيوب بن محمد الوزان: ثقة، روى له أبو داؤد والنسائى وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخارى (1715) فى الحج: باب نحر البدن القائمة، ومسلم (690) فى صلاة المسافرين وقصرها، من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وانظر (2743) و (2744) و (2748).

www.islamicurdubooks.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اِذَا اَقَامَ فِي مَنْزِلٍ اَوْ مَدِينَةٍ وَلَمْ يَنْوِ اِقَامَةَ اَرْبَعٍ بِهَا اَنْ يَّقْصُرَ صَلَاتَهُ وَاِنْ اَتَى عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کسی پڑاؤ کی جگہ پر یا کسی شہر میں اقامت اختیار کرتا ہے وہاں چار دن تک مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا تو وہ نماز کو قصر ادا کرتا رہے گا اگرچہ اسے طویل عرصہ گزر جائے

2749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

2748- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي. وأخرجه البخاري (1089) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، ومسلم (690) ، والدارمي 1/354 و355، وأبو داوُد (1202) في الصلاة: باب متى يقصر المسافر، والترمذي (546) في الصلاة: باب ما جاء في التقصير في السفر، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب عدد صلاة الظهر في الحضر، والبغوي في "شرح السنة" (1020) ، وابن أبي شيبة 2/443، وعبد الرزاق (4316) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1546) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، وعبد الرزاق (4320) ، من طريق ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مالك. وانظر (7243) و (7244) و (7247).

2749- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4335) ، ومسند أحمد 3/105. وأخرجه من طريق أحمد أبو داوُد (1235) في الصلاة: باب إذا أقام بأرض العدو يقصر . وقال: غيرُ معمر لا يُسنده . ورده الإمام النووي في "الخلاصة" فيما نقله عنه الزيلعي 2/186، فقال: هو حديث صحيح الإسناد على شرط البخاري ومسلم، لا يقدح فيه تفرُّدُ معمر، فإنه ثقة حافظ، فزيادته مقبولة.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2750 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَقَامَ بِهَا سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ اَقَامَ اَكْثَرَ اَتَمَّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص کسی جگہ سترہ دن قیام کرے تو وہ قصر نماز ادا کرے اور جو شخص اس سے زیادہ قیام کرے گا وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُضَادُّ خَبَرَ عِكْرِمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر عکرمہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2750- صحيح. إبراهيم بن يوسف الصيرفي: صدوق فيه لين، وقد توبع ومن فوقه من رجال الشيخين، وأخرجه أبو داؤد (1230) في الصلاة: باب متى يتم السفر، من طريق حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/387-388 من طريق عاصم وحصين، عن عكرمة، به. وأخرجه أبو داؤد (1232) من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الله بن الأصبهاني، عن عكرمة، به. وأخرجه البخاري (1080) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4298) و (4299) في المغازي: باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح، والترمذي (549) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وابن ماجه (1075) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبغوي (1028) من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد.

2751- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن أبي إسحاق: هو يحيى بن أبي إسحاق الحضرمي النحوي. وأخرجه أحمد 3/190 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبي كريب، حدثنا ابن عُلية به. وأخرجه البخاري (1081) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4297) في المغازي: باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح، ومسلم (693)، وابن الجارود في "المنتقى" (224)، وأبو عوانة 2/346، والترمذي (548) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وأبو داؤد (1233) في الصلاة: باب متى يتم المسافر، والنسائي 3/121 في تقصير الصلاة في السفر: باب المقام الذي يقصر بمثله الصلاة، والدارمي 1/355، وابن ماجه (1077) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبيهقي 3/136، وأحمد 3/187، كلهم من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، به. وانظر (2754).

www.islamicurdubooks.com

2751 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا ، فَسَاَلْتُهُ: هَلْ اَقَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَقَمْنَا بِمَكَّةَ عَشْرًا

یحییٰ بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا' تو ہمارے واپس آنے تک آپ ہمیں دو رکعات پڑھاتے رہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت اختیار کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسَافِرَ لَهُ الْقَصْرُ فِى السَّفَرِ مَا لَمْ يَعْزِمْ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ فِىْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ طَالَ مُكْثُهُ فِى الْمَوْضِعِ الْوَاحِدِ وَجَازَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو سفر کے دوران قصر کرنے کا حق

حاصل ہے جب تک وہ کسی ایک جگہ پر چار دن تک مقیم رہنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا' اگرچہ ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے اسے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ چار دن سے زیادہ وہاں ٹھہرا رہے

2752 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس (۲۰) دن قیام کیا تھا اور آپ (اس دوران) قصر نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِىْ عَقِبِ الْمَفْرُوْضَاتِ وَقُدَّامَهَا

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد یا ان سے پہلے نفل نمازوں کو ترک کرسکتا ہے

2752- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (2749).

www.islamicurdubooks.com

2753 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدُ، يُرِيْدُ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَلَا بَعْدَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ تھی' آپ نے فرائض سے پہلے یا اسکے بعد کوئی (سنت یا نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ عَزَمَ عَلٰى اِقَامَةِ عَشْرٍ فِیْ بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ لَّهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جو شخص کسی شہر میں دس دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرتا ہے اسے نماز کو قصر کرنے کا اختیار ہوگا

2754 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ، وَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے نکلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لانے تک مسلسل قصر نماز ادا کرتے رہے آپ نے وہاں (یعنی مکہ مکرمہ میں) دس دن قیام کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ لِلْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ عَلٰى اَیِّ حَالَةٍ كَانَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ مِنَ الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

2753- إسناده صحيح على شرط البخاري. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب القرشي. وأخرجه النسائي 3/122-123 في تقصير الصلاة في السفر: باب ترك التطوع في السفر، من طريق العلاء بن زهير قال: حدثنا وبرة بن عبد الرحمٰن قال: كان ابن عمر لا يزيد في السفر على ركعتين لا يصلي قبلها ولا بعدها، فقيل له: ما هذا؟ قال: هٰكذا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع.

2754- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/118 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وانظر (2751).

www.islamicurdubooks.com

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ مکہ میں مقیم ہونے والے شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہوا سے اس بات کا حق ہوگا کہ وہ نماز کو قصر کرے

2755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ: اَكُوْنُ بِمَكَّةَ فَكَيْفَ اُصَلِّي؟ قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: اگر میں مکہ میں موجود ہوں تو میں کیسے نماز ادا کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرو جو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاجَّ لَهُ الْقَصْرُ فِي صَلَاتِهِ اَيَّامَ حَجِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی کو اپنے حج کے ایام کے دوران قصر نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے

2756 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصَّلَوَاتِ رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ زیادہ امن کی حالت میں تھے۔

2755- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي أبو الوليد الطيالسي، وموسى بن سلمة هو الهذلي البصري .وأخرجه مسلم (688) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/119 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمكة، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (688) ، والنسائي 3/119 من طريق قتادة، به.

2756- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله بن عامر بن زرارة: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله بن عبيد أبو إسحاق السبيعي. وفي الصحيحين رواية زكريا بن أبي زائدة عنه، وقد رواه غير زكريا عنه، وفيهم من سمع منه قبل الاختلاط. وحارثة بن وهب الخزاعي: هو أخو عبيد الله بن عمر لأمه، له صحبة، نزل الكوفة، روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، وعن جندب الخير الأزدي، وحفصة بنت عمر، وغيرهم. وعنه معبد بن خالد، والمسيب بن رافع، وغيرهم. واسم أمه: أم كلثوم بنت جرول بن المسيب الخزاعي، وقد تزوجها عمر رضي الله عنه. وأخرجه مسلم (696) في صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، والترمذي (882) في الحج: باب ما جاء في تقصير الصلاة بمنى، والنسائي 3/119 و120 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمنى، وأبو داوُد (1965) في المناسك: باب القصر لأهل مكة، وأحمد 4/306، والطبراني 3/ (3241) و (3242) و (3243) و (3244) و (3246) و (3247) و (3248) و (3249) و (3250) و (3252) و (3253) و (3254) من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد. ولفظه عندهم "بمنى" إلا الطبراني 3/ (3251) ففيه: "صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وبمنى ركعتين ... " وأخرجه أحمد 4/306 من طريق معبد بن خالد قال: سمعت حارثة بن وهب الخزاعي. وانظر الحديث الآتي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَمَرَ بِاِتْمَامِ الصَّلَاةِ لِمَنْ اَقَامَ بِمِنًى اَيَّامَهُ تِلْكَ فِيْ حَجَّتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس شخص کو مکمل نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو اپنے حج کے ایام میں منیٰ میں مقیم رہتا ہے

2757 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ صَلّٰى بِنَا بِمِنًى، وَنَحْنُ اَوْفَرُ مَا كُنَّا رَكْعَتَيْنِ

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (راوی کو شک ہے) آپ نے منیٰ میں ہمیں نماز پڑھائی اس وقت ہماری تعداد زیادہ تھی لیکن آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْحَاجَّ عَلَيْهِ اَنْ يُتَمِّمَ الصَّلَاةَ بِمِنًى اَيَّامَ مُقَامِهِ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حاجی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ منیٰ میں اپنے قیام کے دوران نماز کو مکمل ادا کرے

2758 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر کی نماز کی طرح دو رکعات پڑھائی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت کے ابتدائی حصے میں بھی دو رکعات پڑھائی ہیں بعد میں وہ وہاں چار رکعات پڑھنے لگے۔

2757– إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير هو العبدى. وأخرجه الطبرانى 3/ (3245) عن أبى خليفة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخارى (1083) فى تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنى، و (1656) فى الحج: باب الصلاة

2758– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن وهب: هو عبدُ اللّٰه بن وهب بن مسلم القرشى. وأخرجه مسلم (694) فى صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (694)، والدارمى 1/354 و 451–452 من طريق الزهرى، به. وأخرجه البخارى (1082) فى تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنى، من طريق عبيد اللّٰه، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى (1655) فى الحج: باب الصلاة بمنى، والنسائى 3/121

www.islamicurdubooks.com

بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ

باب: سجدہ ہائے تلاوت کا بیان

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ فِي تِلَاوَتِهِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ تلاوت کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کا تذکرہ

2759 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَرَاَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي وَيَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ السُّجُوْدَ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے وہ یہ کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کر لیا تو اسے جنت مل جائے گی مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا' تو مجھے جہنم ملے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ سَمِعَ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

اس بات کا تذکرہ جو شخص قرآن کی تلاوت سنتا ہے اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدہ تلاوت کے وقت سجدہ کرے

2759- إسناده صحيح. مسلم بن جنادة: ثقة، روى له الترمذي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وهو من أحفظ الناس لحديث الأعمش، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (549). وأخرجه مسلم (81) في الإيمان: باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، وابن ماجه (1052) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/443، والبغوي (653)، من طريق يعلى بن عبيد (وقد تحرف في أحمد إلى: يعلى ... أنبأنا عبيد)، وأحمد 2/443 من طريق محمد بن عبيد، و 2/443، ومسلم (81) من طريق وكيع، وابن خزيمة (549) من طريق جرير، كلهم عن الأعمش، به، ولفظهم: "فعصيت" بدل "فأبيت".

www.islamicurdubooks.com

2760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَيَاْتِيْ عَلَى السَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ لِسُجُوْدِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جب آیت سجدہ پر پہنچتے تو سجدہ تلاوت کرتے تھے اور آپ کے ہمراہ ہم بھی سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ السُّجُوْدُ اِذَا قَرَاَ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1)

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت کرے

2761 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَرَاَ بِهِمْ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1) فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ انشقاق تلاوت کی تو اس میں سجدہ تلاوت کیا جب وہ یہ کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَائَةِ سُوْرَةِ: وَالنَّجْمِ

سورۃ نجم کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2760- حديث صحيح رجاله رجال الصحيح، إلا أن فضيل بن مرزوق، وإن خرج له البخاري متابعة، واحتج به مسلم: متكلم فيه، لسوء حفظه، لكنه قد توبع عليه. وأخرجه أحمد 2/17، والبخاري (1075) في سجود القرآن: باب من سجد لسجود القارء، و (1076) باب ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة، و (1079) باب من لم يجد موضعًا للسجود من الزحام، ومسلم (575) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن خزيمة (557) و (558)، وأبو داؤد (412) في الصلاة: باب في الرجل يسمع السجدة وهو راكب أو في غير الصلاة، والبغوي (768) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهٰذا الإسناد. بلفظ "كان يقرأ القرآن، فيقرأ سورة فيها سجدة فيسجد، ونسجد معه حتى ما يجد بعضنا موضعًا لمكان جبهته" واللفظ لمسلم. وأخرجه أبو داؤد (1413) من طريق عبد الله بن عمر، عن نافع به. وعبد الله هٰذا المكبر: ضعيف، لكن يعتضد برواية أخيه عبيد الله بن عمر الثقة المتقدمة.

2761- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/205 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن، ومن طريقه أخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/161 في الافتتاح: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ). وأخرجه البخاري (1074) في سجود القرآن: باب سجدة (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، ومسلم (578)، والنسائي

www.islamicurdubooks.com

2762 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ سُورَةَ النَّجْمِ اسْتِعْمَالُ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۂ نجم کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ تلاوت کرے

2763 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، وَعُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورت نجم میں سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ

2/161، من طرق عن أبي سلمة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (766) في الأذان: باب الجهر في العشاء، و (768) باب القراءة في العشاء بالسجدة، و (1078) باب من قرأ السجدة في الصلاة فسجد بها، ومسلم (578)، وأبو داؤد (1408) في الصلاة: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ)، والنسائي 2/162 باب السجود في الفريضة، والبغوي (767) من طريق أبي رافع، عن أبي هريرة بلفظ: "صليت مع أبي هريرة العَتَمَةَ، فقرأ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد، فقلتُ: ما هذه؟ قال: سجدتُ بها خلف أبي القاسم صلى الله عليه وسلم، فلا أزالُ أسجد فيها حتى ألقاه." وأخرجه ابنُ خزيمة (955) من طريق بكر بن عبد الله بن نعيم بن عبد الله المجمر، أنه قال: صليتُ مع أبي هريرة فوق هٰذا المسجد، فقرأ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد فيها، وقال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها.

2762- إسناده صحيح على شرط البخاري. الصوفي: هو أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، مترجم في "السير" 14/152، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب، ويزيد بن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "مسند ابن الجعد" (2858). وأخرجه أحمد 5/186، والدارمي 2/343، والترمذي (576) في الصلاة: باب ما جاء من لم يسجد فيه، والبخاري (1073) في سجود القرآن: باب من قرأ السجدة ولم يسجد، وأبو داؤد (1404) في الصلاة: باب من لم ير السجود في المفصل، والبغوي (769)، وابن خزيمة (568)، من طرق عن ابن أبي ذئب، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث (2769).

وأخرجه البخاري (1072)، ومسلم (577) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/160 في الافتتاح: باب ترك السجود في النجم، وابن خزيمة (568)، من طريق يزيد بن خُصَيْفة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، به. وأخرجه أبو داؤد (1405)، وابن خزيمة (566)، والدارقطني 1/409-410 من طريق ابن وهب، عن أبي صخر، عن ابن قسيط، عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم.

www.islamicurdubooks.com

مسلمانوں، مشرکین، جنات اور انسانوں نے بھی سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمُومَ هٰذَا الْخَبَرِ اُرِيْدَ بَعْضَ الْعُمُومِ لَا الْكُلُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس روایت کے عموم سے مراد بعض عموم ہیں، تمام عموم مراد نہیں ہیں

2764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ، اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَوَضَعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ تلاوت کیا۔ حاضرین میں سے ہر شخص نے سجدہ تلاوت کیا صرف ایک شخص نے نہیں کیا اس نے مٹھی میں کنکریاں لی اور اپنی پیشانی کے ساتھ لگا دیا اور بولا: میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں، میں نے اس شخص کو دیکھا وہ کافر ہونے کے عالم میں قتل ہوا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَائَتِهِ سُورَةَ ص

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۂ ص کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2765 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2763- إسناده صحيح . الحسن بن عمر بن شقيق: صدوق من رجال البخاري . وعمر بن يزيد السياري: صدوق، روى له أبو داوُد، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه البخاري (1071) في سجود القرآن: باب سجود المسلمين مع المشركين، و (4862) في التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) ، من سورة النجم، والترمذي (575) في الصلاة: باب ما جاء في السجدة في النجم، والبغوي (763) ، والدارقطني 1/409 ، من طريق عبد الوارث بن سعيد، بهٰذا الإسناد.

2764- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وشعبة روى عن أبي إسحاق قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 1/401 و437 و443 و462، والبخاري (1067) في سجود القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها، و (1070) باب سجدة النجم، و (3853) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة، و (3972) في المغازي: باب قتل أبي جهل، ومسلم (576) في المساجد: باب سجود التلاوة، وأبو داوُد (1406) في الصلاة: باب من رأى فيها السجود، والنسائي 2/160 في الافتتاح: باب السجود في النجم، والدارمي 1/342، وابن خزيمة (553) ، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/388، والبخاري (3863) في التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) من سورة: والنجم، من طريقين عن أبي إسحاق، به.

www.islamicurdubooks.com

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ص وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا کَانَ یَوْمٌ آخَرُ قَرَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَنَشَّزَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ، وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُکُمْ تَنَشَّزْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت کی آپ اس وقت منبر پر موجود تھے جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی سجدہ کیا جب اگلا دن آیا تو آپ نے قرأت کی سجدہ تلاوت کے مقام پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

ذِکْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا سَجَدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ص

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کیا

2766 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ، وَالْاَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِابْنِ الْعَبَّاسِ: سَجْدَةُ ص مِنْ اَیْنَ اَخَذْتَهَا؟ قَالَ: فَتَلَا عَلَیَّ: (وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ) حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی قَوْلِهٖ: (اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: **90**).

قَالَ: کَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِیْهَا، فَلِذٰلِکَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

2765- إسناده صحیح علی شرط مسلم . ابن سلم: هو عبد الله بن سلم المقدسی، له ترجمة فی السیر (14/306) . وأخرجه أبو داوٗد (1410) فی الصلاة: باب السجود فی (ص) ، والبیهقی 2/318، من طریق عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحاکم 2/431-432، وقال: حدیث صحیح علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی، وأورده ابن کثیر فی "التفسیر" 7/53 من روایة أبی داوٗد، وقال: تفرد به أبو داوٗد، وإسناده علی شرط الصحیح. وسیرد برقم (2799) .

2766- إسناده صحیح . أبو کریب: هو محمد بن العلاء بن کریب الهمدانی، والأشج: هو عبد الله بن سعید الأشج، وأبو خالد الأحمر: هو سلیمان بن حیان الأزدی، وهو وإن خرج له البخاری متابعة، وروی له الباقون، ووثقه غیر واحد: یخطء، وقال ابن معین: صدوق ولیس بحجة. قلت: وقد توبع علی حدیثه هٰذا. وهو فی "صحیح ابن خزیمة" (552) . وأخرجه البخاری (3421) فی الأنبیاء : باب (وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ) و (4806) و (4807) فی التفسیر: سورة (ص) ، من طرق عن العوام بن حوشب بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاری (4632) فی التفسیر: باب (اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) من طریق سلیمان الأحول عن مجاهد، به مختصرًا . وأخرجه النسائی 2/159 فی الافتتاح: باب سجود القرآن، السجود فی (ص) ، والدارقطنی 1/407 ، وابن خزیمة (551) ، من طریقین عن سعید بن جبیر.

www.islamicurdubooks.com

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ سورہ ص میں سجدہ تلاوت موجود ہونے کا حکم آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس کی ذریت میں مسلمان داؤد' سلیمان اور ایوب ہیں''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اس جگہ پر سجدہ کیا تھا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس آیت پر) سجدہ کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَائَتِهٖ سُوْرَةَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۃ علق کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2767 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے سورہ انشقاق اور سورہ علق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فِیْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے دوران سجدہ تلاوت کے وقت کون سی دعا مانگنی چاہیے؟

2768 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2767– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أيوب بْنُ مُوْسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ العاص. وأخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن ماجة (1058) في إقامة الصلاة: باب عدد سجود القرآن، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (578)، وأبو داوُد (1407) في الصلاة: باب السجود في (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ)، والنسائي 2/162 في الافتتاح: باب السجود في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ)، والترمذي (573) في الصلاة: باب ما جاء في السجدة في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) و (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، وابن خزيمة (554)، والبغوي (764)، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن خزيمة (555) من طريق ابن جريج، عن أيوب بن موسى، به. وأخرجه مسلم (578)، والدارقطني 1/409 من طريق عبد الرحمٰن الأعرج، والترمذي (574) من طريق أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام، كلاهما عن أبي هريرة مثله. وأخرج النسائي 2/162 من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة قال: سجد جبير بن وعمر رضي الله عنهما، ومن هو خير منهما صلى الله عليه وسلم في (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

www.islamicurdubooks.com

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ، حَدَّثَنِي جَدُّكَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اِنِّي رَاَيْتُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَاَيْتُ كَاَنِّي قَرَاْتُ سَجْدَةً فَرَاَيْتُ الشَّجَرَةَ كَاَنَّهَا تَسْجُدُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ وَهِيَ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

❀❀ حسن بن محمد کہتے ہیں ابن جریر نے مجھ سے کہا: اے حسن! تمہارے دادا عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا ہے گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں میں نے دیکھا' میں نے آیت سجدہ تلاوت کی میں نے درخت کو دیکھا' وہ بھی میرے سجدے کی طرح سجدہ کر رہا ہے میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو اس کے عوض میں اپنی بارگاہ میں میرے لئے اجر نوٹ کر لے اور اسے اپنی بارگاہ میں ذخیرے کے طور پر رکھ دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے اور اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے کلام کے حوالے سے بیان کئے تھے۔

2768- إسناده ضعيف، الحسن بن محمد بن عبيد الله لم يرو عن غير ابن جريج، وعنه محمد بن يزيد بن خنيس، قال العقيلي في "الضعفاء" 1/243: لا يتابع على حديثه، ولا يعرف إلا به، واستغرب الترمذي حديثه، وقال الذهبي في "الميزان" وقال غيره (أي غير العقيلي): فيه جهالة، ما روى عنه سوى ابن خنيس، وقال في "المغني": غير معروف، وقال في "الكاشف": غير حجة، ومع ذلك فقد وافق الحاكم على تصحيحه! وهو في "صحيح ابن خزيمة" (562)، وقد سقط من إسناده "حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أبي يزيد" و"عبيد الله بن أبي يزيد" فيستدرك من هنا. وقد وهم محققه، فصحح إسناده مع جهالة الحسن بن محمد، وأقره على هذا الوهم الشيخ ناصر. وأخرجه الترمذي (579) في الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن، و (3424) في الدعوات: باب ما يقول في سجود القرآن، وابن ماجه (1053) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، والبغوي (771)، والعقيلي في "الضعفاء" 1/243، والمزي في "تهذيب الكمال" 6/314 من طريق محمد بن يزيد بن خنيس، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وصححه الحاكم 1/219-220 وقال: هذا حديث صحيح، رواته مكيون لم يذكر واحد منهم بجرح، وهو من شرط الصحيح ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!!

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سُجُوْدَ الْمَرْءِ عِنْدَ الْقِرَائَةِ فِى الْمَوَاضِعِ الْمَعْلُوْمَةِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کی کتاب میں مخصوص مقامات کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا آدمی پر فرض نہیں ہے

2769 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

2769- إسناده صحيح على شرطهما. يحيى: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وابن قُسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (568). وأخرجه أحمد 5/183 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2762).

www.islamicurdubooks.com

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب نماز جمعہ کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے

2770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ، وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنِّ، وَالْاِنْسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج ایسے کسی دن پر طلوع نہیں ہوتا اور غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ رہتا ہے صرف یہ دو گروہ جن اور انسان (خوف زدہ نہیں ہوتے)

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصوصیات کا تذکرہ کہ جب آدمی جمعہ کے دن ان پر عمل کرے تو وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے

2771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ بَشِيرَ بْنَ اَبِي عَمْرٍو الْخَوْلَانِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

2770- إسناده صحيح على شرط مسلم . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب، والعلاء : هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني .وأخرجه أحمد "2/456"، والبغوى 1062 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ من الجن والإنس، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قدم بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قدم بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قدم شَاةً، وَكَرَجُلٍ قدم طائرا، وكرجل قدم بيضة، فإذا حضر الإمام طويت الصُّحف" وأخرجه عبد الرزاق "5563"، وأحمد "2/272" عن ابن جريج، أخبرني العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، عن أبي عبد الله إسحاق مولى زائدة أنه سمع أبا هريرة.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَعْتَقَ رَقَبَةً

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
"پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ایک ہی دن میں اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرے۔ جنازے میں شریک ہو ایک دن کا روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام کو آزاد کرے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ كُلِّ دَاعِي

اس بات کا بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے

2772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2771- إسناده قوى. الوليد بن قيس التجيبى روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال العجلى: مصرى تابعى ثقة، وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى "1044" من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، بلفظ: "خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ من أهل الجنة: من صام يوم الجمعة، وراح إلى الجمعة، وشهد جنازة، وأعتق رقبة" ولم يذكر الخامسة وهى "وعاد مريضا" كما جاء فى رواية المؤلف. وذكره الهيثمى فى "المجمع "2/169": عن أبى يعلى، وقال: رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى "1043" من طريق ابن وهب، أخبرنى ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، عن الوليد بن قيس، أن أبا سعيد أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "من وافق صيامه يوم الجمعة، وعاد مريضا، وشهد جنازة، وتصدّق، وأعتق، وجبت له الجنة" وهذا سند قوى، ابن وهب هو عبد الله وهو أحد من روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه.

2772- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يزيد بن عبد الله بن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ. وهو فى "الموطأ" "1/108" - "110 فى الجمعة: باب ما جاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة، وأخرجه من طريقه: أبو داود "1046" فى الصلاة: باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة والترمذى "491" فى الصلاة باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة وأحمد "2/486" والبغوى "1050" وقال الترمذى حديث حسن صحيح وأخرجه الحاكم "1/278" "279" وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى وأخرجه عبد الرزاق "5583 من طريق الأعرج، عن إبراهيم بن عبد الرحمٰن، و "5585" من طريق ابن جريج عن رجل، عن أبى سلمة، كلاهما عن أبى هريرة مختصرا. وأخرجه أحمد "2/504"، والبغوى "1046"، والحاكم "1/279" و "2/544" من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة مختصرا. وأخرجه الدارمى "1/368" من طريق ابن سيرين عن أبى هريرة قال: التقيت أنا وكعب، فجعلت أحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجعل يحدثنى عن التوراة حتى اتينا على ذكر يوم الجمعة فقلت: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن فيها الساعة لا يوافقها عبد مسلم يصلى يسأل الله فيها خيرا إلا أعطاه إياه." وأخرجه طرفا منه: مسلم "854 فى الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، والترمذى "488" باب ما جاء فى فضل يوم الجمعة، والنسائى "3/89" - "90" فى الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، وأحمد "2/401" و "512"، من طريق عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبى هريرة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه أدخل الجنة، وفيه أخرج منها، ولا تقوم الساعة إلا فى يوم الجمعة." وأخرجه أحمد "2/540" من طريق عبد الله بن فروخ، عن أبى هريرة. وأخرجه أحمد "518" - "519" من طريق سعيد المقبرى، عن أبيه، عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ما طلعت الشمس ولا غربت على يوم خير من يوم الجمعة، هدانا الله له، وأضل الناس عنه، فالناس لنا فيه تبع هولنا، ولليهود يوم السبت، وللنصارى يوم الأحد، إن فيه لساعة لا يوافقها مؤمن يصلى يسأل الله عز وجل شيئًا إلا أعطاه." وأخرج ابن ماجه 1139 "فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى الساعة التى ترجى فى الجمعة.

www.islamicurdubooks.com

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ، اَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ اُهْبِطَ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مِنْ حِينِ تُصْبِحُ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ، وَالْاِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ: فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں کوہِ طور کی زیارت کے لئے روانہ ہوا میری ملاقات کعب الاحبار سے ہوئی میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے تورات کے بارے میں کچھ باتیں بتائیں میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے بارے میں بتایا میں نے انہیں جو احادیث بیان کی تھیں ان میں یہ بات بھی بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا گیا اسی دن ان کا انتقال ہوا اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن میں قیامت قائم ہوگی ہر جانور جمعہ کے دن (گھبراہٹ کی وجہ سے) چیختا ہے اس وقت جب صبح (صادق) ہوتی ہے یہاں تک کہ جب سورج نکل آئے' (تو وہ چیخنا بند کر دیتا ہے) وہ ایسا قیامت کے خوف کی وجہ سے کرتا ہے البتہ جنوں اور انسانوں کا معاملہ مختلف ہے اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں اگر مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''۔

اس پر کعب الاحبار نے کہا: یہ خصوصیت پورے سال میں صرف کسی ایک دن میں ہوتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ ہر جمعے میں ہوتی ہے' پھر کعب نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی' اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

2772/1 - قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الطُّوْرِ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ اِلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تُعْمَلُ * الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلٰى مَسْجِدِي هٰذَا، وَاِلٰى مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، اَوْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - شَكَّ اَيُّهُمَا -

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے

دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے کہا: کوہِ طور سے۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہارے اس کی طرف جانے سے پہلے تم سے مل لیتا تو (تمہیں بتاتا)، تم اس کی طرف نہ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے۔ مسجد الحرام اور میری یہ مسجد اور مسجد ایلیاء (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد بیت المقدس''۔

2772/2 - قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: وَذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ، قُلْتُ: ثُمَّ قَرَاَ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضِنَّنَ عَلَيَّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلّٰى فِيهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ، حَتّٰى يُصَلِّيَهَا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَلٰى، قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ

❀❀ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کعب الاحبار کے ساتھ اپنی ملاقات کے بارے میں ان کے سامنے ذکر کیا، اور جمعہ کے دن کے بارے میں بھی انہیں بتایا تو میں نے ان سے کہا: کعب نے تو یہ کہا ہے، یہ گھڑی سال میں صرف ایک دن ہوتی ہے، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا ہے میں نے کہا: پھر انہوں نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی، یہ گھڑی ہر جمعہ میں ہوتی ہے، تو عبداللہ بن سلام نے کہا: کعب نے یہ بات ٹھیک کہی ہے، پھر عبداللہ بن سلام نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں، وہ کونسی گھڑی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان سے کہا، آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں آپ اس حوالے سے میرے ساتھ بخل سے کام نہ لیجئے، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس وقت میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

تو اس گھڑی میں، تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

''جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر لے''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ الدَّاعِي فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ، اِذَا دَعَا فِي الْخَيْرِ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس گھڑی میں دعا مانگنے والے کی دعا کو مستجاب کرتا ہے جو گھڑی جمعہ میں ہوتی ہے جب آدمی بھلائی کے بارے میں دعا مانگے نہ کہ برائی کے بارے میں مانگے

2773 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ تَبَايُنِ النَّاسِ فِي الْاَجْرِ عِنْدَ رَوَاحِهِمْ اِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے جانے کے حوالے سے لوگوں کے اجر میں اختلاف کا تذکرہ

2774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

2773- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي المعروف بابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد: هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم "852" في الجمعة: باب في الساعة التي في يوم الجمعة، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/230"، والبخاري "6400" في الدعوات: باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة، والنسائي "3/110" - "116" في الجمعة: باب الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/284"، وابن ماجه "1138" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة، من طريقين عن أيوب، وأخرجه البخاري "5294 في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "852"، وأحمد "2/255" من طريق محمد بن سيرين، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" "1/108" في الجمعة: باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، ومن طريقه البخاري "935" في الجمعة: باب الساعة التي في يوم الجمعة، ومسلم "852"، وأحمد "2/486"، والبغوي "1048"، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "852"، وعبد الرزاق في "المصنف" "5572"، وأحمد "2/280" و "469" و "481" و "498" من طريق محمد بن زياد عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "5571"، وأحمد "2/312"، ومسلم "852"، والبغوي "1049" من طريق همام بن منبه عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/284"، والنسائي "3/115" من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/257"، "272" و "401" و "403" و "489" وانظر الحديث السابق.

www.islamicurdubooks.com

الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ، يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جمعہ کے دن) مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے بیٹھ جاتے ہیں جو پہلے آنیوالوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ان کی مثال یوں ہے: کسی شخص نے اونٹ کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے گائے کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے بکری کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے پرندے کی قربانی کی پھر جیسے اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام منبر پر (بیٹھ جاتا) ہے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مُغْتَسِلًا لَهَا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غسل جنابت کی طرح کا غسل کر کے جمعہ کے لئے آتا ہے

2775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَاَنَّمَا

2774- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث "2770" وأخرجه البخاري "929" في الجمعة: باب الاستماع إلى الخطبة، و "3211" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم "850" "24" في الجمعة: باب فضل التهجير يوم الجمعة، والنسائي "2/116" في الإمامة: باب التهجير إلى الصلاة، "3/97" - "98" في الجمعة: باب التبكير إلى الجمعة، والدارمي "1/363"، وأحمد "2/259" و"280" من طريق الزهري عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ولفظ مسلم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الأول فالأول، فإذا جلس الإمام طووا الصحف، وجاؤوا يستمعون الذكر، ومثل المهجر كمثل الذي يهدي البدنة، ثم كالذي يهدي بقرة، ثم كالذي الكبش، ثم كالذي يهدي الدجاجة، ثم كالذي يهدي البيضة." وأخرجه البخاري "3211"، والدارمي "1/362" من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرج مسلم "850"، والنسائي "3/98"، وابن ماجه "1092" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة، وأحمد "2/239"، والبغوي "1061" من طريق سفيان عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

www.islamicurdubooks.com

قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ اسْمَ الرَّوَاحِ يَقَعُ عَلٰى جَمِيعِ سَاعَاتِ النَّهَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الرَّوَاحَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح کا غسل کرے اور پھر روانہ ہو جائے' تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گائے کی قربانی کی جوشخص تیسری گھڑی میں جائے اس نے دنبے کی قربانی کی جوشخص چوتھی گھڑی میں جائے اس نے مرغی کی قربانی کی جوشخص پانچویں گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا جب امام آجائے' تو فرشتے مسجد میں آکر (ذکر یعنی خطبے کو) سنتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ لفظ ''رواح'' (جانے) کا اطلاق دن کی تمام گھڑیوں پر ہوتا ہے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ لفظ ''رواح'' کا اطلاق صرف زوال کے بعد جانے پر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ بِشَرَائِطِهَا اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے اگلے جمعے تک (کے گناہوں) کی گناہوں کی مغفرت کر دینا جو شرائط کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے

2776 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ اَبُوْ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2775- إسناده صحيح على شرطهما. سُمي: هو مولى اَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام، وأبو صالح: هو ذكوان السمان وهو في "الموطأ" "1/101" في الجمعة: باب العمل في غسل يوم الجمعة، ومن طريقه: أخرجه البخاري "881" في الجمعة: باب فضل الجمعة، ومسلم "850" "10" في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والترمذي "499" باب ما جاء في التبكير إلى الجمعة، وأبو داؤد 531في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/99" في الجمعة: باب وقت الجمعة، وأحمد "2/460"، والبغوي "1063". وأخرجه النسائي "3/98"، "99" من طريق ابن عجلان، عن سمي، به نحوه. وأخرجه مسلم "850" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به.

2776- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن عبد الله بن وديعة لم يخرج له مسلم، وهو تابعي جليل، وقد ذكره ابن سعد في الصحابة وكذا ابن منده، وعزاه لأبي حاتم، ومستندهم أن بعض الرواة لم يذكر بينه وبين النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الحديث أحدا، لكنه لم يصرح بسماعه، فالصواب إثبات الواسطة. وأخرجه أحمد "5/438"، "440"، والبخاري "883" في الجمعة: باب الدهن للجمعة و"910" باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة، والدارمي "1/362"، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1097"، وأحمد "5/181"، وابن خزيمة "1763" و "1764" و "1812" من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن عبد الله بن وديعة، عن أبي ذر مثله، وسنده حسن.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَتَطَهَّرَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ، اَوْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى مَا بَدَا لَهُ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر وہ تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے پھر جتنا مناسب سمجھے نماز (یعنی سنتیں، یا نوافل) ادا کرے پھر جب امام آ جائے، تو خاموشی (کے ساتھ اس کا خطبہ سنے) تو اس شخص کے اس جمعے اور آگلے جمعے تک کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ نَظِيفَيْنِ، وَلَا يَلْبَسُهُمَا اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اِذَا كَانَ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ جَلَّ، وَعَلَا عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ دو صاف کپڑے اختیار کرے اور انہیں جمعہ کے دن پہنے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ نعمت عطا کی ہو (کہ اس کے پاس اضافی کپڑے ہوں)

2777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَاٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ سَعَةً اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ

2777- حديث صحيح بشاهده، هو في "صحيح ابن خزيمة" "1765" وزاد فيه: "وعن يحيى بن عروة، عن أبيه، عن عائشة." وعمرو بن أبي سلمة هو التنيسي الدمشقي: إلا أنه كما قال الإمام أحمد: روى عن زهير بن محمد أباطيل، وشيخه: زهير بن محمد رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه ابن ماجه "1096" من طريق محمد بن يحيى، عن عمرو بن أبي سلمة، عن زهير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وله شاهد يتقوى به عند أبي داوُد "1078" من طريق يونس وعمرو بن الحارث، أن يحيى بن سعيد الأنصاري حدثه، أن محمد بن يحيى بن حبان حدثه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وهذا سند صحيح، لكنه مرسل، وقد وصله أبو داوُد، وابن ماجه "1095" من طريق ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن موسى بن سعد أو سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن عبد الله بن سلام ... ورجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه انقطاعا بين محمد بن يحيى بن حبان وبين عبد الله بن سلام، فقد ولد محمد بن يحيى سنة "47" أي: بعد وفاة عبد الله بن سلام بأربع سنوات. وأخرجه ابن ماجه بإثر حديث "1095" عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن شيخ لنا، عن عبد الحميد بن جعفر، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن يوسف بن عبد الله بن سلام، عن أبيه. وفيه جهالة شيخ ابن أبي شيبة، وباقي السند رجاله ثقات.

www.islamicurdubooks.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے لوگوں کے جسموں پر کام کاج والے کپڑے دیکھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی پر کوئی (حرج) نہیں ہوگا اگر اس کے پاس گنجائش ہو تو وہ جمعہ کے لئے دو کپڑے پہن لے جو اس کے کام کاج (یعنی محنت مزدوری) کے کپڑوں کے علاوہ ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السِّوَاكَ، وَلُبْسَ الْمَرْءِ اَحْسَنَ ثِيَابِهِ مِنْ شَرَائِطِ الْجُمُعَةِ الَّتِي تُكَفِّرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ مِنَ الذُّنُوْبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسواک کرنا اور آدمی کا عمدہ لباس پہننا جمعہ کی ان شرائط میں شامل ہے جس کی وجہ سے آدمی کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

2778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَاَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ، كَانَتْ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس ہو اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد کی طرف جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' پھر جتنا اللہ کو منظور ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر خاموش رہے' جب امام آ جائے' یہاں تک کہ وہ نماز ادا کر لے' تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے کے جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

2778- إسناده قوي، فقد صرح محمد بن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه . الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم الدورقي، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1762" وأخرجه الحاكم "1/283"، والبيهقي "3/243" من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/81"، وأبو داؤد "343" في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1060" من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وزادوا فيه: "وقال أبو هريرة: وزيادة ثلاثة أيام، لأن الله تعالى يقول: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) وصححه الحاكم "1/283"، ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ قَدْ يَكُوْنُ لِلْمُتَوَضِّءِ، اِذَا اَتَى الْجُمُعَةَ بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ، وَاِنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت بعض اوقات وضو کرنے والے کو بھی حاصل ہوتی ہے وہ جو ان اوصاف کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے اگرچہ اس نے جمعہ کے لئے غسل نہ کیا ہو

2779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَسَمِعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى، فَقَدْ لَغَا .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يَسْبُرْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجُمُعَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَقُلْ غُفِرَ لَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَوَقْتُ الْجُمُعَةِ زَوَالُ الشَّمْسِ، فَمِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى سَبْعَةُ اَيَّامٍ، وَقَوْلُهٗ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ تَمَامُ الْعَشْرِ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الأنعام: 160)، وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِىْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَعْمَلُ طَاعَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا ذُنُوْبًا لَمْ يَكْتَسِبْهَا بَعْدُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے اور (خطبے) کو سنے خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعے سے لے کر آگے جمعے تک اور مزید تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص کنکریوں کو چھوتا ہے وہ لغو کا مرتکب ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک آٹھ دن بنتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے کہ ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعے تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ تو جمعے کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے۔ تو جمعہ کے دن سورج ڈھلنے کے بعد سے اگلے جمعے کے سورج ڈھلنے تک سات دن بنتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اس کے علاوہ مزید تین دن تو اس طرح دس دن پورے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

2779- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه أحمد "2/424"، ومسلم "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والترمذي "498" في الصلاة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، وابن ماجه "1090" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والبغوي "336" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

''جوشخص نیکی کرتا ہے تو وہ دس گنا بن جاتی ہے''۔

یہ وہ بات ہے۔ جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات نقل کی ہے کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے متعلق عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔ جن کا ارتکاب وہ بعد میں نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ الْخَبَرَ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے سابقہ ذکرشدہ روایت کی بیان کی ہے

2780 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، وَمَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهٖ، اَوْ دُهْنِهٖ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الَّتِىْ بَعْدَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے پھر عمدہ کپڑے پہنے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے یا تیل لگائے' تو اس شخص کے اس جمعے اور اگلے جمعے کے درمیانی مزید اس کے بعد تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ يُعْطِى الْجَائِىَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِاَوْصَافٍ مَعْلُوْمَةٍ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مخصوص اوصاف کے ہمراہ جمعہ کے لئے آنے والے شخص کے ایک قدم کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے

2781 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

2780- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه هو "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والبغوي "1059" من طريق رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "من اغتسل وأتى الجمعة، فصلى ما قدر له، ثم أنصت حتى يفرغ من خطبته، ثم يصلي معه، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وفضل ثلاثة أيام"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ، وَابْتَكَرَ، وَمَشَى فَدَنَا، وَاسْتَمَعَ، وَأَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَمَلَ سَنَةٍ صِيَامَهَا وَقِيَامَهَا

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : قَوْلُهُ: مَنْ غَسَّلَ: يُرِيْدُ غَسْلَ رَأْسِهٖ، وَاغْتَسَلَ: يُرِيْدُ اغْتِسَالَ بِنَفْسِهٖ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانَتْ لَهُمْ جُمَمٌ احْتَاجُوا اِلٰى تَعَاهُدِهَا وَقَوْلُهُ: بَكَّرَ وَابْتَكَرَ: يُرِيْدُ بِهٖ بَكَّرَ اِلَى الْغُسْلِ، وَابْتَكَرَ اِلَى الْجُمُعَةِ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے پھر وہ جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے اور (امام کے) قریب ہو اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے اور کسی لغو حرکت کا مرتکب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک سو سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب عطا کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو شخص غسل دے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے۔ کہ وہ شخص اپنے سر کو دھوئے۔ اور وہ شخص غسل کرے اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ شخص اپنے جسم کو دھوئے کیونکہ لوگوں کے بال بڑے ہوتے تھے۔ تو انہیں اہتمام کے ساتھ ان کو دھونے کی ضرورت پیش آتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ شخص جلدی جائے اور جلدی کرے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کے لیے جلدی کرے اور جمعے کے لیے جلدی جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَنْ تَاَوَّلْنَا قَوْلَهُ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے ''وہ شخص غسل دے اور غسل کرے''

2782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِیُّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوْا رُءُوسَكُمْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا جُنُبًا، وَمَسُّوا مِنَ الطِّيبِ.

2781- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأشعث الصنعاني، واسمه: شراحيل بن آدة ـ فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "4/104"، وأبو داوٗد "345" في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، وابن ماجه "1087" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1065"، والحاكم "1/282" من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "496" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/95" - "96" في الجمعة: باب فضل غسل يوم الجمعة، والدارمي "1/363"، والبغوي "1064"، وابن خزيمة "1767"، والحاكم "1/281" - "282"، من طريق يحيى بن الحارث، عن أبي الأشعث الصنعاني، به. وأخرجه أحمد "4/104"، والحاكم "1/281"، وابن خزيمة "1758" من طريق عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، عن أبي الأشعث الصنعاني، به.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا الطِّيبُ فَلَا اَدْرِى، وَاَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهُ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا جُنُبًا: فِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ يُجْزِءُ عَنِ الاِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ، وَفِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَمْ يُجْزِءْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ

طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر کو دھولو ماسوائے اس کے تم جنبی ہو اور تم خوشبو بھی لگاؤ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے جہاں تک غسل کا تعلق ہے تو یہ بات ٹھیک ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''ماسوائے اس کے کہ تم جنبی ہو'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل جنابت کرنا جبکہ وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو یہ جمعہ کے لیے غسل کرنے کی جگہ کافی ہوگا۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ اگر یہ فرض ہوتا تو ان دونوں میں سے کوئی ایک غسل دوسرے کی جگہ کافی نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِى الْاَصْلِ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ لَا رَكْعَتَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جمعہ کی نماز دراصل چار رکعات ہیں دو رکعات نہیں ہیں

2783 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2782- إسناده قوی، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وأخرجه أحمد "1/265"، وابن خزيمة "1759" من طريق يعقوب بن . . . . . .إبراهيم، بهٰذا الإسناد، بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، ومسوا من الطيب ."وأخرجه أحمد "1/330"، والبخاری "884" فی الجمعة: باب الدهن للجمعة، من طريق شعيب عن الزهری، به. بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، وأصيبوا من الطيب ." وأخرج عبد الرزاق "5303"، والبخاری "885"، ومسلم "848" فی الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، من طريق إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عن ابن عباس أنه ذكر قول النبی صلى الله عليه وسلم فی الغسل يوم الجمعة، فقلت لابن عباس: أيمس طيبا أو دهنا إن كان عند أهله؟ فقال: لا أعلمه . وأخرج أحمد "1/269" من حديث طويل من طريق عكرمة، عن ابن عباس قال ... فتأذى بعضهم ببعض حتى بلغت أرواحهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "يا أيها الناس، إذا جئتم الجمعة فاغتسلوا، وليمس أحدكم من أطيب طيب، إن كان عنده."

www.islamicurdubooks.com

سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ السَّفَرِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ، وَصَلَاةُ الْاَضْحٰى، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ، غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سفر کی نماز' عیدالفطر کی نماز' عیدالاضحیٰ کی نماز اور جمعہ کی نماز دو رکعات ہوتی ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں قصر نہیں ہے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ مَنْ قَبْلَنَا فِي الْجُمُعَةِ حَيْثُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کے لوگوں کا جمعہ کے بارے میں اختلاف کرنے کا تذکرہ جب یہ ان پر فرض کیا گیا تھا

2784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، الْيَهُوْدُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيَّ بِاَنْطَاكِيَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: بَيْدَ: مِنْ اَجْلِ

2783- رجاله ثقات رجال الشيخين، لكن الحافظ لا يثبتون سماع عبد الرحمٰن بن أبي ليلى من عمر، مع أن سماعه منه محتمل، فقد جزم الإمام الذهبي في "السير" بأنه ولد في خلافة الصديق أو قبل ذلك. سفيان: هو الثوري، وزبيد: هو زبيد بن الحارث اليامي. وأخرجه أحمد "1/37" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/183" في صلاة العيدين: باب عدد صلاة العيدين، والطحاوي في "معاني الآثار" "421"، وأحمد "1/37"، والبيهقي "3/200"، من طريق سفيان، به. وأخرجه النسائي "3/111" في الجمعة: باب عدد صلاة الجمعة، "3/118" في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجه "1063" في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، والطحاوي "1/421"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/353" - "354"، من طرق عن زبيد، به. وأخرجه ابن ماجه "1064"، والبيهقي "3/199"، من طريق محمود بن بشر، عن يزيد زياد بن أبي الجعد، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، عن عمر. وهذا سند قوي، لكن أبا حاتم يرجح رواية الثوري، لأنه أحفظ من يزيد بن زياد كما في "العلل" "1/138". وأخرجه الطحاوي "1/422" من طريق سفيان، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن الثقة، عن عمر.

2784- إسناده صحيح ابن السري: وإن كان صاحب أوهام متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "2/274" و "312"، والبخاري "6624" و "7036"، ومسلم "855" في الجمعة: باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، والبغوي "1045" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/243" و "249"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" - "86" في الجمعة: باب إيجاب الجمعة، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "238" و "876" و "2956" و "6887" و "7495" من طريق شعيب كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" - "250" و "274"، ومسلم "855" من طريق الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "856"، وابن ماجه "1083" في إقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة، والنسائي "3/87"، والدارقطني "2/3" من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" و "274"، والبخاري "896" و "3486"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" من طريق طاووس، عن أبي هريرة. وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/236" و "388" و "491" و "502" و "512" و "518" - "519".

www.islamicurdubooks.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے' ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ وہ دن ہے' جو ان لوگوں پر فرض قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہماری رہنمائی کی تو اس دن کے حوالے سے وہ لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہودیوں کا دن کل کا (یعنی ہفتے کا ہے) اور عیسائیوں کا دن پرسوں کا (یعنی اتوار کا ہے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْجُمُعَاتِ لِلْمَرْءِ مَخَافَةَ مِنْ اَنْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

آدمی کو باقاعدگی کے ساتھ جمعہ ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں (جمعہ سے غافل ہونے پر) اس کا نام غافلوں میں نہ لکھا جائے

2785 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، (متن حدیث): اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَيَنْتَهِيَنَّ قَوْمٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں آپ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی:

''یا تو لوگ جمعے کو ترک کرنے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ لوگ غافلین میں شامل ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ اِتْيَانَ الْجُمُعَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّهَاوُنِ بِهَا عِنْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دل پر مہر لگا دینے کا تذکرہ' جو جمعہ کی ادائیگی کو کم تر سمجھتے ہوئے تیسری مرتبہ اس کے لئے نہیں آتا

2785- إسناده صحيح على شرط مسلم: أبو سلام: هو ممطور الأسود الحبشي. وأخرجه أحمد "1/239" و"2/84" من طريق يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/335" من طريق عبد الصمد، عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد "1/254" من طريق أبان العطار عن يحيى، به. . . . . . . ولفظ أحمد: "وليكتبن" بدل: "وليكونن." وأخرجه مسلم "865" في الجمعة: باب التغليظ في ترك الجمعة، والبغوي "1054" من طريق زيد بن سلام أنه سمع أبا سلام قال: حدثني الحكم بن ميناء أن عبد الله بن عمر وأبا هريرة حدثاه ... وأخرجه النسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن الحضرمي بن لاحق، عن زيد، عن أبي سلام، عن الحكم بن ميناء أنه سمع ابن عباس وابن عمر يحدثان.

www.islamicurdubooks.com

2786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ اِمْلاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ اَبِى الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جمعے کو کم تر سمجھتے ہوئے اسے تین مرتبہ ترک کردے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ، وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ لِلْجُمُعَةِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا

اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے طریقے کا تذکرہ' جو جمعہ کے لئے نہ آنے والے شخص کے دل پر لگتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيْهَا، وَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ فِيْهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِى ذَكَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى

2786- " إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وهو فى مسند أبى يعلى عن أمية بـن بسطام، عن يزيد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/424"، وأبو داوٗد "1052" فى الصلاة: باب التشديد فى ترك الجمة، والترمذى "500" فى الصلاة: باب ما جاء فى ترك الجمعة من غير عذر، والنسائى "3/88" فى الجمعة: باب التشديد فى التخلف عن الجمعة، والدارمى "1/369"، والبيهقى "3/172" و "247"، والحاكم "3/624" من طرق عن محمد بن عمرو بن علقمة، بهٰذا الإسناد. وحسنه الترمذى، والبغوى، وصححه ابن خزيمة "1857" و "1858" والحاكم "1/280" ووتفقه الذهبى . وفى الباب عن جابر عند أحمد "3/332"، وابن ماجه "1126"، وصححه البصيرى فى "مصباح الزجاجه"، والحاكم ."1/292"

2787- إسناده قوى. ابن عجلان: أخرجه له مسلم فى المتابعات، وهو صدوق، وباقى السند رجاله ثقات رجال مسلم. أبو صالح: هو ذكوان السمان . وأخرجه الترمذى "3334" فى التفسير: باب ومن سورة (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) .... للمطففين، والنسائى فى "عمل اليوم والليلة" "418"، وفى التفسير من "الكبرى." كما فى "تحفة الأشراف" "9/443"، من طريق الليث، بهٰذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد "2/297"، وابن ماجه "4244" فى الزهد: باب ذكر الذنوب، وابن جرير الطبرى فى "جامع البيان" "30/98"، والحاكم "2/517" ـ وصححه ووافقه الذهبى ـ من طرق عن ابن عجلان، به، بلفظ: "إن المؤمن إذا أذنب، كانت نكتة سوداء فى قلبه." وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" "6/325"، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردوية، والبيهقى فى "شعب الإيمان."

www.islamicurdubooks.com

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کرلے اور توبہ کرلے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے البتہ اگر وہ دوبارہ یہی غلطی کرتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر وہ غلطی دوبارہ کرتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک (وہ سیاہی) اس کے اندر غالب آ جاتی ہے یہ وہ ران (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اس وجہ سے جو وہ کماتے ہیں''۔

2788 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ وَبَرَةَ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُجَيْفٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِينَارٍ

✿✿ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اگر وہ بے تاب نہ ہو تو نصف دینار کرنا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الْمَنْدُوبَ اِلَيْهِ، اِنَّمَا اُمِرَ لِمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، دُونَ مَنْ يَّكُونُ مَعْذُورًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم مستحب ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کرتا ہے یہ اس کے لئے نہیں ہے جو معذور ہو

2789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ،

2788– إسناده ضعيف. قدامة بن وبرة لم يرو عنه غير قتادة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عثمان الدارمي عن ابن معين أنه ثقة. وقال ابوحاتم عن أحمد: لا يعرف. وقال مسلم: قيل لأحمد: يصح حديث سمرة "من ترك الجمعة"؟ فقال: قدامة يرويه لا نعرفه. وقال البخاري لم يصح سماعه من سمرة. وقال ابن خزيمة في "صحيحه" "3/177": وليست أعرف قدامة بعدالة ولا جرح، وقال الذهبي في "الميزان": لا يعرف. وباقي رجاله ثقات على شرطهما. همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي. وأخرجه أحمد "5/14"، وابن خزيمة "1861" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وزاد ابن خزيمة: "من غير عذر." .... وأخرجه أبو داوُد "1053" في الصلاة: باب كفارة من ترك الجمعة، والنسائي "3/89" في الجمعة: باب كفارة من ترك الجمعة من غير عذر، وابن خزيمة "1861" من طريق همام، به، وصححه الحاكم "1/280"، ووافقه الذهبي!! وأخرجه أبو داوُد "1054"، والحاكم "1/280" من طريق أيوب "وقد تحرف في "المستدرك" إلى أيوب بن العلاء" عن قتادة، عن قدامة بن وبرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من فاته الجمعة من غير عذر فاليتصدق بدرهم أو نصف درهم أو صاع حنطة أو نصف صاع" وهو مرسل.

www.islamicurdubooks.com

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کر دے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے اگر وہ دستیاب نہ ہو تو نصف دینار کرنا چاہئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَطِّي الْمَرْءِ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْ قَصْدِهٖ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن نماز کیلئے آتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگی جائیں

2790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَّتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن منبر کے پہلو پر بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تم دیر سے آئے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِطَالَةِ الصَّلَاةِ، وَقَصْرِ الْخُطْبَةِ فِي الْاَعْيَادِ وَالْجُمُعَاتِ

عید اور جمعہ کے موقع پر نماز کو طویل ادا کرنے اور خطبے کو مختصر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ،
(متن حدیث): خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ

2790- إسناده حسن على شرط مسلم. أبو الزاهرية: هو حدير الحضرمي الحمصي. وأخرجه النسائي "3/103" في الجمعة: باب النهي عن تخطي رقاب الناس والإمام على المنبر يوم الجمعة، من طريق ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/190"، وأبو داوُد "1118" في الصلاة: باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة، وابن خزيمة "1811" من طريق معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية قال: كنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، فجاء رجل يتخطى رقاب الناس، فقال عبد الله بن بسر: جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: "اجلس فقد آذيت." واللفظ لأبي داوُد. وصححه الحاكم "1/288"، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند ابن ماجه "1115" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في النهي عن تخطي الناس يوم الجمعة، ولا بأس بإسناده في الشواهد.

www.islamicurdubooks.com

وَاَوجَزتَ، فَلَوْ كُنتَ تَنَفَّسْتَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے مختصر اور بلیغ خطبہ دیا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: اے ابویقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے اگر آپ مزید (خطبہ) دیتے (تو مناسب ہوتا) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''آدمی کا نماز کو طویل ادا کرنا اور خطبے کو مختصر دینا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے' تو تم لوگ نماز کو طویل ادا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو کیونکہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ يَّتَحَوَّلَ عَنْ مَكَانِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ

جمعہ کے دن مسجد میں اونگھنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے

2792 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2791- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي. وهو في "مسند أبي يعلى" "1642" وأخرجه مسلم "869" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/263"، والدارمي "1/365"، وابن خزيمة "1782" من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، به. وسقط من المطبوع من سنن الدارمي "عن أبيه." وأخرجه أبو داوُد "1106" في الصلاة: باب إقصار الخطب، وأبويعلى "1618" و "1621" من طريق العلاء بن صالح، عن عدي بن ثابت، عن أبي راشد، قال: خطبنا عمار بن ياسر فتجوّز في الخطبة، فقال: "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نطيل الخطبة" واللفظ لأبي يعلى. وصححه الحاكم "1/289"، ووافقه الذهبي. مع أن أبا راشد لم يوثقه غير ابن حبان، ولم يرو عنه غير عدي بن ثابت، ومثله حسن الحديث في الشواهد والمتابعات.

2792- إسناده قوي، وقد صرّح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد "2/135" فانتفت شبهة تدليسه. وقول الشيخ ناصر في "صحيحته" "469": وقد عنعنه في جميع الطرق عنه فيه ما فيه. وأخرجه أحمد "2/22" و "32"، وأبو داوُد "119" في الصلاة: باب الرجل ينعس والإمام يخطب، والترمذي "526 في الصلاة: باب ما جاء فيمن نعس يوم الجمعة أنه يتحول من مجلسه، والبغوي "1087"، وابن خزيمة "1819"، والبيهقي "3/237"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم "1/291" ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقي "3/237" أيضا من طريق محمد بن عبد الرحمٰن المحاربي، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن نافع به. وله شاهد من حديث سمرة بن جندب عند البزار "636" والبيهقي "3/237" - "238" وفي سنده إسماعيل بن مسلم المكي، وهو ضعيف.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِیْ مَجْلِسِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کے دن کسی شخص کو اپنی جگہ پر بیٹھے اونگھ آجائے' تو اسے دوسری جگہ چلے جانا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ اللَّغْوِ عِنْدَ خِطْبَةِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران لغو حرکت کے ارتکاب سے اجتناب کرے

2793 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے امام کے خطبے کے دوران اپنے ساتھی کو یہ کہا' تم خاموش رہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

ذِكْرُ نَفْيِ حُضُوْرِ الْجُمُعَةِ عَمَّنْ حَضَرَهَا، اِذَا لَغَا عِنْدَ الْخُطْبَةِ

ایسے شخص کے جمعہ میں حاضر ہونے کی نفی کا تذکرہ' جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن خطبے کے وقت لغو حرکت کرتا ہے

2794 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّیُّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

2793- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1805" من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/518" من طريق يونس، به. وأخرجه البخارى "934" فى الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب، ومسلم "851" فى الجمعة: باب فى الإنصات يوم الجمعة فى الخطبة، والترمذى "512" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائى "3/103"- "104"، "104" فى الجمعة: باب الإنصات للخطبة يوم الجمعة، والدارمى "1/364"، وأحمد "2/272" و"393" و "396" من طرق عن الزهرى، به . وأخرجه مالك "1/103"، ومن طريقه الشافعى "404"، وأحمد "2/485"، والدارمى "1/364"، والبغوى "1080" عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد "2/244"، ومسلم "851"، وابن خزيمة "1806"، والشافعى "405" من طريق سفيان بن عيينة، عن أبى الزناد به. وأخرجه ابن خزيمة "1804" من طريق سهيل، عن أبيه، عن أبى هريرة، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "إذا تكلمت يوم الجمعة فقد لغوت وألغيت" يعنى والإمام يخطب. وانظر الحديث رقم "2795".

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ - اَوْ كَلَّمَهُ عَنْ شَيْءٍ -، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا مَوْجِدَةٌ، فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اُبَيُّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ قَالَ: بِمَ؟ قَالَ: تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَدَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَيٌّ، اَطِعْ اُبَيًّا.

هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْاَعْلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: یا ان سے کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سمجھے' شاید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کسی بات پر ناراض ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی! کیا وجہ ہے' تم نے مجھے جواب نہیں دیا' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمارے ساتھ جمعے میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دینے کے دوران تم نے کلام کیا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ابی نے ٹھیک کہا ہے تم ابی کی بات مان لو۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کو اپنے بھائی کو یہ کہنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ ''تم خاموش رہو''

2795 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَا.

2794– إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكي، ويعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعري. وهو في "مسند أبي يعلى" "1799" و "1800" وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" "2/185" وقال: رواه أبو يعلى، والطبراني في "الأوسط" بنحوه، وفي "الكبير" باختصار، ورجال أبي يعلى ثقات.

www.islamicurdubooks.com

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِى ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے تم خاموش رہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْخُطْبَةَ الْمُتَعَرِّيَةَ عَنِ الشَّهَادَةِ بِالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شہادت کے بغیر خطبہ کو کٹے ہوئے ہاتھ سے تشبیہ دینا

2796 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِىَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو اس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِىْ خُطْبَتِهٖ اِذَا خَطَبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی وحدانیت (کے اعتراف والے کلمات) کو ترک کر دے

2795- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "5414" و "5416" من الطريقين. وأخرجه من طريق مالك الشامي "403"، وأحمد "2/485"، وأبو داوُد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والدارمي "1/464". وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق الآتي. 2 هو في "المصنف" "5415" وعنه أخرجه أحمد "2/272"، وابن خزيمة "1805". وأخرجه أحمد "2/272"، ومسلم "851" في الجمعة: باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة، وابن خزيمة "1805" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، به. وأخرجه مسلم "851"، والنسائي "3/104" من طريق عقيل، عن ابن شهاب، به. إلا أنه جاء فيه: "عبد الله بن إبراهيم بن قارظ." وكلاهما صحيح، فإنه يقال لإبراهيم بن عبد الله: عبد الله بن إبراهيم، وقد وهم من زعم أنهما اثنان. وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق السابق.

2796- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد "2/302" و "343"، وأبو داوُد "4841" في الأدب: باب في الخطبة، والبخاري في "التاريخ الكبير" "7/229"، وأبو نعيم في "الحلية" "9/43"، من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1106" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، من طريق محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب، به. وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب.

www.islamicurdubooks.com

2797 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُلُّ خِطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کلمہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو اس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

2798 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا، فَقَدْ غَوٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اس نے یہ کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برا خطیب ہے تم یہ کہو' جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ عِنْدَ قِرَائَتِهِ السَّجْدَةَ فِيْ خُطْبَتِهِ، اَنْ يَّتْرُكَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ يَعُوْدَ اِلٰى مَا فِيْ خُطْبَتِهِ

خطبہ دینے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خطبہ کے دوران جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت نہ کرے اور پھر وہ اپنے خطبے کی طرف لوٹ جائے

2799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ

2797– إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

2798– إسناده صحيح . محمد بن إسماعيل الأحمسي: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير تميم بن طرفة، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد "4/256"، ومسلم "870" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد ولفظهما: "بئس الخطيب أنت." وأخرجه أبو داود "1099" في الصلاة: باب الرجل يخطب على قوس، و "4981" في الأدب: ما بعد باب: لا يقال: خبثت نفسي، والحاكم "1/289" من طريق يحيى عن سفيان، به. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد "4/379"، والنسائي "6/90" في النكاح: باب ما يكره من الخطبة، والطحاوي في "مشكل الآثار" "4/296" من طريق عبد الرحمن.

www.islamicurdubooks.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ ص، فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰی، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ، وَلٰكِنِّیْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُّمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ، فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ: قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۃ ص کی تلاوت کی جب آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اسے دوسری مرتبہ تلاوت کیا جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے' لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے' تم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو' تو آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے ''استعدادتم (یعنی تم ایسا کرنے کے لیے مستعد ہو)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ اَنْ يُكَلِّمَ فِیْ خُطْبَتِهٖ مَنْ اَحَبَّ عِنْدَ حَاجَةٍ تَبْدُوْ لَهٗ

خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ضرورت کے پیش آنے کے وقت جس شخص کے ساتھ چاہے اپنے خطبے کے دوران بات چیت کر سکتا ہے

2800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ قَيْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، فَقَامَ فِی الشَّمْسِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَحَوَّلَ اِلَی الظِّلِّ

❀❀ قیس بن ابوحازم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے والد (مسجد میں) آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے (میرے والد) دھوپ میں کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا' وہ سائے میں آ جائیں۔

2799– إسناده صحيح. شعيب: هو شعيب بن الليث بن سعد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1795" ومن طريق ابن خزيمة أخرجه الدارقطني "1/408" وأخرجه الحاكم "1/284" - "285" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، به وصححه ووافقه الذهبي. وقد تقدم برقم "2765"

2800– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "3/426"، وأبو داوٗد "4822" في الأدب: باب في الجلوس بين الظل والشمس، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/426" - "427"، والحاكم "4/271" من طريق عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطْبَةِ الَّتِي يَخْطُبُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا

خطبے کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی ضرورت پیش آنے پر دیتا ہے

2801 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ؟ قَالَ: كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح خطبہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے خطبہ دیتے تھے' پھر آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُطْبَةَ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَصِيرَةً قَصِدَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خطبے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ مختصر ہو

2802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

2801– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد، "5/87" و "101"، وابن ماجه "1105" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، والطيالسي "757"، من طريق شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/90"، وأبوداوُد "1095" في الصلاة: باب الخطبة قائما، من طريق أبي عوانة، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب السكوت في القعدة بين الخطبتين، من طريق إسرائيل، كلاهما عن سماك، به بلفظ: "رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم، ثم يقوم فيخطب خطبة أخرى على منبره، فمن حدثك أنه يراه يخطب قاعدا فلا تصدقه." واللفظ لأحمد. وأخرجه أحمد "5/90"، ومسلم "862" في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، وأبو داوُد "1093"، والبيهقي "3/197" من طريق أبي خيثمة، عن سماك. وأخرجه أحمد "5/93" من طريق شريك، عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/91" و"92" و"93" و"94" و"95" من طريق زائدة، عن سماك.

2802– إسناده حسن. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه الترمذي "507" في الصلاة: باب ما جاء في قصد الخطبة، والنسائي "3/191" في العيدين: باب القصد في الخطبة. من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "866" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، والدارمي "1/365"، والترمذي "507"، وأحمد "5/94"، من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/106" من طريق سفيان، ومسلم "866" من طريق زكريا، كلاهما عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/107" من طريق تميم بن طرفة، عن جابر بن سمرة. وانظر الحديث رقم 2801"و "2803"، فإن هٰذا الحديث سيأتي ضمنهما من طريق سفيان، وزائدة وعمرو بن أبي قيس، وشريك.

www.islamicurdubooks.com

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (نہ زیادہ مختصر ہوتے تھے نہ زیادہ طویل ہوتے تھے)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُوْلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ جُلُوْسِهٖ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کیا پڑھا کرتے تھے

2803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، فَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دیتے تھے پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے آپ (خطبے کے دوران) اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی آیات) تلاوت کرتے تھے اور لوگوں کی وعظ و نصیحت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنْ تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اگر وعظ کے وقت آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے

2804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ

2803- إسناد حسن. ابن أبي زائدة: هو زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد "5/87" و"88" و"93" و"98" و"100" و"102" و"107"، وأبو داوُد "1101" في الصلاة: باب الرجل يخطب في قوس، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها و "3/92" في العيدين: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها، وابن ماجه "1106" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، من طرق عن سفيان عن سماك، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائماثم يجلس ثم يقوم ويقرأ آيات ويذكر الله عز وجل وكانت خطبته قصدا وصلاته قصدا." وأخرجه أحمد "5/94"، ومسلم "862"، وأبوداوُد "1094"، والدارمي "1/366" من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به بلفظ: "كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما، يقرأ القرآن ويذكر الناس." وأخرجه أحمد "5/99" - "100" من طريق شريك عن سماك، عن جابر بن سمرة قال: من حدثك أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قاعدا قط فلا تصدقه، قد رأيته أكثر من مئة مرة، فرأيته يخطب قائما ثم يجلس فلا يتكلم بشيء، ثم يقوم فيخطب خطبته الأخرى، قلت: كيف كانت خطبته؟ قال: كانت قصدا، كلام يعظ به الناس، ويقرأ آيات من كتاب الله تعالى. وأخرجه الحاكم "1/286" من طريق عمرو بن أبي قيس، عن سماك، به بأطول مما هنا، وصححه ووافقه الذهبي. وانظر الحديثين السابقين "2801" و "2802".

www.islamicurdubooks.com

الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ، ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ يَرَاهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور خود کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جہنم سے بچو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو اگر یہ بھی نہیں ملتی تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا نَزَلَ الْمِنْبَرَ يُرِيدُ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِبَعْضِ رَعِيَّتِهِ فِي حَاجَةٍ يَّقْضِيهَا لَهُ، ثُمَّ يُقِيمُ الصَّلَاةَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز قائم کرنے کے لیے منبر سے نیچے اتر آئے

تو اپنے رعایا میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد وہ نماز ادا کرے گا

2804– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وخيثمة: هو ابن عبد الرحمٰن بن أبي سبرة الجعفي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/191" من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/110"، ومسلم "1016" "68" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، عن أبي معاوية، والبخاري "6540" في الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، من طريق حفص بن غياث، و "7512" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، من طريق عيسى بن يونس، والطبراني "17/192" من طريق فضيل بن عياض، و "17/193" من طريق أسباط بن محمد، وأبو نعيم في "الحلية" "7/129" من طريق سفيان. وأخرجه الطيالسي "1035"، والبخاري "6023" في الأدب، بابطيب الكلام، و "6563" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "1016 "68" أيضا، والنسائي "5/75" في الزكاة: باب القليل من الصدقة، والدامي "1/390"، والطبراني في "الكبير" "17/194"، والبيهقي في "السنن" "4/176"، والبغوي في "شرح السنة" "1640" من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1038"، وأحمد "4/256" و"377"، والبخاري "6539" في الرقاق، و7443" في التوحيد: باب وجوه يومئذ ناضرة، و "7512" أيضا، ومسلم "1016" "67"، والترمذي "2415 في القيامة، وابن ماجه "185" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجاهلية، و "1843" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني في "الكبير" "17/184" و"185" و"186" و"187" و"188" و"189" و"190"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/124"، والبغوي في "شرح السنة" "1638"، من طرق عن الأعمش، عن خيثمة، بهٰذا الإسناد. ليس بين الأعمش وخيثمة عمرو بن مرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/195" من طريق شعبة، عن منصور، عن خيثمة، به وأخرجه أحمد "4/258" و"379" من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن ابن معقل، عن عدى. وتقدم برقم "473" من طريق شعبة، عن محل بن خليفة، عن عدى، به، وسبق تخريجه من هٰذا الطريق هناك، فانظره.

www.islamicurdubooks.com

2805 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَشَيْبَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيَجِيءُ اِنْسَانٌ، فَيُكَلِّمُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَيَقُوْمُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ایک شخص آیا اور اپنے کسی کام کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنے لگا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی حاجت مکمل کر لی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَائَةِ لِلْمَرْءِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

2806 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اِذْ كَانَ بِالْعِرَاقِ، يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، (اِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُوْنَ) (المنافقون: 1) ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ

❁❁ امام جعفر صادق رحمہ اللہ اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب عراق میں تھے' تو وہ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

2805- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن فروخ الحبطي فإنه من رجال مسلم . وأخرجه الطيالسي "2043"، وأحمد "3/119"، وأبوداؤد "1120" في الصلاة: باب الإمام يتكلم بعدما ينزل من المنبر، والترمذي "517" في الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر، وابن ماجه "1117" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد الإمام عن المنبر، من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم "1/290" ووافقه الذهبي.

2806- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/429" - "430"، ومسلم "877" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وأبوداؤد "1124" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والترمذي "519" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1118" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1843"، والبغوي "1088" من طرق عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرے

2807 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَاُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرے

2808 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

2807- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ضمرة بن سعيد المازني فمن رجال مسلم . وهو في "الموطأ" "1/111" في الجمعة: باب القراء ة في صلاة الجمعة، ومن طريقه أخرجه أحمد "4/270" و"277"، والدارمي "1/367-368"، وأبو داوُد "1123" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراء ة في صلاة الجمعة، والبغوي ."1089" وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1119" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1845" من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1846" من طريق ابن أبي أويس، عن ضمرة، به. وانظر الحديث رقم "2821" و."2822"

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْقَيْلُوْلَةِ لِلْمُنْصَرِفِ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَهَا

جمعہ پڑھ کر واپس جانے والے کے لیے جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2809 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْجُمُعَةَ، ثُمَّ نَرْجِعُ، فَنَقِيْلُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے' پھر ہم واپس جا کر قیلولہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

2808- إسناده صحيح، ورجاله رجال الصحيح غير زيد بن عقبة الفزاري، وهو ثقة روى له: أبو داوُد، والترمذي، والنسائي. وأخرجه أبو داوُد "1125" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، من طريق مسدَد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/13" من طريق يحيى بن سعيدن به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/203" - "204" وقال: رواه أحمد، والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد ثقات. وأخرجه النسائي "3/111" - "112" في الجمعة: باب القراء ة في صلاة الجمعة بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)، وابن خزيمة "1847"، والطبراني في "الكبير" "7/6779" من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد "5/14"، والطبراني "7/6774" و6776" و"6777"، والبيهقي "3/294" من طريق معبد بن خالد، به. و"6775".

2809- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه البخاري "905" في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، و "940" باب القائلة بعد الجمعة، والبيهقي "3/241" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نبكر إلى الجمعة ثم نقيل." وأخرجه ابن ماجه "1102" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في وقت الجمعة، وابن خزيمة "1877" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نجمع مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثم نرجع فنقيل" وإسناده صحيح كما قال البوصيري في "الزوائد" ورقة "72". وفي الباب عن سهل بن سعد عند البخاري "939" و"941" و"2349" و"5403" و"6248" و"6279"، ومسلم "859"، وأبي داوُد "1086"، والترمذي "525"، وأحمد "3/433" و "5/336"، وابن ماجه "1099"، والبيهقي "3/241".

2810- إسناده صحيح. عبد الله بن محمد بن يحيي: ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الخطيب في "تاريخه" "10/80": كان ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ الْعِيدَيْنِ

باب عیدین کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَثَانِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن قربانی کا دن اوراس کے بعد والا دن ہے

2811 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَيَوْمُ الْقَرِّ

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل دن قربانی کا دن ہے اوراس سے اگلا دن ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطْعَمَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ، وَيُؤَخِّرُ ذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى انْصِرَافِهِ مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالے اور قربانی کے دن کھانے کو اس وقت تک موخر کرے جب تک وہ عیدگاہ سے واپس نہیں آجاتا

2812 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ

2811- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد "4/350" وتحرف فيه "لحي" إلى "نجي" والنسائي في المناسك من "الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" "6/405" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "4/221"، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داؤد "1765" في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، من طريق ثور، به.

www.islamicurdubooks.com

النَّحْرِ حَتّٰی یَنْحَرَ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے دن اس وقت تک (گھر سے) تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور قربانی کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک قربانی نہیں کر لیتے تھے۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْلُهٗ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَی الْمُصَلّٰی، تَمْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کھجوریں کھائے

2813 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ عَلٰی تَمَرَاتٍ، ثُمَّ یَغْدُوْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (عیدالفطر) کے دن کھجوریں کھا کر پھر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْلُهُ التَّمْرَ یَوْمَ الْعِیْدِ وِتْرًا، لَا شَفْعًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھائے جفت تعداد میں نہیں

2814 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، یَقُوْلُ:

2812- إسناده حسن. ثواب بن عتبة: وثقة ابن معين، وقال أبو داوٗد: ليس به بأس، وقد تابعه عليه عقبة بن عبد الله الأصم الرفاعي، وهو ضعيف عند أحمد "5/352" - "353"، والدارمي "1/375"، وباقي السند من رجال الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه أحمد "5/352" و "360"، والترمذي "542" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارقطني "2/45"، وابن ماجه "1756" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، والبغوي "1104"، وابن خزيمة "1426" والحاكم "1/294"، من طريق ثواب بن عتبة، بهٰذا الإسناد.

2813- رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة ابن إسحاق، ويشهد له حديث أنس الآتي. وأخرجه الترمذي "543" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارمي "1/375"، وابن خزيمة "1428"، والحاكم "1/294" من طريق هشيم، بهٰذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ فِطْرٍ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک تین یا پانچ یا سات کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَالِفَ الطَّرِيْقَ مِنْ ذَهَابِهٖ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ، وَرُجُوْعِهٖ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عید کے دن عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کرے

2815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو واپسی پر اس

2814- إسناده حسن . عتبة بن حميد: مختلف فيه. قال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف في "الثقات"، وضعفه أحمد، وقال الذهبي في "الميزان": شيخ المؤلف في "الثقات" وضعف، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات . وزهير: هو زهير بن معاوية بن حديج . وأخرجه الحاكم "1/294" من طريق مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وزاد في لفظه: "أو أقل من ذلك أو أكثر من ذلك وترا." وأخرجه أحمد "3/126"، و"232"، والبخاري "953" في العيدين: ...... باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، وابن ماجه "1754" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، وابن خزيمة "1429"، والدارقطني "2/45"، والبغوي "1105"، من طرق عن عبيد الله تحرف في أحمد "3/232" إلى عُبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم. لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات" واللفظ للبخاري.

2815- إسناده حسن. على بن معبد هو ابن نوح المصري ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان وإن احتج به البخاري، وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديث الإفك، فيه شيء من جهة حفظه . وهو في "صحيح ابن خزيمة " "1468"، وتحرف فيه "علي بن معبد" إلى "علي بن سعيد." وأخرجه أحمد "2/238"، والبغوي "1108"، والبيهقي "3/308"، من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم "1/296"، ووافقه الذهبي .... وأخرجه الترمذي "541" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد في طريق ورجوعه من طريق آخر، والدارمي "1/378"، والبيهقي "3/308"، من طريق محمد بن الصلت عن فليح، نه. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة حديث حسن غريب . وأخرجه ابن ماجه "1301 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره، والبيهقي "3/308" من طريق أبي تميلة، عن فليح، به.

www.islamicurdubooks.com

سے مختلف راستے سے آتے تھے جس سے آپ گئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْأَبْكَارِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ اَنْ يَّشْهَدْنَ اَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ

کنواری، پردہ دار اور حیض والی خواتین کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہوں

2816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَهُنَّ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْاَضْحٰى، - يَعْنِيْ: اَبْكَارَ الْعَوَاتِقِ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ -، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِحْدَاهُنَّ لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَتُلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

❀❀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم عیدالفطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن خواتین کو بھی ساتھ لے جائیں یعنی کنواری لڑکیوں کو بھی اور پردہ دار خواتین کو بھی اور حیض والی خواتین کو بھی۔

(سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی بہن کی اپنی چادر میں سے اسے بھی اوڑھا دے۔

2816- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وحفصة: هي بنت سيرين. وأخرجه ابن ماجه "1307" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وفيه: "فلتلبسها أختها من جلبابها" وأخرجه أحمد "5/84"، والدارمي "1/377"، ومسلم "890" في صلاة العيدين: باب ذكر إباحة خروج النساء في العيدين إلى المصلى وشهود الخطبة، من طريق هشام بن حسان، به. .... وأخرجه أحمد "5/84"، والبخاري "324" في الحيض: باب شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلى، و"980" في العيدين: باب إذا لم يكن لها جلباب في العيد، و"1652" في الحج: باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، والنسائي "3/180" في صلاة العيدين: باب خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين، من طريق أيوب عن حفصة، به. وأخرجه البخاري "971" في العيدين: باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1138" في الصلاة: باب خروج النساء في العيد، من طريق عاصم الأحول، عن حفصة، به. وأخرجه أبو داوُد "1137" من طريق أيوب، عن حفصة، عن امرأة تحدثه، عن امرأة أخرى. وأخرجه أحمد "5/85"، والبخاري "351" في الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلى، و"981" باب اعتزال الحيض المصلى، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1136" و"1137"، والنسائي "3/180" - "181" باب اعتزال الحيض مصلى الناس، وابن ماجه "1308" من طريق محمد بن سيرين، عن أم عطية. وأخرجه أحمد "5/85"، وأبو داوُد "1139" من طريق إسماعيل بن عبد الرحمن بن عطية، عن جدته أم عطية.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحُيَّضَ اِذَا شَهِدْنَ اَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ يَجِبُ اَنْ يَّكُنَّ نَاحِيَةً مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی خواتین جب مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہونگی تو ان کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ عیدگاہ کے کونے میں رہیں

2817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُخْرِجُ الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَاَمَّا الْحُيَّضُ، فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُعِرْهَا جِلْبَابَهَا

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کنواری لڑکیوں اور پردہ دار خواتین اور حیض والی خواتین کو بھی (عیدگاہ کی طرف) لے جاتے تھے جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے وہ نماز سے الگ رہتی تھیں وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔ کسی خاتون نے عرض کی: اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دوسری عورت اسے اپنی چادر دیدے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتْرُكَ النَّافِلَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عیدین کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز کو ترک کر دے

2818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحٰى - فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

2817- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى الواسطي: روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: كان من المتقنين في الروايات، ووثقه الحافظ في "اللسان" "2/484" - "485"، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "540" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، عن أحمد بن منيع، عن هشيم، وابن الجارود "257" عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس، كلاهما عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "539"، ومن طريقه البغوي "1110" عن أحمد بن منيع، حدثنا هشيم، حدثنا منصور بن زاذان، عن ابن سيرين، عن أم عطية، وقال: حديث أم عطية حديث حسن صحيح. وانظر ما قبله.

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر یا شاید عیدالاضحیٰ کے دن تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے نماز مکمل کی آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلاةَ الْعِيدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بِلا اَذَانٍ، وَلا اِقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین کی نماز کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ اذان اور اقامت کے بغیر ہو

2819 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عید کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ ادا کی ہے وہ کسی اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَقْرَاُ الْمَرْءُ فِي صَلاةِ الْعِيدَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو عیدین کی نماز میں کیا تلاوت کرنی چاہیے؟

2820 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى؟ قَالَ:

2818- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد "1/340"، وابن أبي شيبة "2/177"، والبخاري "964" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، و "989" باب الصلاة قبل العيد وبعدها، و "1431" في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، و "5881" في اللباس: باب القلائد والسخاب للنساء، و "5883" باب القرط للنساء، ومسلم "884" "13" في العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها في المصلى، والطيالسي "2637"، وابن الجارود في "المنتقى" "261"، وأبو داوُد "1159" في الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العيد، والترمذي "537" في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها، والنسائي "3/193" في العيدين: باب الصلاة قبل العيدين وبعدها، والدارمي "1/376" و "378"، وابن ماجه "1291" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها، والبغوي "1109" من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2823" و "2824"

2819- إسناده حسن على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة "2/178" وأخرجه مسلم "887" في العيدين، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/91"، ومسلم "887"، وأبو داوُد "1148" في الصلاة: باب ترك الأذان في العيد، والترمذي "532" في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، والبغوي "1100" من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/98" من طريق أسباط، عن سماك، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ لکہف اور سورہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْرَاَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عیدین اور جمعہ ایک دن آجائیں تو وہ ان دونوں میں اسی سورۃ کی تلاوت کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2821 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2820- رجاله رجال الصحيح، إلا أن عبيد الله بن عبد الله ـ وهو ابن عتبة بن مسعود ـ لم يدرك عمر، لكن الحديث صحيح بلا شك، فقد صرح باتصاله في رواية مسلم "891" من طريق فليح بن سليمان، عن ضمرة بن سعيد، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ أبي واقد، قال: سألني عمر. قال النووي في شرح مسلم "6/181": هذه متصلة، فإنه أدرك أبا واقد بلا شك وسمعه بلا خلاف. وهو في "الموطأ" "1/180" في العيدين: باب ما جاء في التكبير والقراءة في صلاة العيدين، ومن طريقه: أخرجه الشافعي في "الأم" "1/210"، وأحمد "5/217" ـ "218"، ومسلم "891" في العيدين: باب ما يقرأ به في صلاة العيدين، والترمذي "534" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داؤد "1154" في الصلاة: ما يقرأ في الأضحى والفطر، والبغوي "1107". وأخرجه النسائي "3/183" ـ "184" في العيدين: باب القراءة في العيدين ب (ق) و (اقْتَرَبَتِ)، وابن ماجه "1282" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، والترمذي "535"، من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهٰذا الإسناد. بلفظ: "خرج عمر رضى الله عنه يوم عيد، فسأل أبا واقد الليثي: بأى شيء كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في هٰذا اليوم؟ فقال: بـ (ق) و (اقْتَرَبَتِ)."

2821- إسناده قوى على شرط مسلم وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، والترمذي "533" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داؤد "1122" في الصلاة: ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/184" في العيدين: باب القراءة فِي الْعِيدَيْنِ بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)، والبغوي "1091" من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وزادوا: وربما اجتمعا في يوم واحد فقرأ بهما. وأخرجه أحمد "4/273" من طريق عفان، عن أبي عوانة، به وفيه: "وقد قال أبو عوانة: وربما اجتمع عيدان في يوم." وأخرجه أحمد "4/271"، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة، والبغوي "1090" من طريق شعبة، وأحمد "4/276"، وابن ماجه "1281"، والدارمي "1/368" و"376" ـ "377" من طريق سفيان، كلاهما عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه سقطت من المطبوع من "مسند أحمد" عن حبيب، عن النعمان. وأخرجه أبو حنيفة في "مسنده" ص "288" من طريق إبراهيم، به. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "265" من طريق شعبة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر به. وفيه الباب: عن سمرة بن جندب عند أحمد "5/7"، وابن أبي شيبة "2/176". وسنده صحيح. وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة "2/177"، وابن ماجه "1283"، وأحمد "1/243" ولا بأس بسنده في الشواهد. وعن أنس بن مالك عند ابن أبي شيبة "2/177"، والطيالسي "2046" وعند الطيالسي (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) بدل (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى)، وسنده ضعيف.

www.islamicurdubooks.com

اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ ابْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ: بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ بِمَا وَصَفْنَا فِي الْعِيْدَيْنِ، وَالْجُمُعَةِ مَعًا اِذَا اجْتَمَعَتَا فِيْ يَوْمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جائیں تو وہ (انہی سورتوں کی) تلاوت کرے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، فَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ، قَرَاَ بِهِمَا جَمِيْعًا فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جمعے کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آ جاتے تو جمعہ اور عید دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عید کی نماز کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے پہلے ادا کی جائے

2823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ

2822– إسناده قوى كسابقه. وجرير: هو جرير بن عبد الحميد بن قرط الضبى. وأخرجه مسلم "878"، وابن أبى شيبة "2/141" - "142" من طريق جرير، بهٰذا الإسناد.

2823– إسناده صحيح على شرط البخارى. سفيان: هو الثورى. وأخرجه البخارى "977" فى العيدين: باب العلم الذى بالمصلى، من طريق مسدَد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخارى "863" فى الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور، والنسائى "3/192" - "193" فى العيدين: باب موعظة الإمام النساء بعد الفراغ من الخطبة وحثهن على الصدقة، من طريق عمرو بن على، عن يحيى، به. وأخرجه أحمد "1/368"، والبخارى "5249" فى النكاح: باب (وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ)، و"7325" فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، و"975" مختصرا فى العيدين: باب خروج الصبيان إلى المصلى، وابن أبى شيبة "2/170"، وأبو داوُد "1146" فى الصلاة: باب ترك الأذان فى العيد، وابن الجارود من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "1/354" من طريق الحجاج، عن عبد الرحمٰن بن عابس به. وانظر الحديث رقم 2818

www.islamicurdubooks.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقِيلَ لَهُ: اَشَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مَعَهُ مِنَ الصِّغَرِ، خَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَاَيْتُهُنَّ يَرْمِينَ بِاَيْدِيهِنَّ، وَيَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ

عبدالرحمٰن بن عابس بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل نہ ہوتا تو کم سن ہونے کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہو پاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ کثیر بن صلت کے گھر کے پاس موجود نشان تک آئے وہاں آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے خواتین کو وعظ و نصیحت کی آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو میں نے خواتین کو دیکھا' وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے صدقے کی چیزیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُطْبَةَ فِي الْعِيدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین میں خطبہ کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز کے بعد ہو اس سے پہلے نہ ہو

2824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ عَطَاءٌ، اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فِي اَصْحَابِهِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ،

2824– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وابن كثير: هو محمد العبدي. وأخرجه أبو داوُد "1142" في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "1/286"، والبخاري "98" في العلم: باب عظة الإمام للنساء وتعليمهن، وأبو داوُد "1142" من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد "1/220"، ومسلم "884" في صلاة العيدين، والنسائي "3/184" في العيدين: باب الخطبة في العيدين بعد الصلاة وفي العلم من "الكبرى" كما في التحفة "5/79"، والبغوي "1102"، وابن ماجه "1273" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "1449" في الزكاة: باب العرض في الزكاة، ومسلم "884" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "884"، وأبو داوُد "1144" من طريق حماد بن زيد، وأبو داوُد "1143" من طريق عبد الوارث، أربعتهم عن أيوب، به. وأخرجه بأطول مما هنا البخاري "979" في العيدين: باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، ومسلم "884"

www.islamicurdubooks.com

فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ عید الفطر کے دن تشریف لے گئے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو انہوں نے صدقہ ڈالنا شروع کیا۔

ذِكْرُ جَوَازِ خُطْبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الرَّوَاحِلِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

بعض صورتوں میں سواری پر سوار ہو کر آدمی کے خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ يَوْمَ الْعِيدِ عَلٰى رجليه*

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن اپنے پاؤں پر (یعنی زمین پر) کھڑا ہو کر خطبہ دیا۔

ذِكْرُ اسْتِوَاءِ الْعِيدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يَكُوْنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نماز کے حوالے سے دونوں عیدوں کا حکم اس حوالے سے برابر ہے کہ ان دونوں کی نماز خطبے سے پہلے ہوگی

2826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي شَيْخٍ، بِكَفْرِ تُوثَا مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰى، ثُمَّ يَخْطُبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر خطبہ دیتے تھے۔

2825- إسناده صحيح على شرط مسلم . وعياض بن عبد الله: هو عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي السرح القرشي . وهو في "مسند أبي يعلى " "1182" وقال الهيثمي في "المجمع" "2/205": رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن خزيمة "1445" من طريق سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد.

2826- إسناده قوى، ميمون بن الأصبغ: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد "2/92"، وابن خزيمة "1443" من طريق حماد بن مسعدة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1443" من طريق عبد الوهاب الثقفي عن عبيد الله، به . بلفظ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يخطب بعد الصلاة ." وأخرجه البخاري "957" في العيدين: باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة، من طرق أنس، عن عبيد الله به . وأخرجه البخاري "963" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، ومسلم "888" في الصلاة العيدين، والترمذي "531" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة، والنسائي "3/183" في العيدين: باب صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه "1276"

www.islamicurdubooks.com

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازکسوف کا بیان

2827 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَادْعُوا وَصَلُّوا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ یہ اس دن کی بات ہے (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: یہ گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی دونشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا کسی کے جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائیں۔

2828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2827– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه البخاري "1060" في الكسوف: باب الدعاء في في الخسوف، و "6199" في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء، والطبراني "201014" من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/249"، ومسلم "915" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة السوفي "الصلاة جامعة"، والطبراني "20/1015" و"1016" من طرق عن زياد، به.

2828– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/109"، والبخاري "1042" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و"3201" في بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، ومسلم "914" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، والنسائي 3/125"-"126 في الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند كسوف الشمس، والطبراني "12/13095"، والدارقطني "2/65" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اُرِيْدَ بِهٖ اَحَدُهُمَا، لِاَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' (آپ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن ہو۔ تو بھی نماز ادا کی جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ جب ان دونوں کو ایک ہی وقت میں گرہن ہو' تو اس وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔

2829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ *، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا انْكَسَفَ اَحَدُهُمَا، فَافْزَعُوْا اِلَى الْمَسَاجِدِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ، فَاَطْلَقَ هٰذَا الْمَقْصُوْدَ عَلٰى سَبَبِهٖ وَهُوَ الْمَسَاجِدُ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ تَتَّصِلُ فِيْهَا لَا اَنَّ الْمَسَاجِدَ يُسْتَغْنٰى بِحُضُوْرِهَا عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ دُوْنَ الصَّلَاةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کی اقتداء میں ہم بھی کھڑے ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو تم مساجد کی طرف آؤ (یعنی نماز کسوف ادا کرو)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہی مقصود ہے تو یہاں مقصود کو اس کے سبب پر مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ مساجد ہیں۔ کیونکہ نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے ایسا نہیں ہے کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت صرف مسجد میں آ جانا کافی ہوگا۔ جبکہ نماز ادا نہ کی جائے۔

2829- رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، وابن فضيل -وهو محمد- سمع منه بعد الاختلاط. وأخرجه أحمد 2/159" مطولًا من ابن فقضيل، بهذا الإسناد. وانرظ الحديث رقم "2838" 3 فى هامش "الإحسان": "تنسك خ." 4 تحرفت فى "الإحسان" إلى: "لأ"

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْآيَاتِ

نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے طریقے کا تذکرہ

2830 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : يُرِيْدُ بِهِ اَنَّ صَلَاةَ الْآيَاتِ يَجِبُ اَنْ تُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ، وَسَجْدَتَانِ ، وَتَفْسِيْرُهُ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''نشانی ظاہر ہونے پر ادا کی جانے والی نماز میں چھ رکوع ہوں گے اور چار سجدے ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نشانیاں ظاہر ہونے کے وقت ادا کی جانے والی نماز میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے۔ جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کرے۔ اور دو سجدے کرے۔

اس کی وضاحت عبدالملک بن ابوسلیمان کی عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نمازکسوف کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے

2831 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا، بِدِمَشْقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا تھا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا

2830- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم "902" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/130" في الكسوف: نوع آخر من صلاة الكسوف، وابن خزيمة، "1382"، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ست ركعات في أربع سجدات، قلت لمعاذ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لا شك ولا مرية." وأخرجه ابن خزيمة "1382" من طريق ابن أبي عدي، عن هشام، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "11/486" من طريق وكيع ويحيى بن سعيد، عن هشام، به موقوفًا على عائشة. وأخرجه مسلم "902"، والنسائي "3/129"-"130"، وابن خزيمة عمير يقول: حدثني من أصدق حسبته يريد عائشة أن الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قيامًا شديدًا، يقوم قائمًا ثم يركع، ثم يقوم، ثم يركع ثم يقوم ثم يركع، ركعتين في ثلاث ركعات وأربع سجدات ....

www.islamicurdubooks.com

کرتے ہوئے دورکعات میں چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے تھے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازکسوف کی اس نوعیت کی کیفیت کا تذکرہ

2832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ

2831- رجاله رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان القرشي، فهو صدوق كما في "التقريب." والوليد: هو ابن مسلم القرشي مدلس وقد عنعن، ولكن تابعه محد بن الوليد البزبيدى عند مسلم، ورواه مسلم "901" "5" عن الوليد، أخبرنا عبد الرحمٰن بن نمر، عن ابن شهاب، لكن قال فيه: عن عروة عن عائشة. وأخرجه النسائى "3/129" فى الكسوف: باب نوع آخر من صلاة الكسوف، من طريق عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى "10/10645" من طريق صفوان بن صالح، عن الوليد، به . . . . . . وأخرجه مسلم "902" فى الكسوف، باب صلاة الكسوف من طريق محمد بن مهران، والنسائى "3/129" من طريق عمرو بن عثمان، كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمٰن بن نمر، عن الزهرى، به . وأخرجه مسلم "902" من طريق محمد بن الوليد الزبيدى، عنالزهرى، به . وأخرجه البخارى "1046" فى الكسوف: باب خطبة الإمام فى الكسوف، وأبو داوٗد "1181" فى الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والدارقطنى "2/63" من طريقين عن ابن شهاب الزهرى، به . وأخرجه أحمد "1/216" من طريق خصيف عن مقسم عن ابن عباس.

2832- إسناده صحيح على شرط الشيخين.وهو فى "الموطأ" 1/186"-"187 فى صلاة الكسوف: باب العمل فى صلاة الكسوف:، ومن طريقه أحمد "1/198" و358"-"359، والبخارى "1052" فى النكاح: باب كفران العشير، ومسلم "907" فى الكسوف: باب ما عرض عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى صَلَاةِ الْكُسُوْفِ من مر الجنة والنار، والنسائى 3/146 "3"-"148 فى الكسوف: قدر القراء ة فى صلاة الكسوف، والبغوى ."1140"وأخرجه مختصرًا البخارى "29" فى الإيمان: باب كفران العشير، و"431" فى الصلاة: باب من صلى وقدامه تنور أو نار أو شىء مما يعبد فأراد به اللّٰه، و "748" فى الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام فى الصلاة، و "3202" فى بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، وأبو داوٗد "1189" فى الصلاة: باب القراء ة فى صلاة الكسوف، والدارمى "1/360"، من طرق عن مالك، به.تنبيه: وقع فى رواية اللؤلؤى فى سنن أبى داوٗد: "عن أبى هريرة." بدل "ابن عباس"، وهو غلط نبه عليه المزى فى "تحفة الأشراف"، وابن حجرفى "الفتح" ."2/540"وأخرجه مطولًا: مسلم "907" من طريق حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم، به.انظر الحديث رقم ."2853"

www.islamicurdubooks.com

ذٰلِكَ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ -، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنْوَاعُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ سَنَذْكُرُهَا فِيْمَا بَعْدُ بِالتَّفْصِيْلِ فِي الْقِسْمِ الْخَامِسِ فِيْ نَوْعِ الْاَفْعَالِ الَّتِيْ هِيَ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَيَسَّرَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جو تقریباً سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ رکوع میں گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے نماز ختم کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا' آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے لئے بڑھے تھے' پھر ہم نے آپ کو دیکھا' آپ پیچھے ہٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا حاصل کرنے لگا اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج کی طرح کا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے دیکھا' جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ ان کا کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک بھلائی کرتے رہو اور پھر اسے تمہاری طرف سے ناگوار صورتحال دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کسوف کے مختلف قسموں کا تعلق ہم عنقریب تفصیل کے ساتھ پانچویں قسم میں افعال سے تعلق رکھنے والی نوع میں کریں گے جو افعال مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں' اگر اللہ نے چاہا اور یہ آسان کیا۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اِنَّمَا اَمَرَ بِهَا اِلٰى اَنْ تَنْجَلِيَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج اور چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اس وقت تک ادا کیا جائے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا

2833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: خَبَّرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم ان میں سے کسی کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کوئی نیا فیصلہ دیدے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ، اَوِ الْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ:

2833- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحسن: هو الحسن بن أبى الحسن بن يسار البصرى. وقال الدارقطنى: إنه لم يسمع من أبى بكرة، وتعقبه العلائى فى "جامع التحصيل" ص:"196: بأن له عنه فى صحيح البخارى عدة أحاديث منها: قصة الكسوف، ومنها: حديث "زادك الله حرصًا ولا تعد" وإن لم يكن فيها التصريح بالسماع، فالبخارى لا يكتفى بمجرد إمكان اللقاء كما كما تقدم، وغاية ما اعتل به الدارقطنى، أن الحسن روى أحاديث عن الأحنف بن قيس، عن أبى بكرة، وذلك لا يمنع من سماعه منه ما أخرجه البخارى. وأخرجه النسائى 3/126"-"127 فى الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلى، من طريق هشيم عن يونس، بهذا الإسناد، وليس فيه "أو يحدث الله أمرا."وأخرجه الدارقطنى "2/64" من طريق حميد عن الحسن عن أبى بكرة قال: كسفت الشمس فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: "إن الشمس والقمر آيتان" الحديث. وقال فيه: ولكن الله إذا تجلى لشىء من خلقه حشع له، فإذا كسف واحد منهما فصلوا وادعوا."وانظر الحديث رقم"2834" و"2835" و"2837"

2834- رجاله ثقات، إلا أن مبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن. وأخرجه مختصرًا النسائى "3/127" من طريق أشعث عن الحسن عن أبى بكرة. وانظر الحديث "2833" و"2835" و"2837"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوْسًا فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيهَا، حَتّٰى انْجَلَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَادْعُوا: اَرَادَ بِهٖ فَصَلُّوا، اِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الصَّلَاةَ دُعَاءً

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے سورج گرہن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہوئے آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی ابھی آپ نماز ادا کر ہی رہے تھے' اسی دوران گرہن ختم ہو گیا۔ یہ گرہن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے موقع پر ہوا تھا اس لئے کچھ لوگوں نے یہ کہا' ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ دعا مانگو'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ عرب بعض اوقات نماز کے لیے لفظ دعا استعمال کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَادْعُوْا اَرَادَ بِهٖ فَصَلُّوْا عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ''تم لوگ دعا مانگو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم نماز ادا کرو جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2835- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "5/37"، والبخاري "1040" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و"1048" باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يخوف الله عباده بالكسوف"، و"1062" و"1063" باب الصلاة في كسوف القمر، و"5785" في اللباس "باب من جر إزاره من غير خيلاء"، والنسائي "3/124" في الكسوف: باب كسوف الشمس والقمر، و"3/146" ما قبل باب قدر القراءة في صلاة الكسوف، و3/152"-"153 باب الأمر بالدعاء في الكسوف، وابن خزيمة 137 من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

عَجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَرَ اِزَارَهُ - اَوْ ثَوْبَهُ - وَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنْهَا، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ ابْنُهُ تُوُفِّيَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، اَرَادَ بِهٖ تُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کے عالم میں مسجد کے اندر تشریف لے گئے آپ اپنے تہبند کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) آپ اپنے کپڑے کو گھسیٹ رہے تھے لوگ بھی آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو سورج گرہن ختم ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم ان میں سے کوئی چیز (یعنی کسی کو گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں۔ جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جس طرح تم لوگ نماز کسوف میں دو رکعات ادا کرتے ہو۔ جس میں چار رکوع اور چار سجدے ہوتے ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کے حکم کے ہمراہ دعا مانگنے اور استغفار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

2836- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو اسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وبريد: هو بريد بن عبيد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري. وأخرجه البخاري "1059" في الكسوف: باب الذكر في الكسوف، ومسلم "912" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، من طريق محمد بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "912" من طريق عبد الله بن براد، والنسائي 3/153"-"154 في الكسوف: باب الأمر بالاستغفار في الكسوف، وابن خزيمة "1371" من طريق موسى بن عبد الرحمن المسروقي، كلاهما عن أبي أسامة، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، خَشِينَا اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ، وَرُكُوْعٍ، وَسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهِ، وَدُعَائِهِ، وَاسْتِغْفَارِهِ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا تو آپ گھبرا کر کھڑے ہوئے ہمیں یہ اندیشہ ہوا قیامت آنے والی ہے آپ مسجد میں تشریف لائے آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے طویل قیام رکوع اور سجدے والی نماز ادا کی میں نے آپ کو کسی نماز میں اتنا طویل قیام رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''بیشک یہ نشانیاں ہے' جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نمودار نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے' تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے' تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اس سے دعا مانگنے اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف جاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف کا حکم دیگر نمازوں کی مانند ہے

2837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّاجِرُ الْمَرْوَزِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِي بَكْرَةَ: رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ اَرَادَ بِهِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ فِي الْكُسُوْفِ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں دو رکعات ادا کی تھیں' جو تمہاری نماز کی مانند تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''تمہاری نماز کی مانند دو رکعات'' اس سے ان کی مراد یہ

2837– رجاله ثقات غير عبد الكريم بن عبد الله السكرى لم أقف له على ترجمة . أشعث: هو أشعث بن عبد الملك الحمراني .وأخرجه النسائي 1/334 "-"335 من طريق خالج بن الحارث، عن أشعث، بهذا الإسناد .وقال الذهبي: إسناده حسن، وما هو على شرط واحد منهما.وانظر "28833" و"2834" و."2835"

www.islamicurdubooks.com

ہے جس طرح تم لوگ نمازِ کسوف ادا کرتے ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ يُكْتَفٰى بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الصَّلَاةِ، اِذَا صَلّٰى كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے)

کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کی بجائے صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کرنا چاہئے جب آدمی دیگر تمام نمازوں کی طرح اسے ادا کرے

2838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَجَعَلَ يَتَضَرَّعُ، وَيَبْكِي، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ، وَاَنَا فِيْهِمْ، اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا انْكَسَفَا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ قِطْفًا مِنْ قُطُوْفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ تَغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ، رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ، قَالَ: فَرَاَيْتُ فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ كَانَتْ حَبَسَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، فَرَاَيْتُهَا كُلَّمَا اَدْبَرَتْ نُهِشَتْ فِي النَّارِ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَا دَعْدَعٍ، يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِقَضِيْبَيْنِ ذِيْ شُعْبَتَيْنِ، وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ، فَرَاَيْتُهُ فِي النَّارِ عَلٰى مِحْجَنِهِ مُتَوَكِّئًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2838- صحيح . وجرير- وإن كان سمع من عطاء بعد الاختلاط- رواع عنه سفيان وحماد وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط. وأرجه ابن خزيمة "1389" و"1392" من طريق يوسف بن موسى، عن جرير، بهٰذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/159، من طريق ابن فضيل، والنسائى 3/137"-"139 فى الكسوف: باب نوع اٰخر، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، وابن خزيمة 1393، والحاكم "1/329" من طريق سفيان الثورى، وأبو داوٗد "1194" فى الصلاة: باب من قال: يركع ركعتين، من طريق حماد. أربعتهم عن عطاء بن السائب، به .وأخرجه ابن خزيمة "1393"، والحاكم 1/329 من طرق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثورى. عن يعلي بن عطاء ، عن أبيه، عن ابن عمرو، وقال الحاكم: غريب صحيح، ووافقه الذهبى.وانظر الحديث رقم . 2829

www.islamicurdubooks.com

نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں پھر آپ رکوع میں چلے گئے' تو یوں محسوس ہوا' آپ سر کو اٹھائیں گے ہی نہیں پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور گریہ وزاری شروع کی اور رونا شروع کیا آپ یہ فرما رہے تھے۔

''اے میرے پروردگار کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو سورج روشن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں' تو اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کا کوئی گچھا حاصل کر سکتا تھا اور میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا کیا' تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو انہیں اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس میں ایک سیاہ فام حمیری عورت کو دیکھا جو بلی کی مالک تھی اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی' اس نے اسے چھوڑا بھی نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی' تو میں نے اس عورت کو دیکھا' وہ جب بھی آتی تھی اس کے چہرے کو نوچ لیا جاتا تھا میں نے جہنم میں (دعدع قبیلے سے تعلق رکھنے والے) اس شخص کو بھی دیکھا جو اللہ کے رسول کے قربانی کے دو جانوروں کا نگران تھا اسے دو کناروں والی دو ڈنڈیوں کے ذریعے جہنم میں ڈالا جا رہا تھا میں نے لاٹھی والے شخص کو بھی دیکھا میں نے اسے جہنم مین دیکھا' وہ اپنی لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْكُسُوْفِ

نماز کے اس طریقے کا تذکرہ جسکے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ گرہن کے موقع پر اسے ادا کیا جائے

2839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، بِحِمْصَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِصُغْدَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى اَرْبَعَ

2839- تقدم تخريجه برقم "2831".

www.islamicurdubooks.com

رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا' اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف کی اس کیفیت کا تذکرہ

2840 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَتْهُ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْهَا، فَقَالَتْ: اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّاسَ لَيُفْتَنُوْنَ فِي الْقَبْرِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذٌ بِاللّٰهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا النِّسَاءُ، وَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ ضَحْوَةً، فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، وَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: فِيْمَا يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون ان کے پاس آئیں اور بولی اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے نجات عطا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے

2840– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مالك "1/187"–"188" في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريقه أخرجه: البخاري "1049" و"1050" في الكسوف: باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف، و "1055" و"1056" باب صلاة الكسوف في المسجد، والبغوي "1141"، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/133"–"134" في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/53"، والنسائي "3/134"–"135" من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه مسلم "903" في الكسوف: باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، من طريق سليمان بن بلال، والدارمي "1/359" من طريق حماد بن زيد، ومسلم "903"، وابن خزيمة "1378" و"1390" ثلاثتهم من طريق سفيان، به. وأخرجه من هذه الطريق مختصرًا البخاري "1064" باب: الركعة الأولى في الكسوف أطول. وانظر "2841" و"2842"، و"2845" و."2446"

www.islamicurdubooks.com

گئے اسی دوران سورج گرہن ہوگیا تو ہم لوگ حجرے کی طرف آئے خواتین ہمارے پاس اکٹھی ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہ چاشت کے وقت کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اسے ادا کیا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اسی دوران سورج روشن ہوگیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرلی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کے دوران یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''لوگ اپنی قبروں میں ایسی آزمائش میں مبتلا ہوں گے جو دجال کی آزمائش جیسی ہوگی۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ غَيْرَ السُّوْرَةِ الَّتِيْ قَرَاَهَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس سورۃ کے علاوہ (کسی دوسری) سورت کی تلاوت کرے جسے اس نے پہلی رکعت میں تلاوت کیا تھا

2841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ طَوِيْلَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهَا رَكَعَ ثَانِيَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَقَرَاَ اَيْضًا بِسُوْرَةٍ، وَقَامَ دُوْنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ دُوْنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ

2841- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله: هو ابن المبارك، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخاري "1212" في العمل في الصلاة: باب إذا انفلتت الدابة في الصلاة، من طريق محمد بن مقاتل، عن عبد الله، بهذا الإسناد .... وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي 3/130"-"132 في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، والدارقطني مختصرًا "2/63"، وأبو داؤد "1180" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق محمد بن سلمة المرادي، ومسلم "901" من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن عبد الله بن وهب، عن يونس، به. وأخرجه البخاري مختصرًا "4624" في التفسير: باب (مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ) من طريق حسان بن إبراهيم عن يونس، به. وانظر الحديث رقم "2840" و"2842" و"2845" و. "2846"

www.islamicurdubooks.com

اَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَاَيْتُمُونِي تَاَخَّرْتُ، وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سورت کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قیام جتنا طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور دوسری سورۃ کی تلاوت شروع کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بھی ایک سورۃ کی تلاوت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا' تو یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگوں سے جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ میں نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اور میں نے یہ چاہا' میں جنت کا ایک گچھا حاصل کروں یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے جہنم کو بھی دیکھا' اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو نگل رہا ہے یہ اس وقت ہوا تھا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا میں نے (جہنم میں) عمرو بن لحی کو بھی دیکھا یہ وہ شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور دینے کا آغاز کیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْكُسُوفِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَلَيْهِ اَنْ يُخْتِمَ صَلَاتَهُ بِالتَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو تشہد پڑھ کر اور سلام پھیر کر ختم کرے گا

2842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ:

2842- عمرو بن عثمان: صدوق، روى له أبو داؤد والنسائى وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه النسائى "3/127" فى الكسوف: باب الأمر بالنداء لصلاة الكسوف، وأبو داؤد "1190" فى الصلاة: باب ينادى فيها الصلاة، والدارقطنى "2/62"-"63 من طريق عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد مختصرًا . واخرجه البخارى 1065 "-"1066 فى الكسوف: باب الجهر بالقراء ة فى الكسوف، والبغوى "1146" من طريق الوليد بن مسلم، به مختصرًا . وأخرجه مسلم "901" فى الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائى "3/132" من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعى . وأخرجه البخارى "1046" فى الكسوف: باب خطبة الإمام فى الكسوف، وابن ماجه "1263" فى إقامة الصلاة: باب ما جاء فى صلاة الكسوف، والبغوى "1143"، وابن خزيمة "1387" من طريق يونس بن يزيد، والبخارى "1046" و"1047" باب هل صفة الشمس والقمر، من طريق عقيل، والبخارى "1058" فى الكسوف: باب لا تنكسف الشمس لموت أ؛ د ولا لحياته، وأحمد "6/168"، وابن خزيمة "1398"، والترمذى "561" من طريق معمر، وأحمد "6/76" من طريق سليمان بن كثير، و "6/87" من طريق شعيب، وابن خزيمة "1379" من طريق سفيان بن حسين، ستتهم عن الزهرى، به. وبعضها مختصر. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2845" و. "2846"

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، وَهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا وَهُوَ اَدْنٰى مِنْ رُكُوْعِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ، فَقَرَاَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِيْ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَقَامَ فِيْهِمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِنْ خُسِفَ بِهِمَا اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: وَاللّٰهِ مَا صَنَعَ هٰذَا اَخُوْكَ عَبْدُ اللّٰهِ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَمَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اَجَلْ، كَذٰلِكَ صَنَعَ، وَاَخْطَاَ السُّنَّةَ

❀❀ عبدالرحمٰن بن نمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زہری سے نماز کسوف کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں بتایا' عروہ بن زبیر نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے یہ اعلان کیا باجماعت نماز ہونے لگی ہے لوگ اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام جتنا تھا یا شاید اس سے کچھ زیادہ لمبا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدے کیے لیکن یہ رکوع سے کچھ کم تھے یا شاید کچھ طویل تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کی اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی لیکن یہ دوسرے قیام کی پہلی قرأت

سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر سر کو اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا لیکن یہ پہلے والے سجدوں سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اگر ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو اللہ (کے ذکر) اور نماز کی طرف آؤ''

زہری کہتے ہیں میں نے عروہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح نہیں کیا تھا جب وہ مدینہ منورہ میں تھے اور سورج گرہن ہوا تھا انہوں نے صرف دو رکعات ادا کی تھیں جو صبح کی نماز کی مانند ہوتی ہیں' تو عروہ نے کہا: جی ہاں انہوں نے اسی طرح کیا تھا انہوں نے سنت کے برخلاف کیا تھا۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِي مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کی دوسری قسم کا تذکرہ

2843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ، فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَامَ فِيْهِنَّ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' تو یہ تین رکوع ہو گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ رکوع کیا آپ ﷺ نے ان کے درمیان جو قیام کیا تھا وہ پہلے والے قیام سے کم ہوتا تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

2843- إسناده صحيح على شرط مسلم. انظر ما بعده.

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا النَّوْعَ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ يَجِبُ اَنْ يُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ سِتِّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف کی اس قسم کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے جس میں چھ مرتبہ رکوع کرے اور چار مرتبہ سجدہ کرے

2844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ، فَاَطَالَ الْقِرَائَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَائَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ اَضَائَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا یہ اس دن کی بات ہے' جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے) کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ہمراہ نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کیا' اور طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا

2844- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1386" وأخرجه أحمد "3/217"-"218"، ومن طريقه أبو داوُد "1178" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "904" "10" في الكسوف: باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، من طريق عبد الله بن نمير، عن عبد الملك به. وأخرجه أحمد "3/374" و"382"، ومسلم "904"، وأبو عوانہ 2/372"-"373"، وأبو داوُد "179"، والنسائي "3/136" باب نوع آخر، والطيالسي "1754"، وابن خزيمة "1380" و"1381"، والبيهقي "3/324" من طرق عن هشام الدستوائي، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله. وفيه: فكانت أربع ركعات وأربع سجدات.

www.islamicurdubooks.com

جو اتنا ہی لمبا تھا جتنا آپ ﷺ نے قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا اور قرأت شروع کر دی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا جو آپ ﷺ کی اس (دوسری) قرأت جتنا تھا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر قرأت کی جو دوسری قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تقریباً اتنا ہی لمبا رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی جس میں تین مرتبہ رکوع کیا جو سجدے میں جانے سے پہلے تھا اس میں سے ہر ایک رکوع اپنے سے پہلے والے رکوع سے کم تھا البتہ آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نماز کے دوران پیچھے بھی ہٹے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی پیچھے ہٹ گئیں' پھر آپ ﷺ آگے بڑھے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی آگے بڑھ گئیں جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُكْثِرُ مِنَ التَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ الصَّدَقَةِ اِذَا اَرَادَ الصَّلَاةَ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صدقہ کرنے کے ہمراہ

اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعتراف کثرت کے ساتھ کرے جب وہ سورج گرہن یا چاند گرہن کے لیے نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2845 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُولٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا

2845– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1/86" في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1044" باب الصدقة في الكسوف، ومسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132"–"133" باب نوع آخر منه عن عائشة، وأبو داود "1191" في الصلاة: باب الصدقة فيها، والدارمي "1/360"، والبغوي "1142". ولفظ أبي داود والدارمي مختصر. وأخرجه أحمد "6/164" من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "1395" من طريق محمد بن بشر، والبخاري "1058" من طريق معمر، ثلاثتهم عن هشام، بهذا الإسناد. وليس في البخاري الجزء الأخير من الحديث. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2842" و"2846".

www.islamicurdubooks.com

وَتَصَدَّقُوا وَقَالَ: يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِىَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِىَ اُمَّتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا' اور طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا' تو طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جس طرح پہلی رکعت ادا کی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس کی کبریائی بیان کرو صدقہ وخیرات کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا اَرَادَ بِهٖ فَصَلُّوْا اِذِ الصَّلَاةُ تُسَمّٰى دُعَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (اس کی کبریائی بیان کرو) اور صدقہ وخیرات کرو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نماز کے لیے بھی لفظ دعا استعمال کیا جاتا ہے

2846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ،

2846- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مكرر ما قبله، وانظر "2840" و"2841" و"2842".

www.islamicurdubooks.com

فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَاطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَانْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوا وَكَبِّرُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے جھک گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدہ کے لئے جھک گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا۔

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو، صدقہ و خیرات کرو (اور اللہ تعالیٰ کی) کبریائی کا اعتراف کرو۔

اے محمد کی امت! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاسْتِغْفَارُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ سورج یا چاند کو گرہن کی حالت میں دیکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

2847 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَ:

2847- إسناده صحيح. موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1371". وقد تقدم "2836".

www.islamicurdubooks.com

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتَ الَّتِیْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِكْرِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِكْرِهٖ: يُرِيْدُ بِهٖ اِلٰی صَلَاةِ الْكُسُوْفِ لِاَنَّ الصَّلَاةَ تُسَمّٰی ذِكْرًا، اَوْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ، فَسَمَّی الصَّلَاةَ ذِكْرًا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ نشانیاں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے' تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف آؤ''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اس کے ذکر کی طرف آؤ'' اس سے آپ کی مراد نماز کسوف ہے کیونکہ نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوتا ہے یا پھر یہ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس لیے نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا ابْتَدَاَ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَصَلّٰی بَعْضَهَا، ثُمَّ انْجَلَتْ، عَلَيْهِ اَنْ يُتِمَّ بَاقِیْ صَلَاتِهٖ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ لَا كَصَلَاةِ الْكُسُوْفِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی شخص نماز کسوف کا آغاز کرے

اور اس کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور پھر سورج روشن ہو جائے تب اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ انہیں نماز کسوف کی طرح (طویل تر کر کے) ادا کرے

2848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2848- إسناده صحيح على شرط مسلم . والجريرى: هو سعيد بن إياس الجريرى، وسماع عبد الأعلى بن عبد الأعلى منه قديم، وهو فى "مصنف ابن أبى شيبة" 2/469"؛ وقدتحرف فيه "حيان" إلى "حسان." وأخرجه مسلم "913" فى الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة" من طريق أبى بكر بن أبى شيبة، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "913"، وأبو داوٗد "1195" فى الصلاة: باب من قال يركع ركعتين، من طريق بشر بن المفضل، ومسلم "913"، والحاكم "1/329" من طريق سالم بن نوح، وأحمد "5/61" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، والنسائى 3/124"-"125 فى الكسوف: باب التسبيح والتكبير والدعاء عند كسوف الشمس، من طريق وهيب، أربعتهم عن الجريرى. وقوله: "فنبذتها" أى: ألقيت سهامى من يدى وطرحتهن. وقوله: "حسر" أى: كشف وازيل ما بها.

www.islamicurdubooks.com

الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، عَنْ حَیَّانَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرْمِی بِاَسْهُمٍ بِالْمَدِینَةِ، اِذْ خَسَفَتْ فَنَبَذْتُهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ مَا یُحَدِّثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ: فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَائِمٌ فِی الصَّلَاةِ رَافِعٌ یَدَیْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ یُسَبِّحُ، وَیَحْمَدُ، وَیُكَبِّرُ، وَیُهَلِّلُ، وَیَدْعُو، حَتّٰی حَسَرَ، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تیراندازی کررہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہوگیا میں نے تیرایک طرف رکھے میں نے سوچا: اللہ کی قسم! آج میں اس بات کا ضرور جائزہ لوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے بارے میں کیا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ الحمد اللہ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھ رہے تھے دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ جب گرہن ختم ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسورتوں کی تلاوت کی پھر دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّیْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ اَنْ یَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهٖ فِیْهَا

نمازی کے لیے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّیَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَهٗ اَنْ یَّجْهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِیْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف ادا کرنے والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اس میں' بلند آواز میں قرأت کرے

2850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ:

2849- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب الجهر بالقراء ة في صلاة الكسوف، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1065" في الكسوف: باب الجهر بالقراء ة في الكسوف، ومسلم "901" باب صلاة الكسوف، والبغوي "1146" من طريق محمد بن مهران، عن الوليد، به. وأخرجه أحمد "6/65" من طريق عقيل بن خالد، وأبو داوٗد "188" في الصلاة: باب القراء ة في صلاة الكسوف، من طريق الأوزاعي، والترمذي "563" في الصلاة: باب ما جاء فيصفة القراء ة في الكسوف، من طريق سفيان بن حسين، ثلاثتهم عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا' اور چار سجدے کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2851 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ:
(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کسوف کے موقع پر نماز پڑھائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ سَمُرَةَ لَمْ يَسْمَعْ قِرَائَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ، لِاَنَّهُ كَانَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت نہیں سنی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پیچھے کے لوگوں میں شامل تھے' جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی

2852 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2850- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2851- إسناده ضعيف. ثعلبة بن عباد: لم يرو عنه غير الأسود بن قيس وذكره ابن المديني في المجاهيل، وكذا قال ابن حزم وابن القطان والذهبي، ومع ذلك فقد صحح حديثه الترمذي، وذكره المؤلف في "ثقاته." وأخرجه أحمد "5/19"، وابن ماجه "1264" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب ترك الجهر فيها بالقراءة، والطبراني "7/6796"، من طريق أبي نعيم، والطبراني "6797" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "5/23" من طريق سلام بن أبي مطيع، عن الأسود به. وانظر الحديث رقم "2852" و"2856".

www.islamicurdubooks.com

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ رُمْحَيْنِ - اَوْ ثَلَاثَةٍ - فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي اُمَّتِهِ، حَدِيثًا قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا هُوَ بَارِزٌ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ: فَتَقَدَّمَ، فَصَلّٰى بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ سَجَدَ كَاَطْوَلِ مَا سَجَدْنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ قَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَلَّمَ

❁❁ ثعلبہ بن عباد عبدی کے بارے میں یہ بات منقول ہے‘ وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں موجود تھے‘ تو انہوں نے اپنے خطبے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نشانے بازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج دو نیزوں جتنا یا شاید تین نیزوں جتنا ہو گیا دیکھنے والے کو افق سیاہ محسوس ہونے لگا (یعنی سورج گرہن ہو گیا) تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد کی طرف آئے وہاں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی جو سب سے طویل نماز تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑھائی تھی لیکن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا جو سب سے طویل سجدہ تھا جو ہم نے کسی بھی نماز میں کیا تھا لیکن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنے کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں بیٹھنے کے ساتھ ہی سورج روشن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ، اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف میں

2852- إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة. وأخرجه الحاكم 1/329 "-"331، والبيهقي "3/339" من طريق الفضل بن دكين أبي نعيم، بهٰذا الإسناد مطولاً، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وهٰذا خطأ منهما رحمهما الله، فإن ثعلبة بن عباد لم يخرج له الشيخان ولا أحدهم، ثم هو مجهول، وقد فطن لذلك الإمام الذهبي في مكان آخر من المستدرك، فقد أخرجه الحاكم قطعة، من الحديث "1/334"، وصححه على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: ثعلبة مجهول وما أخرجا له شيئًا. وأخرجه أبو داؤد "1184" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والنسائي 3/140 "-"141 في الكسوف، من طريق زهير به، وسيرد عند المصنف برقم "2856" بأطول مما هنا وقال ابن خزيمة "2/327".

www.islamicurdubooks.com

بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيتُ الْجَنَّةَ -. فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا جو سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو''

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے (آگے ہوئے تھے) پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ پیچھے ہٹے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت دیکھا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا پکڑنے کی کوشش کی اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج جیسا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں

2853- إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم "2832".

www.islamicurdubooks.com

دیکھا میں نے دیکھا' اس میں اکثریت خواتین کی تھی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی وجہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں' اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک اچھائی کرتے رہو پھر اسے تمہاری طرف سے کوئی ناگوار صورت حال دیکھنی پڑے تو وہ یہ ہی کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے کبھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّتَبَرَّكَ بِرُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ فَيُحْدِثُ لِلّٰهِ تَوْبَةً اَوْ يُقَدِّمُ لِنَفْسِهِ طَاعَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر گھٹنوں کے بل جھک جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نئے سرے سے توبہ کرے اور اپنے آپ کو فرمانبرداری کیلئے تیار کرے

2854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَرَى الْاٰيَاتِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَاتٍ، وَاَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ طَاوُسٍ هٰذَا الْخَبَرَ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ هٰذَا النَّحْوَ، لِاَنَّا لَا نَحْتَجُّ بِحَنَشٍ وَاَمْثَالِهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَكَذٰلِكَ اَغْضَيْنَا عَنْ اِمْلَائِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (ظاہر ہونے والی) نشانیوں کو برکت کا نشان سمجھتے تھے جبکہ تم انہیں خوف دلانے والی چیز سمجھتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حبیب بن ابوثابت نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے تھے۔ چار سجدے کیے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حبیب نے طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف اس طرح ادا کی تھی وہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ ہم حنش اور اس جیسے راویوں کی احادیث سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کی املاء کروائی ہوئی روایت سے بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔

2854- إسناده قوي على شرط مسلم . سفيان: هو الثوري، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: وهو ابن قيس بن عبد الله النخعي. وأخرجه أحمد "2/396" من طريق معاوية بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد "2/460"، والبخاري "3579" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والدارمي 1/14"-"15 من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم، به.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر غلام آزاد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ
یہ اس کے لیے ہے جو اس کی قدرت رکھتا ہو

2855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (کے بعد والے خطبے) کے دوران غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ لِمَوْتِ الْعُظَمَاءِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ گرہن زمین پر بسنے والے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے

2856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ يَوْمًا خَطِيبًا فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهِ، حَدِيثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ قِيدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى

2855- إسناده صحيح على شرط الشيخين . معاوية بن عمرو: هو ابن المهلب الأزدي المعني. وزائدة: هو زائدة بن قدامة الثقفي. وأخرجه أبو داوُد "1192" في الصلاة: باب العتق فيها من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/331"، وأحمد "6/345" من طريق معاوية بن عمرو، به. وأخرجه البخارى "2519" في العتق: باب ما يستحب من العتاقة في الكسوف أو الآيات، والحاكم "1/331"، والبغوى "1147" من طريق موسى بن مسعود، والبخارى "1054" في الكسوف: باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، من طريق ربيع بن يحيى، كلاهما عن زائدة، به . وأخرجه الدارمي "1/360" من طريق موسى بن مسعود، عن زائدة، عن هشام، عن أسماء . وأخرجه البخارى "2520"، وأحمد "6/345" من طريق عثام بن على، والدارمي "1/360"، والحاكم "1/331-332" من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن هشام، به.

2856- إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة، وقد تقدم الحديث بأخصر مما هنا برقم "2851" و."2852" وأخرجه الطبراني "6798" من طريق حجاج بن المنهال، ويحيى الحماني، عنأبي عوانة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1397" من طريق أبي نعيم، عن الأسود، بهز وأخرجه أحمد "5/16"، والحاكم "1/329-331"، والطبراني "7/6799"، والبيهقي "3/339" من طرق عن زهير، عن الأسود بن قيس به. وانظر الحديث رقم "2851" و."2852" وقوله: "جذم الشجرة": أصلها.

www.islamicurdubooks.com

مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ الْيَوْمَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدِيْثًا، قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ خَرَجَ فَاسْتَقَامَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ جَلَسَ فَوَافَقَ جُلُوْسَهٗ تَجَلِّي الشَّمْسِ، فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَسُوْلٌ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ بِتَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَّا اَخْبَرْتُمُوْنِيْ، فَقَالَ النَّاسُ: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا آيَاتُ اللّٰهِ يَعْتَبِرُ بِهَا عِبَادُهٗ لِيَنْظُرَ مَنْ يُحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مَا اَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ، وَاٰخِرَتِكُمْ مُنْذُ قُمْتُ اُصَلِّيْ، وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا اَحَدُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، كَاَنَّهَا عَيْنُ اَبِيْ تِحْيٰى شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ خَشَبَةٌ، وَاِنَّهٗ مَتٰى يَخْرُجُ، فَاِنَّهٗ سَوْفَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ، وَاتَّبَعَهٗ، فَلَيْسَ يَنْفَعُهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ مِّنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَاِنَّهٗ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا غَيْرَ الْحَرَمِ، وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاِنَّهٗ يَسُوْقُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُحَاصَرُوْنَ حِصَارًا شَدِيْدًا .

قَالَ الْاَسْوَدُ: وَظَنِّيْ اَنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنِيْ، اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَصِيْحُ فِيْهِ، فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهٗ، حَتّٰى اِنَّ اَصْلَ الْحَائِطِ، اَوْ جِذْمَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِيْ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ، مُسْتَتِرٌ بِيْ، تَعَالَ فَاقْتُلْهُ، وَلَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَرَوْا اُمُوْرًا عِظَامًا يَتَفَاقَمُ شَاْنُهَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ، وَتَسَائَلُوْنَ بَيْنَكُمْ: هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذِكْرٌ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتّٰى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا، قَالَ: ثُمَّ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ الْقَبْضُ، ثُمَّ قَبَضَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى: وَقَدْ حَفِظْتُ مَا قَالَ، فَذَكَرَ هٰذَا فَمَا قَدَّمَ كَلِمَةً عَنْ مَنْزِلِهَا وَلَا اٰخَرَ اُخْرٰى

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نشانے بازی کر رہے تھے اسی دوران سورج طلوع ہوا تو وہ دیکھنے والے کو ایک نیزے جتنا یا دو نیزے جتنا محسوس ہو رہا تھا باقی سیاہ تھا ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہم اللہ کے رسول کی مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی ہم لوگ مسجد کی طرف آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر سے تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز ادا کرنا شروع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جتنی بھی نمازیں پڑھائی تھیں وہ ان میں سے سب سے طویل تھی ہم نے

www.islamicurdubooks.com

آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی پھر جب آپ ﷺ بیٹھے تو آپ ﷺ کے بیٹھنے کے دوران ہی گرہن ختم ہو گیا' آپ سلام پھیرا نماز مکمل کی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک انسان ہوں' جسے رسول کے طور پر مبعوث کیا گیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' اگر تم لوگ یہ بات جانتے ہو' میں نے اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی ہے' تو تم مجھے اس بارے میں بتاؤ لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور جو چیز آپ ﷺ کے ذمے تھی آپ ﷺ نے اسے ادا کر دیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں' سورج کا گرہن ہونا چاند کا گرہن ان ستاروں کا اپنے مطلع سے گر نا زمین سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے ہوتا ہے یہ لوگ غلط سمجھتے ہیں' بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عبرت دلاتا ہے' تا کہ وہ لوگ توبہ کی طرف آئیں۔

اللہ کی قسم! تم نے اپنے دنیا اور آخرت کے معاملے میں جس بھی صورت حال کا سامنا کرنا ہے وہ میں نے ابھی یہاں نماز ادا کرنے کے دوران کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذابوں کا ظہور نہیں ہوگا جن میں سے ایک کانا دجال ہوگا اس کی بائیں آنکھ نہیں ہوگی وہ ابوتحیی کی آنکھ کی مانند ہوگی یہ انصار کا ایک بوڑھا تھا اس کے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان ایک لکڑی تھی۔

دجال کا جب بھی ظہور ہوگا' تو وہ یہی دعویٰ کرے گا' وہ اللہ ہے اور جو اس کی تصدیق کرے گا پیروی کرے گا' تو اس کے پہلے کا کوئی بھی نیک عمل اسے فائدہ نہیں دے گا اور عنقریب دجال تمام روئے زمین پر غالب آجائے گا صرف حرم کی حدود اور بیت المقدس پر قبضہ نہیں کر سکے گا وہ مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف جانے پر مجبور کر دے گا وہ لوگ شدید محاصرہ کریں گے۔ اسود نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' اسی دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے درمیان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو اور اس کے لشکروں کو پسپا کر دے گا' یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کا تنا بھی یہ پکار کر کہیں گے: اے مومن! یہ کافر ہے' جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تم آگے آؤ اور اسے قتل کر دو اور ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جس وقت تک تم عظیم امور نہیں دیکھو گے' جو تمہیں پریشان کر دیں گے تم ایک دوسرے سے پوچھو گے' تمہارے نبی نے اس کا ذکر تمہارے سامنے کیا تھا وہ ایسی آزمائش ہو گی' پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد قبض ہوگا۔

پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کے کناروں کو بند کیا' پھر انہوں نے دوسری مرتبہ یہ کہا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ میں نے دیکھی ہے' پھر انہوں نے یہی چیز ذکر کی اور اس میں کوئی ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے پہلے یا بعد میں بیان نہیں کیا۔

www.islamicurdubooks.com

بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب نمازِ استسقاء کا بیان

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ اَنْ يَّسْاَلَ الصَّالِحِيْنَ الدُّعَاءَ وَالْاِسْتِسْقَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ قحط سالی کی صورت میں وہ نیک لوگوں سے یہ درخواست کرے کہ وہ مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں اوران کے لیے بارش کی دعا مانگیں

2857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِى، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِى، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ، وَالْاٰكَامِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ

2857- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" "1/191" فى الاستسقاء : باب ما جاء فى الاستسقاء، ومن طريقه أخرجه الشافعى "490"، والبخارى "1016" فى الاستسقاء : باب من اكتفى بصلاة الجمعة فى الاستسقاء، "1017" باب الدعاء إذا تقطعت السبل من كثرة المطر، و "1019" باب إذا استشفعوا إلى الإمام ليستسقى لهم لم يردهم، والنسائى "3/154"-"155 فى الاستسقاء : باب متى يستسقى الإمام، والبيهقى ."3/343" وأخرجه البخارى "1013" باب الاستسقاء فى المسجد الجامع، من طريق أنس بن عباض، والبخارى "1014" باب الاستسقاء: باب الدعاء فى الاستسقاء، والنساءء "3/161"-"163 باب ذكر الدعاء، والبغوى "1166" من طريق إسماعيل بن جعفر، والنسائى 3/159"-"160 باب: كيف يرفع، وأبو داوُد "1175" من طريق سعيد المقبرى، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" "1/322" من طريق سليمان بن بلال، أربعتهم عن شريك، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

تعالیٰ سے دعا کی راوی کہتے ہیں: ایک جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک ہم پر بارش ہوتی رہی راوی کہتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) گھر گر رہے ہیں مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور نشیبی علاقوں میں اور جنگلات میں بارش ہو۔''

راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل یوں چھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ عِنْدَ وُقُوعِ الْجَدْبِ بِالنَّاسِ اَنْ يَّسْتَسْقِيَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بارش کی دعا مانگے

2858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ، قَالَ: فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ، فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ اِنَّهَا مَطَرَتْ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى، وَانْصَرَفَ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، صَاحُوْا وَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا، وَمَا تَقْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

2858- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجالهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة". "1423" وأخرجه النسائي 3/160 "-"161 في الاستسقاء: باب ذكر الدعاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1021" في الاستسقاء: باب الدعاء إذا كثر المطر "حوالينا ولا علينا"، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، وأبو يعلى "3334" من ثلاثة طرق عن المعتمر، به. وأخرجه البخاري "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و "3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوُد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق يونس، ومسلم "897"، والطحاوي "1/322"، وأحمد "3/194"، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد "3/271"، وأبو يعلى "3509"، من طريق حماد، ثلاثتهم عن ثابت، به. وانظر الحديث "2857" و "2859"

www.islamicurdubooks.com

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے نبی! بارش کا قحط پڑ گیا ہے درخت سیاہ ہو گئے ہیں جانور ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم پر بارش نازل کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر دے۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی بھی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیلنا شروع ہوا پھر بارش شروع ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی اس کے بعد اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو لوگوں نے بلند آواز میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا' اور مدینہ منورہ کے اردگرد بارش ہوتی رہی اور مدینہ منورہ پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں پڑا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا تو وہ تاج کی مانند تھا۔ (یعنی اس سے بادل چھٹ چکا تھا)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا تَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر مسکرا دیئے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2859- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي "3/165"-"166" في الاستسقاء: باب مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره، والبغوي "1168" من طريف على بن حجر،......... عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وروايتهما: "فتكشطت عن المدينة." وأخرجه أحمد "3/104" من طريق ابن أبى عدى، و"3/187" من طريق عبيدة، كلاهما عن حميد، به. وأخرجه البخارى "1015" في الاستسقاء: باب الاستسقاء على المنبر، و"6093" في الأدب: باب التبسم والضحك، و"6342" في الدعوات: باب الدعاء غير مستقبل القبلة، وأحمد "3/245" و"261"، من طرق عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخارى "933" في الجمعة: باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، و"1018" مختصرًا، باب ما قيل إن النبى صلى الله عليه وسلم لم يحول رداء ه في الاستسقاء يوم الجمعة، و"1033" باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، والنسائى "3/166" باب رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، وأحمد "3/256"، والبغوى "1167" من طريق الأوزاعى، عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة الأنصارى، عن أنس بن مالك. وأخرجه البخارى "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و"3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوٗد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق حماد بن زيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم "897" من طريق حفص بن عبيد بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخارى "1029" باب رفع الناس أيديهم مع الإمام في الاستسقاء، والنسائى "3/160" مختصرًا، باب ذكر الدعاء ن من طريق يحيى بن سعيد عن أنس. وانظر الحديث رقم "2857" و."2858"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): قَحِطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، يَسْتَسْقِي اللّٰهَ، فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةً، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيْهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَكَشَّفَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک سال تک بارش نہیں ہوئی تو بعض مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بارش نہیں ہوئی زمین خشک ہوگئی ہے کھیتیاں ہلاکت کا شکار ہو رہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دعا کی ابھی ہم نے جمعہ ادا نہیں کیا تھا' (کہ اتنی تیز بارش شروع ہوگئی) کہ وہ نوجوان جس کا گھر مسجد کے قریب تھا اس نے یہ ارادہ کیا' وہ اپنے گھر چلا جائے پھر پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی جب اس کے بعد والا جمعہ آیا' تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن آدم کے جلدی ملال پر مسکرا دیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ بِالْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط سالی لاحق ہو' تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟

2860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): شَكَا النَّاسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَحْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِالْمِنْبَرِ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ

2860- إسناده حسن. طاهر بن خالد بن نزار: قال الذهبي في "الميزان" "2/334": صدوق وله ما ينكر، وقال ابن عدي: له إفرادات وغرائب، وقال الخطيب: ثقة، وقال الدارقطني: هو وأبوه ثقتان. وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد "1173" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والطحاوي "1/325"، والحاكم "1/328"، والبيهقي "3/349"، من طريق هارون بن سعيد الأيلي، عن خالد بن نزار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي !! مع أن خالد بن نزار وشيخه لم يخرج لهما الشيخان شيئًا. وقال أبو داؤد: هذا حديث غريب إسناده جيد.

www.islamicurdubooks.com

بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ جِنَانِكُمْ، وَاحْتِبَاسَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً، وَبَلَاغًا اِلٰى خَيْرٍ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ - اَوْ حَوَّلَ رِدَائَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ - ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ، وَاَبْرَقَتْ، وَاَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ نَلْبَثْ فِيْ مَسْجِدِهِ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَثَقَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ، ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر کے بارے میں حکم دیا اسے عیدگاہ میں رکھا گیا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کیا' اس دن وہ لوگ آئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جیسے ہی سورج نکلا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے باغات کے خشک ہونے کی شکایت کی اور ایک طویل عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے' تم لوگ اس سے دعا مانگو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اے اللہ! تو ہی وہ اللہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو بے نیاز ہے اور ہم تیرے محتاج ہیں' تو ہم پر بارش نازل کر اور جو تو نے ہم پر نازل کیا ہے اسے قوت بنا دے اور بھلائی کی طرف پہنچانے والا بنا دے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت کو لوگوں کی طرف کیا' اور اپنی چادر کو الٹا دیا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادل کو پیدا کیا' اور وہ کڑکا بجلی چمکی اور بارش شروع ہوگئی یہ اللہ کے حکم سے ہوا ابھی ہم مسجد میں ہی تھے' نالیاں بہنی شروع ہوگئیں جب نبی اکرم ﷺ نے دیکھا' لوگوں نے کپڑے اپنے اوپر کر لیے ہیں' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الْاِسْتِسْقَاءَ أَنْ يَسْتَسْقِيَ اللّٰهَ بِالصَّالِحِينَ رَجَاءَ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کی دعا مانگے

تو اللہ تعالیٰ سے نیک لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگے اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس صورت میں اس کی دعا کا اثر ظاہر ہوگا

2861 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوا إِذَا قَحَطُوا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَسْقَوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَسْتَسْقِي لَهُمْ فَيُسْقَوْنَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي إِمَارَةِ عُمَرَ، قَحَطُوا فَخَرَجَ عُمَرُ بِالْعَبَّاسِ يَسْتَسْقِي بِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا إِذَا قَحَطْنَا عَلٰى عَهْدِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَسْقَيْنَا بِهِ، فَسَقَيْتَنَا وَأَنَا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْقِنَا قَالَ: فَسُقُوا

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب قحط پڑ جاتا تھا تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرتے تھے' تو ان لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قحط آیا' تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلے تاکہ ان کے وسیلے سے بارش کی دعا کریں انہوں نے یہ کہا:

''اے اللہ! پہلے تیرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب ہم قحط کا شکار ہوتے تھے' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے' تو تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں' تو ہمیں سیراب کر دے''۔

راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کو سیراب کر دیا گیا۔

2861- إسناده صحيح على شرط البخاري . الأنصاري: هو محمد بن عبد الله بن المثنى الأنصاري. وأبوه: هو عبد الله بن المثنى وثقه العجلي والترمذي، واختلف فيه قول الدارقطني، وقال ابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم: صالح، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال الساجي: فيه ضعف، ولم يكن من أهل الحديث، وروى مناكير، وقال العقيلي: لا يتابع على أكثر حديثه، قال الحافظ: لم أر البخاري احتج به إلا في روايته عن عمه ثمامة، فعنده عنه أحاديث .وأخرجه البخاري "1010" في الاستسقاء : باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، و "3710" في فضائل الصحابة: باب ذكر العباس بن عبد المطلب، ومن طريقه البغوي "1165" عن الحسن بن محمد، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "1421" من طريق محمد بن يحيى عن الأنصاري، به، ولفظه "وإنا نستسقيك اليوم بعم نبيك."

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ يَجِبُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز عید کی مانند ہو

2862 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَبَذِّلًا مُتَمَسْكِنًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ

ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک گورنر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمولی کپڑوں میں عاجزی وانکساری تواضع کا اظہار کرتے ہوئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی جیسے عید کے موقع پر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُبَالَغَةُ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِسْقَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے اس میں مبالغہ کرے

2863 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2862- إسناده حسن . هشام بن إسحاق روى عنه جمع، وقال ابو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات . سفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد "1/230"، والنسائي "3/163" في الاستسقاء : باب كيف صلاة الاستسقاء ، والترمذي "559" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ، وابن خزيمة "1405"، والدارقطني "2/68"، وابن ماجه "1266" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ، والحاكم 1/326 "1-327ن والبيهقي "3/344" من طريق وكيع عن سفيان، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه النسائي "1/156" باب الحال التي سيتحب للإمام أن يكون عليها إذا خرج، وابن خزيمة "1408" من طريق عبد الرحمن عن سفيان، به .وأخرجه الطبراني "10/10818" من طريق أبي نعيم عن سفيان، به .وأخرجه أبو داؤد "1165" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة .... الاستسقاء وتفريعها، والترمذي "558"، والنسائي "3/156" باب جلوس الإمام على المنبر للاستسقاء ، والبيهقي "3/344"، والطحاوي "1/324"، من طزيق حاتم بن إسماعيل، عن هشام بن إسحاق، به .وأخرجه أحمد "1/269"، وابن خزيمة "1419"، والدارقطني 2/67"-68، والحاكم "1/326"، والطبراني "10/10819" من طريق إسماعيل بن ربيعة بن هشام بن إسحاق، عن جده، به.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِى الِاسْتِسْقَاءِ، فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّىْ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ اَنْ يَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهٖ فِيْهَا

نماز استسقاء ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے

2864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ الزَّاهِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ،

2863- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: عو ابن أبي عروبة، ويزيد بن زريع روى عنه قبل الاختلاط .وأخرجه البخارى "3565" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داوُد "1170" في الصلاة: باب رفع اليدين في . . . . الاستسقاء ن والدارقطني 2/68"-"69، من طريق يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وفي البخارى بعد هٰذا الحديث: "وقال أبو موسى: دعا النبي صلى الله عليه وسلم ورفع يديه."وأخرجه أحمد "3/181"، والبخارى "1031" في الاستسقاء : باب رفع الإمام يده في الاستسقاء ، والنسائي "3/158" في الاستسقاء : باب كيف يرفع، ومسلم "875" في الاستسقاء : باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء ، والبغوى "1163"، والدارقطني 2/68"-"69، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبخارى "1031"، ومسلم "985"، والبغوى "1163" من طريق ابن أبي عدى، ومسلم "895" من طريق عبد الأعلى، وأحمد "3/282" من طريق محمد بن جعفر، والدارمي "1/361" من طريق عبدة، والدارقطني من طريق خالد بن الحارث وأبي أسامة، سبعتهم عن سعيد، به. وأخرجه النسائي "3/239" في قيام الليل: باب ترك رفع الدعاء في الوتر، وأبو داوُد "1171"، ومسلم "985"، وابن خزيمة "1412"، والبغوى "1164" من طريقين عن ثابت البناني، عن أنس.

2864- حديث صحيح إسناده حسن. مؤمل ابن إسماعيل وإن كان سيىء الحفظ قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وعم عباد أخو أبيه من الأم: هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني الأنصارى. وأخرجه النسائي "3/164" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراء ة في صلاة الاستسقاء ، من طريق يحيى بن آدم، عن سفيان، بهٰذا الإسناد، وهٰذا سند صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد "4/39" و"41"، والبخارى "1024" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراء ة في الاستسقاء ، و "1025" باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره إلى الناس، وأبو داوُد "1162" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها، والنسائي "3/157" باب تحويل الإمام ظهره إلى الناس عند الدعاء في الاستسقاء ، و "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء ، من طرق عن ابن أبي ذئب، به.وأخرجه عبد الرزاق "4889" ومن طريقه الترمذى "556" في الاستسقاء ، عن معمر، عن الزهرى به، وقال الترمذى:حديث حسن صحيح.وانظر الحديث رقم "2865" و"2866" و."2867"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

✿✿ عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کرتے ہوئے دو رکعات ادا کی تھیں اور بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ صَلَاۃَ الِاسْتِسْقَاءِ یَجِبُ اَنْ یُجْهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے

2865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلَّی ظَهْرَهُ النَّاسَ، وَقَلَبَ رِدَائَهُ، وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَائَةِ

✿✿ عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پشت لوگوں کی طرف کر لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو اتار دیا اور دو رکعات ادا کیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اسْتَسْقٰی اَنْ یُّحَوِّلَ رِدَائَهُ فِیْ خُطْبَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگے تو خطبے کے دوران اپنی چادر کو الٹا دے

2866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِیْمٍ الْمَازِنِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ، فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے چچا کو سنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن

2865- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة "1420" من طريق محمد بن باشر، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "2864" و"2865" و."2866"

www.islamicurdubooks.com

نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت کر لی اور قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پھر چادر کو الٹایا اور دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَلْبَ الرِّدَاءِ دُوْنَ تَحْوِيلِهِ مُبَاحٌ لِلْمُسْتَسْقِي لِلنَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ چادر کو ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنے کی بجائے اسے الٹانا اس شخص کے لیے مباح ہے جو لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا مانگتا ہے

2867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ اَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ

❀❀ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا مانگتے ہوئے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کرنا چاہا جب ایسا کرنا آپ ﷺ کے لیے دشوار ہوا' تو آپ ﷺ نے اپنے کندھے پر ہی اسے الٹ دیا۔

2866– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "894" في الاستسقاء، من طريق حرملة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "894"، وأبو داوٗد "1162"، والنسائي "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء، من طرق عن ابن وهب، به.......... وأخرجه البخاري "1023" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا، والنسائي "3/158" باب رفع الإمام يده، وأحمد "4/40"، والدارمي "1/361"، وابن خزيمة "1424"، والطحاوي "1/323" من طريق شعيب، وأبو داوٗد "1161"، والترمذي "556" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1410"، وأحمد "4/39" من طريق معمر، وأبو داوٗد "1163" من طريق الزبيدي، ثلاثتهم عن الزهري، به.. وأخرجه مالك "1/190" في الاستسقاء: باب العمل في الاستسقاء والبخاري "1005" باب الاستسقاء وخورج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و "1012" باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و "1026" باب صلاة الاستسقاء ركعتين، و "1027" باب الاستسقاء في المصلى، ومسلم "894"، والنسائي "3/157"، وابن ماجه "1267" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1406" و"1414"، والطحاوي "1/323" و"324"، والدارقطني "2/67"، وأحمد "4/39" و"41" من طرق عن عبد الله بن أبي بكر عمرو بن حزم، عن عباد، به. وأخرجه أحمد "4/38" و"40"، والبخاري "1028" باب استقبال القبلة في الاستسقاء، ومسلم "894" في الاستسقاء، والنسائي "3/163" باب كم صلاة الاستسقاء، وابن ماجه "1267"، وابن خزيمة "1407"، والدارمي "1/360"، والدارقطني "2/67"، والطحاوي 1/323 "1"–"324"،

2867– إسناده قوي. إبراهيم بن حمزة: هو إبراهيم بن حمزة بن محمد بن حمزة أبو إسحاق. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1415". وأخرجه أحمد "4/40" و"41"، وأبو داوٗد "1164" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1415"، والطحاوي "1/324"، من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث "2864" و"2865" و."2866" والخميصة: كساء أسود مربع له علمان، فإن لم يكن معلمًا، فليس بخميصة.

www.islamicurdubooks.com

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازخوف کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَوْفِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَاَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

خوف کی اس صفت کا تذکرہ جو مسلمانوں کے اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کے وقت پیش آتی ہے

2868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): فَرَضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی نماز کا حکم فرض قرار دیا ہے جو حضر میں چار رکعات ہوں گی سفر میں دو رکعات ہوں گی اور خوف کے عالم میں ایک رکعت ہوگی۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الْخَوْفِ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَهَا جَمَاعَةً رَكْعَةً وَاحِدَةً

خوف کے عالم میں آدمی کی نماز کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی

2868- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عوانة: هو وضاح اليشكرى. وأخرجه مسلم "687" فى صلاة المسافرين وقصرها، والنسائى 3/168"-"169 فى صلاة الخوف، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/237" و"254"، وابن أبى شيبة "2/464"، والطبرى "10336" و"10337"، ومسلم "687"، وأبو داؤد "1247" فى الصلاة: باب من قال يصلى بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والطحاوى "1/309"، وابن خزيمة "1346"، والطبرانى "11/11041" والبيهقى "3"/"135"، من طرق عن أبى عوانة، به. وأخرجه مسلم "687"، والنسائى 3/118"-"119 فى تقصير الصلاة فى السفر، وأحمد "1/243"، والبيهقى "3/263" و"264"، والطبرانى "11/11042"، وابن أبى شيبة "2/264" وقد تحرف فيه بكير إلى بكر، والطبرى "10338" و"10339" من طريق أيوب بن عائذ عن بكير، به. وأخرجه الطبرانى "11/11043" من طريق الحارث الغنوى، عن بكير، به.

www.islamicurdubooks.com

اسے جماعت کے ساتھ ایک رکعت کی صورت میں ادا کرتا ہے

2869 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ حَتّٰى قَامُوا، فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف پڑھائی ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے پھر وہ لوگ آئے اور آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ کھڑے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے یعنی ایک رکعت پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور ان میں سے ہر ایک کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ ذَهَابِ الطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَيَجِيْءُ اُولٰئِكَ اِلَى الْاِمَامِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الصَّلَاةَ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس بات کا تذکرہ کہ پہلا گروہ اپنے بھائیوں کی جگہ صف میں چلا جائے گا اور وہ لوگ امام کی طرف آ جائیں گے جب وہ اس طرح سے نماز ادا کرنے کا ارادہ کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ:

2869- إسناده صحيح على شرط الشيخين. غندر: هو محمد بن جعفر الهذلي. والحكم: هو ابن عتيبة الكندي. ويزيد الفقير: هو يزيد بن صهيب الكوفي المعروف بالفقير. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/462" وأخرجه ابن خزيمة "1347"، وأحمد "3/298"، والطبري "10340"، من طريق محمد بن جعفر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1347" و"1348"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن خزيمة "1348"، وابن أبي شيبة مختصراص "2" ر"463". من طريق مسعر بن كدام عن يزيد، به. وأخرجه النسائي "3/175"، والطيالسي "1789"، والطحاوي "1/310"، والبيهقي "3/263"، وابن خزيمة "1364" وابن أبي شيبة مختصرًا 2/463"-"464، من طرق عن عبد الرحمٰن بن عبد الله المسعودي، عن يزيد الفقير، به. وفي لفظ الطيالسي وأحمد والبيهقي: "فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين وللقوم ركعة."

2870- إسناد حسن. القاسم بن حسان: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه أحمد بن صالح فيما نقله عنه ابن شاهين في "الثقات" ص"267، وباقي السند من رجال الصحيح. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه عبد الرزاق "4250"، وابن أبي شيبة "2/461"، وأحمد "5/183"، والنسائي "3/168" في صلاة الخوف، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/310"، والطبراني "4919"، والبيقهي 3/262"-"263، من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد.

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث): اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

قاسم بن حسان بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے بھائیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور ہر ایک گروہ کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ وَصَفْنَاهُمْ لَمْ يَقْضُوا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ رَكَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِخْوَانِهِمْ، بَلِ اقْتَصَرُوْا عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہوں نے اس رکعت کی قضا نہیں کی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائیوں کو پڑھائی تھی بلکہ انہوں نے اپنی ایک رکعت پر اکتفاء کیا تھا

2871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بِذِيْ قَرَدٍ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، صَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ رَكْعَةً، ثُمَّ رَجَعَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا

2871- إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو الثوري، وأبو بكر بن أبي الجهم: هو أبو بكر بن عبد الله بن أبي الجهم صخير العدوي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه الطبري "10334"، والنسائي "3/169" في صلاة الخوف، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/335" من طريق يحيى، به. وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! إنما هو على شرط مسلم فقط، لأن أبا بكر بن أبي الجهم لم يخرج له البخاري. وأخرجه أحمد "1/232"، وابن أبي شيبة، والطحاوي "1/309"، والبيهقي "3/262"، من طرق عن سفيان، به. وليس فيها الزيادة: "ولم يقضوا". وقد تحرف في المطبوع من مسند أحمد "عن أبي بكر بن أبي الجهم" إلى "عن ابن أبي بكر بن أبي الجهم." وأخرجه الطبري "10335" من طريق شريك عن أبي بكر بن أبي الجهم، به. وانظر الحديث رقم "2880".

www.islamicurdubooks.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ذی قرد'' کے مقام پر نماز پڑھائی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنا لیں ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان لوگوں نے نماز کی قضا نہیں کی (یعنی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْقَوْمِ السِّلَاحَ عِنْدَ صَلَاتِهِمُ الْخَوْفَ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

نمازِ خوف کی ادائیگی کے وقت لوگوں کے ہتھیار سنبھالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2872 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ بَيْنَ ضُجْنَانَ، وَعُسْفَانَ فَحَاصَرَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: فَقَالُوْا: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَبْكَارِهِمْ - يَعْنُوْنَ: الْعَصْرَ -، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ، ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، قَالَ: فَجَاءَ جِبْرِيْلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ، وَيُصَلِّيَ بِالطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى رَكْعَةً، وَيَاْخُذُ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى حِذْرَهُمْ، وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَاِذَا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً تَاَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَاَخَذَ هٰؤُلَاءِ الْاٰخَرُوْنَ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَكَانَتْ لِكُلِّ طَائِفَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةٌ رَكْعَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا محاصرہ کیا ہوا تھا راوی کہتے ہیں: ان مشرکین نے یہ کہا: ان لوگوں کے نزدیک یہ نماز ان کے بیٹوں اور کنواریوں سے زیادہ محبوب ہے ان کی مراد عصر کی نماز تھی' تو تم لوگ تیاری رکھو اور ان پر ایک ہی مرتبہ حملہ کر دینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائیں اور دوسرا گروہ اپنے ہتھیار تیار رکھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک رکعت پڑھا دیں' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ آگے آ جائے' تو انہیں بھی ایک رکعت پڑھائیں یہ لوگ اپنے ہتھیار اور ساز و سامان تیار رکھیں' تو اس طرح ہر ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک، ایک رکعت ادا کی۔

2872- إسناده حسن، وأخرجه أحمد "2/522"، والترمذی "3035" فی التفسیر: باب ومن سورة النساء، والنسائی "3/174" فی صلاة الخوف، والطبری "10342"، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهٰذا الإسناد، وقال الترمذی: هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه من حديث عبد الله بن شقيق عن أبی هريرة. وانظر الحديث رقم "2878"

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِيْ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا

نمازخوف کی دوسری قسم کا تذکرہ جو ضرورت پیش آنے پر ادا کی جائے گی

2873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَائَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ، وِجَاهَ الْعَدُوِّ قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوْا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعُوْا وَرَكَعُوْا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوْا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَسَجَدُوْا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوْا فَنَكَصُوْا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى قَامُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ رَكَعُوْا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوْا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيْعًا، فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوْا مَعَهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَرِيْعًا جِدًّا، لَا يَاْلُوْ اَنْ يُّخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِيْ صَلَاتِهٖ كُلِّهَا

❀❀ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات رقاع کے مقام پر نماز خوف ادا کی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا' اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی ہوئی تھی ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو وہ لوگ بھی رکوع میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو وہ لوگ بھی اٹھ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے خود ہی دوسری مرتبہ سجدہ کیا' اور پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اپنی ایڑیوں کے بل چلتے ہوئے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ پیچھے جا کے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آگے آ گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنا لی ان لوگوں نے تکبیر کہی پھر ان لوگوں نے

2873- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1363". وأخرجه البيهقي "3/265". وأخرجه أحمد "6/275"، وابن خزيمة "1363"، والحاكم 1/336"-"337"، والبيهقي "3/265" من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وانظر حديث أبي هريرة الآتي برقم "2878".

www.islamicurdubooks.com

بذات خود ایک رکعت ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ اس رکعت سے کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے دوسرا سجدہ بذات خود کیا' پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنالی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' تو ان لوگوں نے بھی سر اٹھا لیا ان میں سے ہر ایک عمل کو نبی اکرم ﷺ نے انتہائی تیزی سے کیا آپ ﷺ نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی' جہاں تک ہو سکے مختصر طور پر (رکوع اور سجدہ کیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو تمام لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّالِثِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ
نماز خوف کی تیسری قسم کا تذکرہ

2874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَرَكَعَ بِهِمَا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُوْنَهٗ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ حَتّٰى نَهَضَ، ثُمَّ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ بِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُتَقَدِّمُ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ، فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُ وْسَهُمْ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ سَجْدَتَيْنِ كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدَتْ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں گئے جو آپ ﷺ کے قریب موجود تھے جب' دوسرے لوگ کھڑے رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو ان لوگوں نے بذات خود دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آگے والی صف پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ صف بھی رکوع میں گئی جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی ان لوگوں نے اپنا سر اٹھایا اور ان لوگوں نے دو سجدے کیے تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا ان سب لوگوں نے بذات خود دو سجدے کیے اس وقت دشمن قبلہ کی سمت میں موجود تھا۔

2874– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . أيوب: هو أيوب بن أبي تميمة السختياني، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس أبو الزبير المكي. وأخرجه ابن ماجه "1260" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1350" من طريق أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" "2/360" من طريق أبي معمر، حدثنا عبد الوارث به، وسيرد عند المؤلف برقم "2877" وفيه تصريح أبي الزبير بالسماع من جابر.

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2875 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ، وَالْمُشْرِكُونَ بِضُجْنَانَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَآهُ الْمُشْرِكُونَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، فَأْتَمَرُوا عَلَى أَنْ يُغِيرُوا عَلَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ صَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ رَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهِ، مِنْهُمْ مَنْ قَالَ: إِنَّهُ زَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ إِنَّهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ الصَّامِتِ

❁❁ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عسفان کے مقام پر موجود تھے جبکہ مشرکین ضجنان کے مقام پر موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے آپ ﷺ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھا تو انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا' وہ آپ ﷺ پر حملہ کر دیں گے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ صف سجدے میں گئی جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف

2875- إسناده صحيح على شرطهما سفيان: هو الثوري، ومنصور: هو ابن المعتمر بن عبد الله السلمي . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" ."2/463"وأخرجه أحمد 4/59 "-"60 ومختصرًا "4/60"، والطحاوي "1/318"، والدارقطني 2/59 "2"-"60، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي 2. قال المؤلف في "الثقات" "3/138": زيد بن النعمان أبو عياش الزرقي شهد النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الخوف، ويقال: اسمه زيد بن الصامت، وقد قيل: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عتيك بن معاذ بن الصامت، وهو من بني زريق، كان فَارِسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وأورده المزي في "تحفة الأشراف "3/251" في حرف السين، فقال: زيد بن الصامت أبي عياش الزرقاني الأنصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم، ويقال: اسمه زيد بن النعمان، ويقال: عبيد بن معاوية بن الصامت.

www.islamicurdubooks.com

رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کرلیا جب ان لوگوں نے اپنا سر اٹھالیا تو نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعیاش زرقی نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ان کا نام زید بن نعمان ہے اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ زید بن صامت ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاویہ بن صامت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاذ بن صامت ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، وَلَا لِاَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ مجاہد نے یہ روایت ابوعیاش زرقی سے نہیں سنی ہے اور ابوعیاش زرقی کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے یہ اس شخص کا گمان ہے

2876 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَقَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَرَدْنَا لَاَصَبْنَاهُمْ غِرَّةً - اَوْ لَاَصَبْنَاهُمْ غَفْلَةً - قَالَ: فَاُنْزِلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ، بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَاَخَذَ النَّاسُ السِّلَاحَ، وَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّيْنِ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ، وَالْمُشْرِكُوْنَ مُسْتَقْبِلُوهُمْ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْاٰخَرُ

2876- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داوٗد "1236" في الصلاة: باب صلاة الخوف، والدارقطني "3/60"، والحاكم 1/337 "1"-"338، والبيهقي 3/256 "3"-"257، والبغوي "1096"، والطبري "10323" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهٰذا الإسناد. وصححه الدارقطني والحاكم والبيهقي. وأخرجه أحمد "4/60"، وابن أبي شيبة "2/465"، والنسائي 3/176"-"177 في صلاة الخوف، من طريق شعبة، والنسائي 3/177"-"178، والطبري "10378" من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، والطيالسي "1347"، والبيهقي 3/254"-"255 من طرثق ورقاء، والطبري "10324" من طريق شيبان النحوي وإسرائيل، خمستهم عن منصور، به. وقال الحافظ في "الإصابة" "4/143" بعد أن نسبه لأبي داوٗد والنسائي: سنده جيد. وانظر الحديث السابق.

www.islamicurdubooks.com

يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ نَكَصَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ، فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْاٰخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْاٰخَرُونَ، ثُمَّ اسْتَوَوْا مَعَهُ فَقَعَدُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا صَلَّاهَا بِعُسْفَانَ، وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ

❁❁ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عسفان کے مقام پر موجود تھے مشرکین کے سالار خالد بن ولید تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ظہر کی نماز ادا کی مشرکین نے یہ کہا' یہ لوگ ایسی حالت میں تھے اگر ہم چاہتے تو ان پر حملہ کر سکتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کی غفلت میں ان پر حملہ کر سکتے تھے راوی کہتے ہیں: ظہر اور عصر کے درمیان قصر نماز کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی لوگوں نے اپنے ہتھیار پکڑ لئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنالی انہوں نے دو صفیں بنائیں ان کا رُخ دشمن کی طرف تھا اور مشرکین کا رُخ ان کی طرف تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ان سب لوگوں نے تکبیر کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ان سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ ان کی حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' پھر وہ والی صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی دوسرے لوگ آگے آگئے ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا' پھر یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدھے ہوئے اور یہ سب لوگ بیٹھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسفان کے مقام پر یہ نماز پڑھائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کے ساتھ مقابلے کے دن یہ نماز پڑھائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا، كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
اس میں دشمن مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھا

2877 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا

2877- إسناده صحيح على شرط مسلم، فقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أبي عوانة، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه مسلم "840" "308" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، وأبو عوانة 2/360 "2"-"361، والبيهقي "3/358" من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، عن زهير، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "4130" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، فقال: وقال معاذ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنخل، فذكر صلاة الخوف.

www.islamicurdubooks.com

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ، فَقَاتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالُوْا: لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً قَطَعْنَاهُمْ، فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِذٰلِكَ فَذَكَرَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذٰلِكَ، فَقَالَ: قَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاُولٰى، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، فَرَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ تَقَدَّمُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَسَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كَمَا يُصَلِّي اُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہینہ قبیلے کے گروہ کے خلاف جنگ میں حصہ لیا انہوں نے انتہائی شدید لڑائی کی جب ہم ظہر کی نماز ادا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دیں تو ہم انہیں ختم کر دیں گے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتا دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: وہ لوگ کہہ رہے ہیں ہمارے اور ان کے درمیان یہ نماز ہے جو ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے دو صفیں بنالیں مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو پہلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے اور پہلی صف والوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے پہلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی تکبیر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے پھر دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر یہ سب لوگ بیٹھ گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس طرح تمہارے یہ امراء نماز ادا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الرَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی چوتھی قسم کا تذکرہ

2878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

www.islamicurdubooks.com

الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْاَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، قَالَ: فَصَدَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، صَدْعَيْنِ، قَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، وَظُهُورُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، فَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، وَالْاٰخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي صَلَّتْ مَعَهُ اَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ مَشَوْا الْقَهْقَرٰى عَلٰى اَدْبَارِهِمْ حَتّٰى قَامُوا مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابَلَةَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوا مَعَهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمُوا جَمِيعًا، فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوهُ فِي الصَّلَاةِ

✿✿ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا مروان بن حکم نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا ان لوگوں کی پشت قبلہ کی طرف تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ان سب لوگوں نے تکبیر کہی وہ بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ بھی جو دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس والا گروہ بھی سجدے میں چلا گیا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی تھی انہوں نے اپنا اسلحہ لیا اور الٹے قدموں چلتے ہوئے دشمن کے مدمقابل آ کے کھڑے ہو گئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مدمقابل کھڑا ہوا تھا وہ آگے آ گیا ان

2878- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1362" وأخرجه أبو داوٗد "1241" في الصلاة: باب من قال يكبرون جميعًا، من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/320"، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، والطحاوي "1/314" والبيهقي"3/264"، وابن خزيمة "1361" من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، والطحاوي "1/314"، وأحمد "2/320" من طريق عبد الله بن يزيد، عن ابن لهيعة، وأخرجه أبو داوٗد "1240"، والحاكم "1/338"-"339"، وعند. . . . . البيهقي "3"/"264 من طريق حيوة وابن لهيعة، عن أبي الأسود به" وأخرجه أبو داوٗد "1241"، والطحاوي "1/314"، والبيهقي "3/264"

www.islamicurdubooks.com

لوگوں نے رکوع کیا' اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ پہلی حالت میں ہی کھڑے رہے' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ رکوع کیا ان لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا' آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے مدمقابل تھا' پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ والے افراد بیٹھے رہے' پھر سلام کا وقت آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الْخَامِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کی پانچویں قسم کا تذکرہ

2879 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَقَامُوا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَضٰى هٰؤُلَاءِ، فَقَامُوا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل موجود رہا پھر وہ لوگ واپس آ گئے اور آ کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے وہ لوگ آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' پھر یہ لوگ چلے گئے اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے پھر وہ آئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' تو ان لوگوں نے بھی اور ان لوگوں نے بھی ایک' ایک رکعت ادا کی۔

2879- حديث صحيح. ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- وإن كان صاحب أوهام، قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين وهو في "مصنف عبد الرزاق" "4241" وأخرجه من طريقه أحمد "2/147"، ومسلم "839" في صلاة الخوف، والدارقطني "2/59"، والبيهقي "3/260" وأخرجه البخاري "4133" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، والترمذي "564" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والنسائي "3/171" في صلاة الخوف، والبيهقي "3/260"، وأبو داؤد "1243" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لأنفسهم، والبغوي "1092" من طريق يزيد بن زريع، وابن خزيمة "1354" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "942" في الخوف، باب صلاة الخوف، و "4132" في المغازي، والدارمي "1/357"-"358"، والنسائي "3/171"، والبيهقي "3/260"، والطحاوي "1/312" من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "839"، والطحاوي "1/312" من طريق فليح بن سليمان، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه النسائي "3/172"-"173" من طرق عن الزهري، عن عبد الله بن عمر، بنحوه. وأخرجه ابن خزيمة "1349"، والبيهقي "3/263".

www.islamicurdubooks.com

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا كَانُوا يَحْرُسُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس نماز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اس میں لوگ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کررہے تھے

2880 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَتَاَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ يَحْرُسُونَ اِخْوَانَهُمْ، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى، فَرَكَعُوا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدُوا، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا تھا وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے دوسرا گروہ آ گیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' اور سجدہ کیا' تو ان سب لوگوں نے نماز ادا کی وہ تکبیر بھی کہتے رہے اور ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّادِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازخوف کی چھٹی قسم کا تذکرہ

2881 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ،

2880– إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن حرب: هو محمد بن حرب الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الزبيدي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ان عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه البخاري "944" في الخوف: باب يحرس بعضهم بعضًا في صلاة الخوف، والدارقطني "2/58"، والنسائي "3/169"–"170" في صلاة الخوف، والبيهقي "3/258" من طريق محمد بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني "2/58"–"59"، والبيهقي "3/258" من طريق النعمان بن راشد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "1/265"، والبيهقي "3/258"–"259" من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثنا أبي، عن ابن إسحاق، حدثني داؤد بن الحصين مولى عمرو بن عثمان، عن عكرمة، عن ابن عباس بنحوه. وانظر الحديث رقم. "2871"

www.islamicurdubooks.com

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّهُمْ صَفَّيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِالصَّفِّ الَّذِىْ يَلِيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَاَخَّرُوْا، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی دو صفیں بنادیں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے سلام پھیر دیا وہ پیچھے ہٹ گیا' اور دوسرے لوگ آگے آگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حسن نامی راوی منفرد ہے

2882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِقْصَارِ الصَّلَاةِ فِى الْخَوْفِ، اَيْنَ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: خَرَجْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ اَتَتْ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيْفُهُ مَوْضُوْعٌ، فَقَالَ: اَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: اَمَا تَخَافُنِىْ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّىْ؟، قَالَ: اللّٰهُ يَمْنَعُنِىْ مِنْكَ ، قَالَ: فَسَلَّ سَيْفَهُ، وَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوْهُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ وَبِاَخْذِ السِّلَاحِ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَهُ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفَةِ الَّتِىْ مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَقَامَتْ فِىْ مَصَافِّ

2881- رجاله ثقات رجال لاصحيح، غير أشعث- وهو ابن عبد الملك الحمراني- فإنه ثقة روى له أصحاب السنن. وأخرجه الدارقطني "2/61"، والبهقي "3/259" من طريق سعيد بن عامر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/179" في صلاة الخوف، وأحمد "5/39" من طريق يحيى بن سعيد، وأبو داوٗد "1248" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعتين، والبيهقي "3/260" من طريق معاذ بن معاذ، والنسائي "3/178" من طريق خالد، والطحاوي "1/315" من طريق أبي عاصم، والدارقطني "2/61" من طريق عمرو بن العباس، خمستهم عن الأشعث، به. وأخرجه الطيالسي "877"، والطحاوي "1/315" من طريق واصل بن عبد الرحمٰن أبي حرة البصري، عن الحسن، به.

2882- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير سليمان -وهو ابن قيس اليشكري- لم يخرجا له وهو ثقة. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/317" من طريق يزيد بن سنان، والطبري في "تفسيره" "10325" من طريق مُحمد بن بشّار، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهٰذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2883" و "2884"

www.islamicurdubooks.com

الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَرَسَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ مُقْبِلُونَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَصَارَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلِاَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ

❀❀ سلیمان یشکری کے بارے میں منقول ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خوف کے عالم میں نماز مختصر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: اس کا حکم کہاں نازل ہوا تھا اور یہ صورت حال کہاں درپیش آئی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ قریش کے ایک قافلے کا پیچھا کرتے ہوئے نکلے جو شام جا رہا تھا جب ہم نخل کے مقام پر پہنچے تو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے تلوار رکھی ہوئی تھی اس نے کہا: کیا آپ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنی تلوار کھینچ لی لوگوں نے اسے ڈانٹا اور اسے جھڑکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہاں سے روانگی کا اور اسلحہ اختیار کرنے کا حکم دیا' پھر نماز کے لئے اذان دی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے موجود گروہ کو نماز پڑھائی اور ایک گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے حفاظت کرتا رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں پھر دوسرا گروہ آ کر اس جگہ کھڑا ہو گیا' جہاں وہ لوگ کھڑے تھے' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تھی وہ دشمن کی طرف رخ کر کے حفاظت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی دو رکعات پڑھائیں' تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سلیمان یشکری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

2883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ - اَوْ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ - حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اَللّٰهُ، قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَاَخَذَ

2883- رجاله ثقات إلا أنه منقطع. أبو بشر -واسمه جعفر بن أبي وحشية اليشكري- لم يسمع من سليمان بن قيس. قال المؤلف في "ثقاته" "4/309": روى عنه قتادة وأبو بشر ولم يره أبو بشر. وفي "التهذيب" 4/214"-"215: قال البخاري: يقال: إنه مات في حياة جابر بن عبد الله ولم يسمع منه قتادة ولا أبو بشر ... وهو في "مسند أبي يعلى" "1778" وأخرجه أحمد 3/364"-"365 و"390"، والطحاوي "1/315" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر: "2882" و"2884"

www.islamicurdubooks.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي، قَالَ: كُنْ خَيْرًا مِنِّي، قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، قَالَ: فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، فَجَاءَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ - شَكَّ اَبُوْ عَوَانَةَ - اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِصَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ: طَائِفَةً بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةً يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر موجود ''محراب نصفہ'' میں لڑائی کی ان لوگوں نے مسلمانوں کو غافل کو دیکھا تو ان کا ایک شخص آیا جس کا نام عوف بن حارث یا شاید غورث بن حارث تھا وہ تلوار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا' اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ راوی کہتے ہیں: اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہتر ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے کہا: جی نہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس قوم کے ساتھ رہوں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور بولا: میں سب سے بہتر شخص سے تمہارے پاس آیا ہوں جب ظہر یا شاید عصر کا وقت ہوا' یہ شک ابوعوانہ نامی راوی کو ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کا حکم دیا راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے دو گروہ بن گئے ایک گروہ دشمن کے مدمقابل ہو گیا' اور ایک گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر ان لوگوں نے نماز ختم کر دی اور وہ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے اور وہ لوگ آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے۔ انہوں نے دو رکعات ادا کیں یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس مقام کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2884 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذْ كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، نُوْدِىَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرُوْا، وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع کے مقام پر پہنچے' تو اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر وہ پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازخوف کی ساتویں قسم کا تذکرہ

2885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): فِىْ صَلَاةِ الْخَوْفِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَرَاءَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّىْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً

2884- إسناده على شرطهما . وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الصفار . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/464"-"465" وقد تحرف فيه "أبان بن يزيد" إلى "أبان بن زيد." .... وعلقه البخاري "4136" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، عن أبان به، بأطول مما هنا، ووصله مسلم "843" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عفان، عن أبان . وانظر "تغليق التعليق" "4/120"-"121" وأخرجه أحمد "3/364"، والبغوى "1095"، والبيهقي "3/259" من طريق عفان، به . وأخرجه الطحاوى "1/315" من طريق موسى بن إسماعيل، عن أبان، به . وأخرجه مسلم "843"، وابن خزيمة "1352" من طريق يحيى بن حسان، عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه ابن خزيمة "1353"، والدارقطني "2/60" و"61"، والبيهقي "3/259"، وابن أبي شيبة "2/264" من طرق عن الحسن، عن جابر بنحوه. وانظر "2882" و."2883"

2885- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1358" وهو في "الموطأ" "1/183"-"184" عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أبو داؤد "1239" في الصلاة: باب من قال: إذا صلى ركعة وثبت قائمًا، أتموا لأنفسهم ركعة، والبيهقي "3/254"، والطحاوى ."1/313" وأخرجه أحمد "3/448" من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448"، والطبراني "5631" من طريق شعبة، به . وأخرجه البخاري "4131" في المغازى: باب غزوة ذات الرقاع، من طريق مسدد، والترمذى "565" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والدارمي "1/358"، وابن ماجه "1259"، في إقامة الصلاة: باب ما جاء صلاة الخوف، وابن خزيمة "1356"، والبيهقي "3/253"، والطبرى "10350" من محمد بن بشار، وابن خزيمة "1356" من طريق أبي موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به بنحوه . وسقط يحيى بن سعيد القطان من المطبوع من "سنن البيهقي ." وأخرجه ابن أبي شيبة "2/466"، والطبرى "10349" من طريق يزيد بن هارون، والبخاري "4131" من طريق ابن أبي حازم، والطبرى "10348" من طريق عبد الوهاب، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد الأنصارى، به. وانظر الحديث الآتي.

www.islamicurdubooks.com

وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَكَانِ اَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اَصْحَابُهُمْ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک گروہ امام کے سامنے کھڑا ہوگا دوسرا گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا امام اس گروہ کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا' جو اس کے پیچھے کھڑا ہے' پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ (دوسری رکعت کا) ایک رکوع اور دو سجدے ادا کرلیں گے' پھر وہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلیں جائیں گے اور ان کے ساتھی اس جگہ پر آجائیں گے امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے گا امام اپنی جگہ بیٹھا رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ بھی ایک رکوع اور دو سجدے ادا کرلیں گے تو امام سلام پھیر دے گا۔

2886 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

❁❁ یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّامِنِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ
نماز خوف کی آٹھویں قسم کا تذکرہ

2887 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

2886– إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في "صحيح ابن خزيمة " "1359" وفيه سقط يستدرك من هنا . وأخرجه أحمد "3/448"، والطبري "10347" من طريق روح، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448" من طريق محمد بن جعفر، ومسلم "841" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والبيهقي "3/253"، والطبري "10346" من طريق معاذ العنبري، والبخاري "4131" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، والدارمي "1/358"، والترمذي "566"، وابن ماجه "1259"، وابن خزيمة "1357"، والطبراني "5632"، والنسائي 3/170"-"171 في صلاة الخوف، والطحاوي "1/310"، والبيهقي 3/253"-"254 و"254"، والطبري "10351" من طريق يحيى بن سعيد القطان، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه الشافعي في "الرسالة" ص"183"، "244"، وابن خزيمة "1360"، والبيهقي "3/253" من طريق عبد الله بن عمر، عن أخيه عبيد الله بن عمر بن حفص العمري، عن القاسم بن محمد، عن صالح بن خوات بن جبير الأنصاري، عن أبيه . وأخرج مالك "1/183" في صلاة الخوف: باب صلاة الخوف، ومن طريقه الشافعي في "الرسالة" ص"182"، "244"، والبخاري "4129" في المغازي، ومسلم "842"، وأبو داوُد "1238"، والنسائي "3/171"، والطحاوي 1/312"-"313، والطبري "10345"، والبغوي "1094"، والبيهقي 3/252"-"253 عن يزيد بن رومان وقد تحرف في البيهقي إلى: زيد بن رومان عن صالح بن خوات، عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلاة الخوف ...وانظر الحديث السابق.

www.islamicurdubooks.com

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ يَقُوْمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَهُ فَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَةً وَاحِدَةً، وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِيْنَ سَجَدُوا سَجْدَةً مَعَ الْإِمَامِ، وَيَكُوْنُوْنَ مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا، وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلُّوْنَ مَعَ إِمَامِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِمَامُهُمْ فَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً وَاحِدَةً، فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی' امام کھڑا ہوگا۔ اس کے ہمراہ ایک گروہ کھڑا ہوگا وہ لوگ بھی ایک رکعت ادا کرلیں گے اور دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان رہے گا پھر وہ لوگ واپس چلے جائیں گے جنہوں نے امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی پھر وہ لوگ آئیں گے اور امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کریں گے پھر امام اپنی نماز ختم کردے گا۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ الگ سے ایک رکعت ادا کرے گا اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو تو پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز ادا کرلی جائے گی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ التَّاسِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی نویں قسم کا تذکرہ

2888 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ أَبُو

2887- إسناده قوى. محمد بن الصباح: هو الجرجرائي صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "1258" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، من طريق محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. وزاد: "قال: يعني السجدة: الركعة." وجود إسناده الحافظ في "الفتح" "433":"2 وأخرجه مسلم "839" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن أبي شيبة في "المصنف" "2/464"، والبيهقي 3/260"-"261 من طريق يحيى بن آدم، والطحاوى "1":"312، والدارقطني "2/59"،والبيهقي "3/260" من طريق قبيصة بن عقبة، كلاهما عن سفيان الثورى، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به وأخرجه أحمد "2/132" من طريق أيوب بن موسى، عن نافع، به. وأخرجه البخارى "943" في الخوف: باب صلاة الخوف رجالًا وركبانًا، والبيهقي "3/255" من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي، قال: حدثني أبي، قال: حدثنا ابن جريج، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه موقوفًا مالك في "الموطأ" "1/184" في صلاة الخوف، ومن طريقه أخرجه البخارى "4535" في التفسير: باب (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) البقرة: من الآية"239، وابن خزيمة "980" و"1366" و"1367"، والطحاوى "1/312"، والبيهقي "3/256"، والبغوى "1093".

2888- إسناده ضعيف، لضعف شرحبيل أبي سعد، قال مالك: ليس بثقة، وضعفه ابن معين، وابن سعد، وأبو زرعة، والنسائي، والدارقطني، وقال ابن عدى: في عامة ما يرويه نكارة. وهو في "صيح ابن خزيمة" برقم "1351" وأخرجه الطحاوى "1/318" من طريق أحمد بن عبد الله البرقي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1351" من طريق زكريا بن يحيى بن أبان، والحاكم "1/336" من طريق محمد بن إدريس الرزاى، كلاهما عن ابن أبي مريم به، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: شرحبيل: قال ابن أبي ذئب: كان متهمًا، وقال الدارقطني: ضعيف.

www.islamicurdubooks.com

سَعْدٍ،

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ خَلْفِهِ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الَّتِي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُعُوْدٌ وَوُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ وَالْاُخْرٰى قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا اَيْضًا وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ قَامَ فَقَامُوْا وَنَكَصُوْا خَلْفَهُمْ حَتّٰى كَانُوْا مَكَانَ اَصْحَابِهِمْ قُعُوْدًا، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا، فَصَلُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَلٰكِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ مِرَارًا فِيْ اَحْوَالٍ مُخْتَلِفَةٍ بِاَنْوَاعٍ مُتَبَايِنَةٍ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهَا، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهٖ تَعْلِيْمَ اُمَّتِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ، اَنَّهٗ مُبَاحٌ لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا اَيَّ نَوْعٍ مِنَ الْاَنْوَاعِ التِّسْعَةِ الَّتِي صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا، وَالْمَرْءُ مُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ مَا شَاءَ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا، اِذْ هِيَ مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز خوف کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا اور ایک گروہ ان کے پیچھے کھڑا ہوگیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ان دونوں گروہوں نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ آپ کے پیچھے والے گروہ نے بھی رکوع کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹتے ہوئے ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے جہاں ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر دوسرا گروہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دونوں گروہ کھڑے ہوئے انہوں نے انفرادی طور پر ایک رکعت ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے کئی مرتبہ ادا کی تھی۔ جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے ارادہ یہ تھا کہ آپ اپنی امت کو نماز خوف کے طریقے کی تعلیم دیں۔ کیونکہ ان کے لیے یہ بات مباح ہے کہ وہ ان نو طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے عالم میں نماز ادا کی تھی۔ یعنی صورتحال کے مطابق جو بھی طریقہ مناسب ہو۔ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے۔ کہ وہ خوف کے عالم میں ان طریقوں میں جس طریقے کے مطابق چاہے نماز ادا

www.islamicurdubooks.com

کرے۔ جن طریقوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں ان روایات میں کوئی تضاد یا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْخَوْفِ اَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ اِلٰى اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ قِتَالِهٖ

خوف زیادہ شدید ہونے کی صورت میں آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کو اس وقت تک موخر کردے جب تک جنگ سے فارغ نہیں ہو جاتا

2889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَبَا عَمْرٍو حَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ، حَدَّثَنَا بِهٖ شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْنَاهَا بَعْدُ قَالَ: فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ابھی تک عصر کی نماز ادا نہیں کر سکا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ یہ اس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم بھی ابھی تک یہ نماز ادا نہیں کر سکے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کے مقام پر رُکے میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا' اور آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد اور اس کے بعد جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے' عصر کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخَّرَ الصَّلَاةَ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا، لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُؤَدِّيَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى غَيْرِ الْمِثَالِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

2889- إسناده صحيح. محمود بن خالد: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأبو عمرو: هو عبد الرحمٰن بن عمرو الأوزاعي. وأخرج البخاري "641" في الأذان: باب قول الرجل: ما صلينا، من طريق أبي نعيم عن شيبان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري "596" في مواقيت الصلاة: باب من صلى .... بالناس جماعة بع ذهاب الوقت، و "498" باب قضاء الصلوات الأولى فالأولى، و "4112" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "631" في المساجد، باب الدليل لمن قال: الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذي "180" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ، والنسائي "3/84" في السهو: باب إذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا، من طريق هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، والبخاري "945" في الخوف: باب الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو، ومسلم "631"، والبغوي "396" من طريق علي بن مبارك، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به.

www.islamicurdubooks.com

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اس صورتحال میں نماز کو موخر کر دے جس صورتحال کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کے بعد وہ نمازوں کو اس طریقے سے ہٹ کر ادا کرے جس کا تذکرہ ہم نے نماز خوف کے طریقے میں کیا ہے

2890 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِي الْقِتَالِ، فَلَمَّا كُفِينَا الْقِتَالَ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) (الأحزاب: 25) اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر ہم (لڑائی میں) مصروف رہے یہاں تک کہ مغرب کے بعد کا وقت ہو گیا یہ جنگ کے بارے میں حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب جنگ کے حوالے سے ہماری کفایت ہوگئی (اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:)

''جنگ میں اللہ تعالیٰ مومنین کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقتور اور غالب ہے''۔

(مغرب ہو جانے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے ظہر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے عصر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے مغرب کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اس کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ وَاشْتَغَلَ بِالْمُوَاقَعَةِ اَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاتَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَرْبِهِ

2890- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "3/25"، والنسائي "2/17" في الأذان: باب الأذان للفائت من الصلوات، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "السنن" "1" من طريق محمد بن إسماعيل، والدارمي "1/358"، وأحمد "3/67"-"68"، وأبو يعلى "1296" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "3/67"-"68" من طريق حجاج، والبيهقي "1/402"-"403" من طريق بشر بن عمر الزهراني، والطيالسي مختصرًا "2231" خمستهم عن ابن أبي ذئب، به. وعندهم جميعًا زيادة غير البيهقي: "وذلك قبل أن ينزل (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) . وأورده السيوطي في "الدر المنثور" "1/309" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق وابن أبي شيبة، وعبد بن حميد.

www.islamicurdubooks.com

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے اور لڑائی میں مشغول ہو، تو وہ اپنی نماز کو موخر کر دے یہاں تک کہ جنگ سے فارغ ہو جائے

2891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا قَالَ: وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

✿✿ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ نماز اس دن سورج غروب ہونے تک ادا نہیں کر سکے تھے۔

2891- إسناده صحيح. هاشم بن الحارث، ذكره المؤلف في "الثقات" "9/244" وقال: مستقيم الحديث وربما أعرب، ووثقه الخطيب في "تاريخه" "14/66" ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البزار "388" من طريق سلمة بن شبيب، حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي، حدثنا عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال: رواه عاصم عن زر، عن علي، وقال عدي: عن زر، عن حذيفة، وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/309" وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب: عن علي عند البخاري "2931" و"4111" و"4533" و"4396"، ومسلم "627" "205"، والترمذي "2984"، وأبي داؤد "409"، والنسائي "1/236"، وابن ماجه "684"، وأحمد "1/79" و"81" و"113" و"122" و"126" و"135" و"137" و"150" و"152" و"846"، وعبد الرزاق "2194"، والطحاوي. "1/173" وعن ابن مسعود عند مسلم "628"، وابن ماجه "686"، والطبري "5420"، وأحمد "1/392" و403"-"404، والبيهقي. "1/460"

www.islamicurdubooks.com